e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

’وندے ماترم بل‘ راجیہ سبھا کے بعد لوک سبھا میں بھی پاس

نئی دہلی۔ (ایجنسی)۔ پارلیمنٹ کے جاری مانسون اجلاس کے نویں دن لوک سبھا نے ’وندے ماترم بل‘ کو منظوری دے دی۔ اس سے قبل یہ بل 29 جولائی کو راجیہ سبھا سے منظور ہو چکا تھا۔ اب دونوں ایوانوں سے منظوری ملنے کے بعد اس کے قانون بننے کی راہ صاف ہو گئی ہے۔ دونوں ایوانوں سے منظور ہونے کے بعد یہ بل صدر جمہوریہ کو بھیجا جائے گا۔ صدر جمہوریہ کی منظوری کے بعد یہ بل قانون کی شکل اختیار کر لے گا۔ صدر جمہوریہ کے دستخط کے بعد اس قانون کو ’گزٹ آف انڈیا‘ میں شائع کیا جائے گا۔ حکومت کی جانب سے مقرر کی گئی تاریخ سے یہ قانون پورے ملک اور جن علاقوں کے لیے نافذ کیا جائے گا، وہاں مؤثر ہو جائے گا۔ اپوزیشن کے شور شرابے کے درمیان وندے ماترم بل کو منظوری ملنے کے ساتھ ہی لوک سبھا کی کارروائی اگلے دن یعنی 31 جولائی تک کے لیے ملتوی کر دی گئی۔

دیپک پرکاش کی تقرری پر سپریم کورٹ سخت

پٹنہ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے بہار حکومت سے پوچھا ہے کہ آخر کیسے ایک وزیر اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا رکن بنے بغیر آئین میں طے شدہ 6 ماہ کی مدت سے زیادہ وقت تک عہدے پر برقرار ہے۔ ریاستی حکومت کو اس پر جواب دینا ہوگا۔ سی جے آئی سوریہ کانت کی صدارت والی بنچ کے سامنے بہار کے پنچایتی راج کے وزیر دیپک پرکاش کے خلاف داخل عرضی کا ذکر کیا گیا۔ عرضی میں آئین کی دفعہ 164 (4) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ کوئی بھی وزیر اگر تقرری کے 6 ماہ کے اندر اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا رکن نہیں بنتا ہے تو وہ وزارت کے عہدہ پر نہیں رہ سکتا ہے۔ عرضی گزار کی جانب سے کہا گیا کہ 6 ماہ سے زائد کا وقت گزر چکا ہے، لیکن دیپک پرکاش اب بھی وزارت کے عہدے پر بنے ہوئے ہیں۔ بہار حکومت کی جانب سے کہا گیا کہ معاملہ پہلے سے 27 اگست کو درج ہے اور اس پر فیصلہ عدالت پر چھوڑ دیا گیا۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۲۹۹) لکھنؤ، بروز جمعہ ۳۱-جولائی ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۶-صفرالمظفر ۱۴۴۸ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 299 Friday , July 31 2026 Pages -8

مغربی ایشیا بحران پر مودی حکومت مستعد

وزیر اعظم مودی نے سی سی ایس کمیٹی کے ساتھ اعلیٰ سطحی میٹنگ کی ☆ وزیر اعظم مودی نے مغربی ایشیا کی صورتحال کا جائزہ لیا، ہندوستان اور ہندوستانی برادری کے مفادات کے تحفظ کی ہدایت دی ☆ بھارتی ملاحوں کی سلامتی کے لیے دی گئیں ہدایات

نئی دہلی، 30 جولائی (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو کابینہ کمیٹی برائے سلامتی (CCS) کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مغربی ایشیا میں جاری تنازع کے بھارت پر پڑنے والے ممکنہ اثرات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے حکام کو ہدایت دی کہ ملک کے شہریوں اور بیرون ملک رہنے والے بھارتیوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی توانائی اور کھادوں کی بلا تعطل فراہمی برقرار رکھنے اور بھارتی ملاحوں کی سلامتی یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جائیں۔ اجلاس کے بعد جاری سرکاری بیان کے مطابق، کابینہ کمیٹی برائے سلامتی کا اجلاس مغربی ایشیا میں جاری تنازع کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے بلایا گیا تھا۔ اس میں توانائی اور کھادوں کی مناسب دستیابی یقینی بنانے کے لیے مختلف وزارتوں اور محکموں کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی بھارتی ملاحوں کی سلامتی سے متعلق امور پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اجلاس کے دوران آنے والے ربیع کے موسم کے لیے کھادوں کی ممکنہ ضرورت کا جائزہ لیا گیا۔ اس کے علاوہ کھادوں کی فراہمی متاثر ہونے کی صورت میں متبادل ذرائع پر بھی غور وخوض کیا گیا۔ وزیر اعظم مودی نے واضح ہدایت دی کہ کسانوں کو کسی بھی قسم کی پریشانی نہ ہو اور کھادوں کی فراہمی بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہے۔ اس کے لیے تمام ضروری اقدامات وقت پر اٹھائے جائیں۔ تنازع سے متاثرہ علاقوں میں بھارتی اور غیر ملکی پرچم والے جہازوں پر کام کرنے والے بھارتی ملاحوں کی سلامتی کے بارے میں بھی اجلاس میں سنجیدگی سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعظم نے ہدایت دی کہ ملاحوں اور ان کے اہل خانہ کو وقتاً فوقتاً درست معلومات فراہم کرنے، ہنگامی مدد فراہم کرنے اور ضرورت پڑنے پر مشاورت کی سہولت کے لیے ایک مؤثر نظام تیار کیا جائے۔ یہ جائزہ مشرق وسطیٰ کے علاقے میں تجارتی جہازوں پر بڑھتے ہوئے حملوں کے پیش نظر لیا گیا۔

وزیر اعظم مودی نے کہا کہ موجودہ عالمی حالات کو دیکھتے ہوئے بھارت کو توانائی کے شعبے میں خود کفالت حاصل کرنے کی سمت تیزی سے آگے بڑھنا چاہیے۔ انہوں نے شمسی توانائی سمیت دیگر غیر فوسل ایندھن پر مبنی قابل تجدید توانائی کے ذرائع کو فروغ دینے پر خصوصی زور دیا، تاکہ مستقبل میں بیرونی بحرانوں کا اثر ملک پر کم سے کم پڑے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ اس طرح کے عالمی چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے حکومت کی تمام وزارتوں اور محکموں کو مربوط طریقے سے کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ بھارتی شہریوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے ضروری فیصلے تیزی سے نافذ کیے جائیں اور تمام واقعات کی باقاعدہ نگرانی کے لیے ایک مربوط اور مؤثر نظام تیار کیا جائے۔

کابینہ سکریٹری نے اجلاس میں موجودہ جغرافیائی سیاسی صورتحال کی معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ ایل این جی، ایل پی جی، کھادوں اور دیگر پٹرولیم مصنوعات کی مناسب دستیابی یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدامات کیے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایل پی جی درآمد کے ذرائع میں پہلے ہی تنوع پیدا کیا جا چکا ہے اور ملک میں اہم پٹرولیم مصنوعات کے ذخائر اور فراہمی کی صورتحال فی الحال اطمینان بخش ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خام تیل کی مناسب دستیابی کے باعث مرکزی سرکاری شعبے کی ریفائنریاں اپنی مقررہ صلاحیت سے بھی زیادہ پیداوار کر رہی ہیں۔ اس سے پٹرول، ڈیزل اور دیگر پٹرولیم مصنوعات کی پیداوار مسلسل جاری ہے۔ اس کے ساتھ ہی پائپڈ نیچرل گیس (PNG) کنکشنوں کے توسیع کے لیے بھی تیزی سے کام کیا جارہا ہے، جس کے نتیجے میں ملک میں PNG صارفین کی تعداد میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ اس تنازع کے اثرات سے ملک کے شہریوں نیز ہندوستانی تارکین وطن برادری دونوں کی سلامتی یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ توانائی کی خود مختاری یقینی بنانے کے لیے شمسی توانائی سمیت قابل تجدید توانائی کے ذرائع نیز دیگر غیر حیاتیاتی ایندھن پر مبنی ذرائع پر خصوصاً زور دیا جانا چاہیے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس بحران سے پیدا ہونے والے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمہ گیر حکومتی نقطہ نظر“ کو مسلسل اپنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تمام پیش رفتوں کی باقاعدہ نگرانی کے لیے ایک مربوط اور باہم مربوط نظام قائم کیا جائے، تاکہ شہریوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے مناسب اقدامات کا جلد نفاذ یقینی بنایا جاسکے۔

اپوزیشن کے ہنگامے کے درمیان
اینٹی پیپر لیک ترمیمی بل منظور

قصورواروں کو 10 سال قید اور 50 لاکھ جرمانے کی تجویز

نئی دہلی: (ایجنسی) راجیہ سبھا نے جمعرات کو دیر شام اپوزیشن کے شدید اعتراضات اور ہنگامے کے درمیان اینٹی پیپر لیک ترمیمی بل منظور کر لیا۔ اس سے ایک روز قبل یہ بل لوک سبھا سے بھی منظور ہو چکا تھا۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظوری ملنے کے بعد اب اسے صدر جمہوریہ کی منظوری کے لیے بھیجا جائے گا۔ مرکزی حکومت نے یہ ترمیمی بل گزشتہ پیر کو متعارف کرایا تھا۔ یہ قدم ملک بھر میں نیٹ امتحان میں بے ضابطگیوں اور طلبہ کے احتجاج کے بعد اٹھایا گیا، جس کے نتیجے میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا پڑا تھا۔ ترمیمی بل کے تحت عوامی امتحانات (غیر منصفانہ ذرائع کی روک تھام) قانون میں تبدیلی کی گئی ہے تاکہ پیپر لیک اور امتحانی بے ضابطگیوں میں ملوث افراد کے خلاف مزید سخت کارروائی کی جاسکے۔ نئے قانون کے مطابق قصورواروں کو زیادہ سے زیادہ 10 سال قید اور 50 لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا دی جا سکے گی۔ راجیہ سبھا میں وزیر مملکت برائے وزیر اعظم دفتر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بل پیش کیا، جبکہ اس پر بحث کا آغاز قائد حزب اختلاف اور کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا پیش کردہ ترمیمی بل اب بھی نامکمل ہے اور اس میں پیپر لیک روکنے کے لیے مؤثر اور مضبوط انتظامات شامل نہیں کیے گئے۔ کھڑگے نے مطالبہ کیا کہ تمام عوامی امتحانات کے لیے قانونی طور پر وقت بند سالانہ کیلنڈر تیار کیا جائے تاکہ طلبہ کو ہر سال غیر یقینی صورت حال اور تاخیر کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے تمام سرکاری محکموں میں خالی آسامیوں کو فوری طور پر پُر کرنے اور حکومت کی جانب سے قومی سطح کی روزگار حکمت عملی پارلیمنٹ میں پیش کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ کانگریس صدر نے حالیہ طلبہ احتجاج کے دوران پولیس کارروائی کا معاملہ بھی اٹھایا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ طلبہ پر لاٹھی چارج، آنسو گیس اور پیلٹ گن کے استعمال کی سپریم کورٹ کی نگرانی میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی سے آزادانہ تحقیقات کرائی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اس معاملے پر ایوان میں جواب نہیں دے سکتے تو انہیں استعفیٰ دینا چاہیے، ورنہ وزیر اعظم کو انہیں عہدے سے ہٹا دینا چاہیے۔ راجیہ سبھا میں اپوزیشن کے نائب قائد پرمود تیواری نے بھی کارروائی کے آغاز میں وزیر داخلہ کے بیان کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اپوزیشن مسلسل طلبہ پر پولیس کارروائی کا معاملہ اٹھا رہی ہے، لیکن حکومت اس پر جواب دینے سے گریز کر رہی ہے۔ بحث کے دوران آزاد رکن کپل سبل نے کہا کہ طلبہ صرف پیپر لیک روکنے کا قانون نہیں بلکہ پورے امتحانی نظام میں اصلاحات چاہتے ہیں۔ آر جے ڈی کے رکن منوج جھا نے کہا کہ اصل مسئلہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے نظام میں ہے اور صرف قانون سازی سے بحران ختم نہیں ہوگا۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے سنجے راوت اور سماج وادی پارٹی کے سنجے یادو نے بھی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے امتحانی نظام میں بنیادی اصلاحات کا مطالبہ کیا۔ بحث مکمل ہونے کے بعد اپوزیشن ارکان نے وزیر داخلہ کی غیر موجودگی پر احتجاج کیا اور ’وزیر داخلہ ایوان میں آؤ‘ کے نعرے لگاتے ہوئے واک آؤٹ کر دیا۔ اس کے باوجود ایوان نے صوتی رائے سے اینٹی پیپر لیک ترمیمی بل منظور کر لیا۔ بل کی منظوری کے بعد راجیہ سبھا کے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن نے ایوان کی کارروائی جمعہ 31 جولائی کی صبح 11 بجے تک ملتوی کر دی۔

کمال مولا-بھوج شالہ تنازعہ:
سپریم کورٹ نے جمعہ کی نماز کیلئے متبادل مقام کی نشاندہی کی

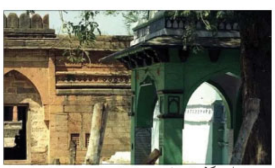

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے کمال مولا مسجد اور بھوج شالہ تنازعہ میں جمعہ کی نماز کے لیے متبادل مقام سے متعلق اپنے سابقہ عبوری حکم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلم برادری جمعہ کو دوپہر ایک بجے سے تین بجے کے درمیان متنازعہ احاطے کے قریب مختص متبادل مقام پر نماز ادا کر سکے گی۔ عدالت نے اس دوران اس مقام کی بھی نشاندہی کی جہاں نماز ادا کرنے کی اجازت ہوگی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہن پر مشتمل بنچ مسلم فریق کی درخواست پر سماعت کر رہی تھی۔ درخواست میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد جمعہ کی نماز کے لیے متبادل مقام کے تعین سے متعلق وضاحت طلب کی گئی تھی۔ ہائی کورٹ نے 15 مئی کو اپنے فیصلے میں متنازعہ بھوج شالہ احاطے کو مندر قرار دیا تھا، جسے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔ سماعت کے دوران مسلم فریق کی جانب سے سینئر وکیل حذیفہ احمدی نے عدالت کو بتایا کہ ضلع کلکٹر کو متبادل زمین فراہم کرنے کے لیے درخواست دی گئی تھی، لیکن انتظامیہ نے جو مقام مختص کیا ہے وہ بھوج شالہ احاطے سے مناسب حد تک قریب نہیں ہے۔ ان کے مطابق یہ مقام سڑک کے راستے تقریباً 3.1 کلومیٹر جبکہ سیدھی لائن میں تقریباً 900 میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ حذیفہ احمدی نے مؤقف اختیار کیا کہ متنازعہ احاطے سے متصل کئی ایسی اراضیات موجود ہیں جو نماز کے لیے استعمال کی جاسکتی ہیں اور وہ تمام وقف املاک ہیں۔ انہوں نے عدالت کے سامنے نقشہ پیش کرتے ہوئے چار ممکنہ مقامات کی نشاندہی کی، جن میں درگاہ سے متصل زمین بھی شامل تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی مقام سپریم کورٹ کے اس حکم کے مطابق ہوگا جس میں متنازعہ احاطے کے ’قریب‘ متبادل جگہ فراہم کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ انہوں نے ضلع انتظامیہ کے اس مؤقف پر بھی اعتراض کیا جس میں امن و امان کی صورت حال کا حوالہ دیتے ہوئے متنازعہ احاطے سے متصل زمین دینے سے انکار کیا گیا تھا۔ مسلم فریق کا کہنا تھا کہ صرف قانون و انتظام کے خدشات کی بنیاد پر قریب ترین مقام نہ دینا مناسب نہیں۔ اس سے قبل سپریم کورٹ نے متنازعہ احاطے میں سابقہ انتظام بحال کرنے سے انکار کرتے ہوئے ریاستی حکومت کو ہدایت دی تھی کہ جمعہ کی نماز کے لیے بھوج شالہ کے قریب متبادل مقام فراہم کیا جائے۔ عدالت کے تازہ حکم میں اسی ہدایت کی مزید وضاحت کی گئی ہے تاکہ نماز کی ادائیگی کے انتظامات میں کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔ واضح رہے کہ دھار میں واقع کمال مولا مسجد-بھوج شالہ کمپلیکس کئی برسوں سے قانونی تنازعہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ہندو فریق اسے قدیم مندر جبکہ مسلم فریق اسے کمال مولا مسجد قرار دیتا ہے۔

مرکز کو ایف آئی آر درج نہ کرنے کی اپنی یقین دہانی کو پورا کرنا چاہئے، وانگچک

نئی دہلی: موسمیاتی کارکن سونم وانگچک نے پارلیمنٹ میں عوامی امتحانات (ترمیمی) بل کو متعارف کرانے کا خیر مقدم کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ ملک کے تعلیمی نظام میں بڑی اصلاحات کا باعث بنے گا۔ انہوں نے حکومت سے بھی اپیل کی کہ وہ حالیہ مظاہروں میں ملوث طلباء کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ کرنے کے اپنے تحریری وعدے کو پورا کرے۔ جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لداخ کے اپنے سفر کی ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے وانگچک نے کہا کہ انہوں نے دہلی سے سری نگر کا سفر وندے بھارت ٹرین سے کیا۔ ماحولیاتی کارکن نے دہلی سری نگر کے سفر کو، بشمول چناب ریل پل کو عبور کرنے کو ایک خوبصورت تجربہ قرار دیا۔ وانگچک نے کہا کہ مجھے ہندوستانی ریلوے پر بہت فخر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اور ان کی ٹیم لداخ جانے سے پہلے کشمیر میں ایک دن گزاریں گے۔ امتحانی نظام کو مضبوط بنانے کے مقصد سے حال ہی میں پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے ایک بل کا حوالہ دیتے ہوئے، وانگچک نے کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ امتحانی نظام میں اصلاحات کے لیے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا گیا ہے۔

اچھے عوامی نمائندے چنیں گے تبھی ترقی ہوگی: سی ایم یوگی

وزیر اعلیٰ نے ضلع غازی پور میں غازی پور، جکھنیا، محمد آباد، سید پور، جمانیہ، ظہور آباد اور جنگی پور اسمبلی حلقوں سے 692 کروڑ روپئے سے زیادہ کی لاگت کے 268 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا

لکھنؤ:30رجولائی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی میں غازی پور اور پورا اتر پردیش ترقی کے نئے ریکارڈ قائم کر رہا ہے۔ ہم سب کو نئے ہندوستان، نئے اتر پردیش کی ترقی کا رتھی بننا چاہیے۔ ہمیں ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے ایک ترقی یافتہ اتر پردیش اور ایک ترقی یافتہ غازی پور کی تعمیر کے لیے کام کرنا چاہیے۔ اگر ریاست کے نوجوان، کسان، بیٹیاں اور کاروباری لوگ 10 قدم آگے بڑھیں تو ڈبل انجن والی حکومت ان کی مدد کے لیے 100 قدم آگے بڑھے گی۔ وزیر اعلیٰ ضلع آج غازی پور کے غازی پور، جکھنیا، محمد آباد، سید پور، جمانیہ، ظہور آباد اور جنگی پور اسمبلی حلقوں میں 692 کروڑ روپے سے زیادہ کے 268 ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے مختلف عوامی فلاحی اسکیموں سے مستفید ہونے والوں میں علامتی چیک، قبولیت نامہ اور سرٹیفکیٹ تقسیم کئے۔ اس سے پہلے وزیر اعلیٰ نے ایک نمائش کا دورہ کیا، خواتین کے لیے بے بی شاور کیا اور بچوں کے لیے انا پرشن کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمیں ایک نئے ہندوستان کی تعمیر کے لیے آگے بڑھنا چاہیے۔ ہمیں اپنے شاندار ماضی پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ وزیر اعظم نے ہمارے ہم وطنوں کے لیے 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کا ہدف مقرر کیا ہے۔ ہمیں خود انحصار اور ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن کو آگے بڑھانا چاہیے۔ ہماری بیٹیوں اور بہنوں کو بھی ہندوستان کو خود انحصار اور ترقی یافتہ بنانے میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہمیں صرف چار ذاتوں پر بھروسہ کرنا چاہئے: غریب، کسان جو کھانا فراہم کرتے ہیں، خواتین اور نوجوان۔ ریاست کے نوجوان بے پناہ توانائی اور ہنر سے بھرے ہوئے ہیں۔ انہیں قومی تعلیمی پالیسی 2020، وزیر اعظم اسٹارٹ اپ اسکیم، وزیر اعظم اسٹینڈ اپ اسکیم اور ڈیجیٹل انڈیا اسکیم کے ذریعے ایک مناسب پلیٹ فارم مہیا کیا گیا ہے۔ پچھلے نو سالوں میں اتر پردیش میں 9 لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کو سرکاری نوکریاں دی گئی ہیں۔ کسانوں، جو ملک کے سرکردہ پروڈیوسرز ہیں، کو فصل قرض معافی پروگرام اور وزیر اعظم کی کسان سمان ندھی اسکیم کے ذریعے بلا تفریق فائدہ پہنچایا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مہاراجہ گادھی، غازی پور کی مقدس سرزمین ماں گنگا کی مقدس ندی سے سیراب ہوتی ہے۔ یہ سرزمین باباؤں اور سنتوں کی تپسیا اور مراقبہ سے پاک ہے۔ یہ سرزمین ہمیشہ حب الوطنی کے جذبے کا مرکز رہی ہے۔ رامائن کے دور میں، مہارشی وشوامتر نے اس مقدس سرزمین کو قومی دفاعی یگیہ کے لیے منتخب کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ رامائن کے دور میں غازی پور نے دہشت گردی، لوٹ مار اور راکششوں کی انارکی کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ اس کے نوجوانوں نے تحریک آزادی اور آزاد ہندوستان کی سرحدوں کی حفاظت میں جوش وخروش سے حصہ لیا۔ 12000 سے زیادہ حاضر سروس فوجی اور فوجی افسران اور 15000 سے زیادہ ریٹائرڈ فوجی اور فوجی افسران صرف گہمار گاؤں میں رہتے ہیں۔

کرور بھگدڑ معاملہ: مدراس ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف سپریم کورٹ پہنچی تمل ناڈو حکومت

تمل ناڈو حکومت نے ستمبر 2025 میں کرور میں پیش آئے بھگدڑ میں جان گنوانے والوں کے اہل خانہ کو ہمدردانہ بنیادوں پر سرکاری ملازمت دینے کے اپنے فیصلے کو منسوخ کرنے والے مدراس ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف سپریم کورٹ پہنچ گئی ہے۔ ریاستی حکومت نے مدراس ہائی کورٹ کی مدورئی بنچ کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں خصوصی اجازت کی عرضی (ایس ایل پی) دائر کی ہے۔ ہائی کورٹ نے بھگدڑ کے متاثرین کے اہل خانہ کو دی گئی ہمدردانہ بنیادوں پر ملازمتوں کو غیر آئینی قرار دیا تھا۔ 27 جولائی کو دیے گئے اپنے فیصلے میں جسٹس سی وی کارتکین اور جسٹس آر شکتی ویل کی ڈویژن بنچ نے کہا تھا کہ انتظامی صوابدید (ایگزیکٹو ڈسکریشن) کا استعمال کرتے ہوئے اس طرح ہمدردانہ بنیادوں پر تقرریاں نہیں کی جاسکتیں۔

دہلی حکومت جنتر منتر پر پولیس کارروائی سے زخمی طلبہ کو ضروری علاج فراہم کرائے: سپریم کورٹ

نئی دہلی، 30 جولائی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے گزشتہ 20 جولائی کو جنتر منتر پر پولیس کارروائی کے دوران زخمی ہونے والے مظاہرین کو ضروری طبی علاج فراہم کرنے کے لیے جمعرات کے روز دہلی حکومت کو ہدایات جاری کی ہیں۔ سپریم کورٹ انٹیلی جنس بیورو کے سابق اسپیشل ڈائریکٹر اور سابق مرکزی انفارمیشن کمشنر یشوردھن آزاد کی جانب سے دائر کردہ درخواست پر سماعت کر رہی تھی۔ مسٹر آزاد نے اپنی درخواست میں مظاہرین اور شہریوں کو ہٹانے کے لیے پیلٹ گن اور پمپ ایکشن رائفلوں سے داغے جانے والے چھروں سمیت پروجیکٹائل ایکشن گنز (پی اے جی) کے استعمال پر مکمل یا جزوی پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے نیٹ-یو جی پیپر لیک معاملے کو لے کر اس وقت کے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والے طلبہ پر 20 جولائی کو جنتر منتر پر ہوئی پولیس کارروائی کے متاثرین کے لیے معاوضے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ چیف جسٹس سوریا کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ نے سماعت کے دوران کہا کہ پیلٹ گن کے استعمال کی اجازت صرف غیر معمولی حالات میں ہی ہوتی ہے، لیکن چونکہ اس کے استعمال سے متعلق قواعد موجود ہیں، اس لیے اسے غیر قانونی نہیں کہا جا سکتا۔ جسٹس باگچی نے کہا،”جب تک ان قواعد کو عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاتا، تب تک غیر معمولی حالات میں پیلٹ گن کے استعمال کی اجازت دینے والے قوانین نافذ رہیں گے۔ مرحلہ وار طاقت کے استعمال کے عمل میں پیلٹ گن کا استعمال بھی ایک قدم ہے۔“ چیف جسٹس نے کہا،”اگر آپ کو پیلٹ گن کے حد سے زیادہ استعمال پر اعتراض ہے، تو آپ کا مطالبہ یہ ہونا چاہیے کہ عدالت اس کے استعمال کے لیے واضح رہنما خطوط طے کرے۔“ عدالت نے تاہم اپنے حکم میں کہا، دہلی حکومت زخمیوں کو طبی علاج فراہم کرے گی۔“ قابل ذکر ہے کہ 27 جولائی کو درخواستوں پر سماعت کرتے ہوئے عدالت نے کہا تھا کہ پرامن احتجاج کا حق آئین کے تحت ضمانت شدہ ہے اور صرف احتجاج ہونے کی بنیاد پر پولیس کی انتہائی کارروائی کو درست نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ عدالت نے ملک بھر میں پرامن احتجاجی مظاہروں کو منظم کرنے کے لیے ایک جیسے پروٹوکول کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ پرامن احتجاج کے آئینی حق پر زور دیتے ہوئے عدالت نے کہا تھا،” پرامن احتجاج کا حق قانون کے تحت مکمل طور پر ضمانت شدہ ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور صرف احتجاج ہونے سے پولیس کی بربریت یا حد سے زیادہ کارروائی کو درست نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔“

طلبا پر پیلٹ اور لاٹھی چارج کے لئے وزیر داخلہ ذمہ دار
راجیہ سبھا میں کھڑگے کا امت شاہ پر سخت حملہ

نئی دہلی: راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے جمعرات کو پبلک ایگزامینیشنز (غیر منصفانہ ذرائع کی روک تھام) ترمیمی بل 2026 پر بحث کے دوران مرکزی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ حکومت نے طلبا کے مستقبل کے بجائے سیاست کو ترجیح دی اور امتحانی نظام کو بہتر بنانے کے بجائے احتجاج کو دبانے کی کوشش کی۔ انہوں نے دہلی میں احتجاج کرنے والے طلبہ پر مبینہ لاٹھی چارج اور پیلٹ گن کے استعمال کے معاملے پر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو براہ راست ذمہ دار قرار دیتے ہوئے ان سے جواب طلب کیا۔ کھڑگے نے اپنی تقریر میں کہا کہ دہلی پولیس اور سی آر پی ایف دونوں وزارتِ داخلہ کے ماتحت کام کرتی ہیں، اس لیے طلبا کے خلاف طاقت کے استعمال کی ذمہ داری سے وزیر داخلہ بچ نہیں سکتے۔ کھڑگے نے سخت لہجے میں کہا کہ طلبا پر پیلٹ گن چلانے کے ذمہ دار وزیر داخلہ ہیں۔ وہ اب بند کمروں میں چھپے بیٹھے ہیں، لیکن ایک دن ہم آپ کو وہاں سے بھی باہر کھینچ لائیں گے۔“ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر حکومت واقعی امتحانات میں شفافیت اور نقل و پرچہ لیک جیسے مسائل کے خاتمے کے لیے سنجیدہ تھی تو ایسا قانون پہلے کیوں نہیں لایا گیا؟ ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے اصلاحات کے لیے نہیں بلکہ دہلی میں جاری طلبہ احتجاج کو ٹھنڈا کرنے کے لیے یہ بل پیش کیا ہے۔ کھڑگے نے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی سیاسی حکمت عملی کی وجہ سے ملک کو مسلسل پرچہ لیک، طلبہ کے احتجاج اور پولیس کی سخت کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے مطابق اگر حکومت نے بروقت مؤثر اقدامات کیے ہوتے تو نہ طلبہ کو سڑکوں پر آنا پڑتا اور نہ ہی ان پر طاقت کا استعمال ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ احتجاجی طلبہ کے جسموں پر لگنے والا ہر زخم حکومت کی ذمہ داری ہے۔ صرف پرچہ لیک کے بعد نقصان پر قابو پانے کی کوشش کافی نہیں، بلکہ ایسے مضبوط اور مؤثر نظام کی ضرورت ہے جو مستقبل میں اس طرح کے واقعات کو مکمل طور پر روک سکے۔

حملوں میں شامل ممالک کو سخت جواب دیں گے: پاسداران انقلاب

عراق میں امریکہ سعودی حملے میں پاسداران انقلاب کے 4 اہلکار شہید ہوئے

آئی آر جی سی نے امریکہ کے ساتھ ایران مخالف کارروائیوں میں شامل ممالک کو جواب کی دھمکی دی۔ ایران نے آبنائے ہرمز پر مکمل کنٹرول کا دعویٰ کرتے ہوئے امریکی مداخلت ختم ہونے تک اسے نہ کھولنے کا اعلان کیا

تہران: سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی (آئی آر جی سی) نے ایران کے خلاف امریکی حملوں اور ان میں معاونت کرنے والے ممالک کو سخت نتائج سے خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر انہوں نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو انہیں بھرپور اور فیصلہ کن جواب دیا جائے گا۔ آئی آر جی سی کے شعبہ تعلقات عامہ نے جمعرات کو جاری ہونے والے ایک بیان میں مغربی ایشیا اور اس سے باہر امریکہ کے اتحادی ممالک کو متنبہ کیا کہ وہ ایران کے خلاف کسی بھی قسم کی فوجی یا سیاسی معاونت سے گریز کریں، بصورت دیگر انہیں ایرانی جوابی کارروائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ ایران کے عزم اور دفاعی صلاحیت نے دشمن کے منصوبوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ آئی آر جی سی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ آبنائے ہرمز کے جنوب میں غیر محفوظ بحری راستے سے گزرنے کی کوشش کرنے والے دو آئل ٹینکروں میں دھماکے ہوئے، جن میں سے ایک میں آگ لگنے کے بعد دونوں جہاز واپس لوٹ گئے۔ ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق اس واقعے کے بعد بحری جہاز اپنا سفر جاری نہ رکھ سکے۔ آبنائے ہرمز میں امریکی سرگرمیوں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے آئی آر جی سی نے کہا کہ یہ اہم آبی گزرگاہ ایران کے دائرۂ اختیار میں ہے اور اس پر مکمل کنٹرول ایران کا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ ایران ہزاروں کلومیٹر دور سے آنے والی کسی بھی بیرونی طاقت کو اس علاقے میں مداخلت کی اجازت نہیں دے گا۔ سپاہ پاسداران نے مزید کہا کہ جب تک سمندری سرگرمیوں میں امریکی حکام کی دھمکیوں اور مداخلت کا خاتمہ نہیں ہوتا، آبنائے ہرمز کو بحری آمد و رفت کے لیے نہیں کھولا جائے گا۔ اس نے ایک بار پھر امریکہ کی حمایت کرنے والے ممالک کو خبردار کیا کہ اگر ان کا رویہ برقرار رہا تو انہیں سخت کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آبنائے ہرمز دنیا کی اہم ترین توانائی گزرگاہوں میں شمار ہوتی ہے، جو خلیج فارس کو خلیج عمان اور بحیرہ عرب سے ملاتی ہے۔ اسی راستے سے خلیجی ممالک کا بڑی مقدار میں خام تیل اور مائع قدرتی گیس عالمی منڈیوں تک پہنچتی ہے، اس لیے یہاں کشیدگی عالمی توانائی کی ترسیل پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے۔ دوسری جانب امریکہ نے بھی ایران کے خلاف نئے فوجی حملوں کی تصدیق کی ہے۔ امریکی حکام کے مطابق یہ کارروائی مشرق وسطیٰ میں تعینات امریکی فوج پر ایران کی جانب سے مبینہ حملے کی کوشش کے جواب میں کی گئی۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے بتایا کہ کارروائی بدھ کی رات مشرقی امریکی وقت کے مطابق آٹھ بجے شروع ہوئی۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ ایران نے اردن میں امریکی فوجی تنصیبات کو بیلسٹک میزائلوں سے نشانہ بنانے کی کوشش کی تھی، تاہم فضائی دفاعی نظام نے اس حملے کو ناکام بنا دیا۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ اس سے قبل خبردار کر چکے تھے کہ اگر امریکی مفادات کو نشانہ بنایا گیا تو ایران کے خلاف سخت فوجی کارروائی کی جائے گی۔

ایرانی میڈیا کا کہنا ہے کہ بدھ کے روز عراق کے شمالی صوبے دیالی میں رات بھر جاری رہنے والے امریکی اور سعودی فضائی حملوں میں پاسداران انقلاب کے 4 ارکان مارے گئے۔ مہر نیوز کے مطابق عراق کے صوبہ دیالی میں گزشتہ شب امریکی حملے میں پاسداران انقلاب قدس فورس کے چار اہلکار شہید ہوئے ہیں، چاروں اہلکاروں کا تعلق صوبہ اصفہان کے شہر کاشان سے تھا، جو عراق میں اربعین زائرین کی سیکیورٹی پر مامور تھے۔ دوسری جانب ایسوسی ایٹڈ پریس نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ، سعودی مشترکہ حملے میں 6 ایرانی مشیر بھی مارے گئے ہیں تاہم یہ واضح نہیں کہ وہ جنگجوؤں میں شامل تھے یا نہیں۔ امریکہ اور سعودی عرب کے عراق میں ایران نواز گروپوں کے ٹھکانوں پر حملوں میں مجموعی طور پر 20 افراد مارے گئے تھے، عراق کی پاپولر موبلائزیشن فورسز نے ان ہلاکتوں کی تصدیق کر دی ہے۔ مہر نیوز ایجنسی نے مارے جانے والے چار افراد کی شناخت علی اصغر آستانہ، ابوالفضل متقی، مرتضیٰ اکبری اور امیر عباس درہم فروش کے نام سے کی اور بتایا کہ ان کا تعلق وسطی ایران کے شہر کاشان سے تھا۔ ان حملوں میں زخمی ہونے والے متعدد عراقیوں کو طبی علاج کے لیے خسروی سرحدی گزرگاہ کے راستے ایران منتقل کیا گیا۔ امریکی سینٹرل کمانڈ نے کہا کہ امریکی اور سعودی افواج نے عراق میں ایران سے وابستہ گروہوں سے منسلک اہداف کے خلاف مشترکہ طور پر انتہائی درستگی والے حملے کیے۔ سعودی عرب نے کہا کہ یہ حملے اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کے تحت اپنے دفاع میں کیے گئے، کیوں کہ عراق کی سرزمین سے مملکت کی پٹرولیم تنصیبات پر حملے کیے گئے تھے۔ پاپولر موبلائزیشن فورسز، جو زیادہ تر ایران کی حمایت یافتہ شیعہ مسلح گروہوں کا اتحاد ہے، نے تصدیق کی کہ حملوں میں اس کے کئی ہیڈکوارٹرز کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں اس کے کم از کم 20 ارکان ہلاک، 32 زخمی ہوئے اور املاک کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا۔ ایران نے ان حملوں کی مذمت کرتے ہوئے انھیں عراق کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

ایران کے حوالے سے آئندہ حکمت عملی کا فیصلہ ٹرمپ کریں گے: نیتن یاہو

واشنگٹن، 30 جولائی (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے کہا ہے کہ ایران کے معاملے پر آئندہ لائحہ عمل کا فیصلہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کریں گے۔ انہوں نے اس تاثر کو بھی مسترد کیا کہ امریکہ پر ایران کے خلاف مزید فوجی کارروائی کے لیے وہ دباؤ ڈال رہے ہیں۔ امریکی نشریاتی ادارے اے بی سی نیوز کو دیے گئے انٹرویو میں نیتن یاہو نے کہا کہ اگرچہ سفارتی حل کی کوشش کی جا سکتی ہے، تاہم مجھے ایرانی حکومت کے طرز عمل پر شدید تحفظات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ سفارتی حل ناممکن ہے یا نہیں، لیکن ایرانیوں کے طریقہ کار پر مجھے شکوک ہیں، وہ ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں، دھوکہ دیتے ہیں اور وقت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اگر سفارتی اور اقتصادی دباؤ کافی ہو تو شاید حالات بدل جائیں، اس کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ نیتن یاہو نے کہا کہ حالیہ وائٹ ہاؤس میں صدر ٹرمپ سے ملاقات کے بعد مجھے یقین ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کی شراکت داری میں قیادت صدر ٹرمپ کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ ہمارا بڑا شراکت دار ہے اور میں جونیئر پارٹنر ہوں، لیکن میں اسرائیل کا وزیر اعظم ہوں اور اپنے ملک کے مفادات اور سلامتی کا دفاع کرنا میری ذمے داری ہے۔ نیتن یاہو نے یہ بھی کہا کہ میں صدر ٹرمپ کی قیادت میں امریکہ کے کردار کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، جس نے دونوں ممالک کے مشترکہ دشمن کے خلاف اسرائیل کا ساتھ دیا۔

اللہ کی مدد سے آج جارح کو سزا دی جائے گی: پاسدارانِ انقلاب

تہران، 30 جولائی (یو این آئی) ایرانی پاسدارانِ انقلاب (آئی آر جی سی) نے امریکی حملوں کے جواب میں حملے کرنے کا اعلان کر دیا ایران کی نیم سرکاری خبر ایجنسی فارس کے مطابق ایرانی پاسدارانِ انقلاب کے شعبہ تعلقاتِ عامہ نے مختصر بیان میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے آج جارح کو سزا دی جائے گی یہ بیان امریکہ کی جانب سے گزشتہ شب ایران پر کیے گئے حملوں کے بعد سامنے آیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق گزشتہ شب ہونے والے امریکی حملوں کے دوران درجنوں ایرانی عسکری اہداف کو نشانہ بنایا گیا، جن میں فوجی کمانڈ مراکز، میزائل اور ڈرون تنصیبات، ساحلی نگرانی اور دفاعی مقامات اور بحری صلاحیتوں سے متعلق تنصیبات شامل ہیں۔ ایرانی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق ان حملوں کے دوران جزیرے قشم، کیش، بندر عباس، آبادان اور بوشہر میں دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔ ایران کے جنوبی علاقوں پر امریکی فضائی حملے کے نتیجے میں میاں بیوی اور ان کا 2 سالہ بچہ شہید ہو گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جزیرے قشم میں رہائشی عمارت کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں متعدد بچے زخمی ہو گئے جبکہ ایک بچے کو ملبے سے زندہ نکال لیا گیا۔

امریکی فوجیوں کے موبائل کے استعمال سے ایران کو معلومات ملنے کا انکشاف

واشنگٹن، 30 جولائی (یو این آئی) مشرقِ وسطیٰ میں تعینات امریکی افواج کے اعلیٰ کمانڈر نے خبردار کیا ہے کہ فوجیوں کی جانب سے موبائل فون سے بنائی گئی ویڈیوز اور تصاویر سوشل میڈیا پر شیئر ہونے سے ایران کو امریکی اڈوں پر حملوں کے نتائج کا تقریباً فوری اندازہ لگانے میں مدد مل رہی ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ ایڈمرل بریڈ کوپر نے 28 جولائی کو فوجیوں کے نام لکھے گئے ایک خط میں کہا ہے کہ ایران صحافیوں کی رپورٹس اور امریکی فوجیوں کی جانب سے شیئر کی گئی تصاویر اور ویڈیوز کے ذریعے اپنے حملوں کی کامیابی یا ناکامی کا جائزہ لے رہا ہے۔ ایڈمرل بریڈ کوپر نے فوجیوں پر زور دیا کہ وہ آپریشنل سیکیورٹی کے اصولوں پر مزید سختی سے عمل کریں، تاہم خط میں کسی مخصوص اقدام کا ذکر نہیں کیا گیا۔ رائٹرز کے مطابق ذرائع کا کہنا ہے کہ اردن میں تعینات بعض امریکی فوجیوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ آئندہ چند روز میں ان کے موبائل فون تحویل میں لیے جا سکتے ہیں، جبکہ ایک اور ذریعے کے مطابق پورے خطے میں بھی اس اقدام پر غور کیا جا رہا ہے، تاہم ابھی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ امریکی سینٹرل کمانڈ کے ترجمان کیپٹن ٹموتھی ہاکنز نے کہا ہے کہ یہ پیغام فوجیوں کو آپریشنل سیکیورٹی کی اہمیت یاد دلانے کے لیے جاری کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس ماہ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو سامنے آئی

تھی جس میں ایک امریکی فوجی نے ایران کے حملے کے دوران اردن کے موفق السلطی ایئربیس پر بنکر کی جانب جاتے ہوئے ویڈیو ریکارڈ کی تھی۔ ایڈمرل کوپر کے مطابق یہ ویڈیو میٹا اسمارٹ گلاسز سے بنائی گئی تھی اور اس سے ایران کو فوجیوں کی پوزیشن اور ردعمل سے متعلق معلومات مل سکتی ہیں۔ ایڈمرل کوپر نے کہا کہ اگر ایسی معلومات عام نہ ہوں تو ایران کے لیے یہ جاننا مشکل ہوتا ہے کہ اس کے حملے ہدف پر لگے یا نہیں، لیکن عوامی طور پر دستیاب تصاویر، ویڈیوز اور رپورٹس ایران کو بغیر کسی قیمت کے جنگی نقصان کا جائزہ (Battle Damage Assessment) فراہم کر رہی ہیں۔

رپورٹ کے مطابق 28 فروری سے ایران کے ساتھ جاری تنازع میں اب تک 18 امریکی فوجی ہلاک اور 600 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ امریکی محکمۂ دفاع سیکیورٹی خدشات کے باعث حملوں اور فوجی نقصانات کی تفصیلات محدود رکھنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

مداخلت جاری رہی تو آبنائے ہرمز بند رہے گی: آئی آر جی سی

تہران، 30 جولائی (یو این آئی) ایرانی پاسدارانِ انقلاب نے امریکہ کی معاونت کرنے والے علاقائی ممالک کو سخت ردِعمل کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر انہوں نے اپنا رویہ درست نہ کیا تو انہیں سخت ردِعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایک بیان میں آئی آر جی سی نے کہا ہے کہ جب تک امریکا خطے میں دھمکیاں دینے اور بحری نقل و حرکت میں مداخلت کا سلسلہ جاری رکھے گا، آبنائے ہرمز بند رہے گی، امریکی دھمکیاں اور خطے میں مداخلت صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیں گی۔ آئی آر جی سی کے مطابق گزشتہ شب دو آئل ٹینکروں نے امریکی طیاروں کی ہدایت پر آبنائے ہرمز کے جنوبی حصے سے ایک ایسے بحری راستے کے ذریعے نکلنے کی کوشش کی جسے آئی آر جی سی نے غیر محفوظ قرار دیا تھا۔ آئی آر جی سی کا کہنا ہے کہ ان میں سے ایک آئل ٹینکر میں اچانک آگ بھڑک اٹھی، جس کے بعد دونوں جہاز واپس لوٹ گئے۔

ایرانی حملوں میں نقصان اٹھانے والے امریکی فوجی اثاثوں کی فہرست جاری

تہران، 30 جولائی (یو این آئی) ایرانی پاسدارانِ انقلاب نے ایران پر امریکی جارحیت کے جواب میں ایرانی مسلح افواج کی حالیہ کارروائیوں کے دوران شدید نقصان اٹھانے والے امریکی فوجی اثاثوں کی فہرست جاری کر دی۔ آئی آر جی سی کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل حسین محبی نے حال ہی میں بتایا ہے کہ 8 جولائی سے 22 جولائی تک 15 روز کے دوران کیے گئے ایرانی حملوں میں کن کن امریکی اہداف کو نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ رڈار اور فضائی دفاعی نظام کے شعبے میں 7 کمانڈ اینڈ کنٹرول مراکز، 3 سیٹلائٹ مواصلاتی نظام، پیٹریاٹ فضائی دفاعی نظام کے 6 ریڈار، ابتدائی وارننگ اور اہداف کی نشاندہی کرنے والے 8 ریڈار سسٹمز، فضائی اور میزائل دفاع کے 7 ریڈار، 5 طویل فاصلے تک نگرانی کرنے والے ریڈار کو نشانہ بنایا گیا۔ ترجمان آئی آر جی سی کے مطابق ان نظاموں کو اس حد تک کمزور کر دیا گیا کہ ایرانی میزائل اور ڈرون بغیر رکے اپنے اہداف تک پہنچنے لگے۔ جنرل حسین محبی کے مطابق لاجسٹک اور معاونت کے شعبے میں لڑاکا طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کی مرمت و دیکھ بھال کے 6 مراکز، 3 سپورٹ اور لاجسٹک مراکز، ایندھن کے 12 ذخائر، ہتھیاروں، اسپیئر پارٹس اور بحری و فضائی آلات کے پرزہ جات رکھنے والے 17 گودام، میزائل ذخیرہ کرنے کی 6 تنصیبات کو بھی تباہ کر دیا گیا، جس کا مقصد آپریشنل صلاحیتوں کو کمزور کرنا تھا۔ ترجمان آئی آر جی سی نے بتایا کہ اس کے علاوہ آپریشنل انفرااسٹرکچر کے شعبے میں ایم کیو-9 ڈرونز کے 6 ہینگر، ایف-15 لڑاکا طیاروں کی تیاری کے لیے 1 تنصیب، 8 نئے ڈرونز پر مشتمل 1 ڈرون ہینگر، 2 کمانڈ سینٹرز، 1 طیارہ بردار بحری جہاز کے لیے ایندھن فراہم کرنے کا پلیٹ فارم، پی-8 طیارے کا 1 ہینگر، ایمیزون سے وابستہ مصنوعی ذہانت کا 1 مرکز اور ڈیٹا پروسیسنگ ہب کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ فضائی کارروائیوں کے شعبے میں زمین پر موجود 11 لڑاکا طیارے اور ہیلی کاپٹر کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

جرمنی نے 30 افغان شہریوں کو ملک بدر کر دیا

برلن، 30 جولائی (یو این آئی) جرمنی نے افغان شہریوں کے ایک اور گروپ کو لیپزگ ہوائی اڈے سے خصوصی چارٹر پرواز کے ذریعے کابل بھیج دیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام کے خلاف سینکڑوں مظاہرین نے ایئر پورٹ کے باہر شدید احتجاج کیا۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق افغان شہریوں سمیت 250 کے قریب افراد نے احتجاج میں حصہ لیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ افغانستان میں لوگوں کی واپسی روک دی جائے۔ ایک مظاہرین نے کہا کہ اس طرح کے انخلاء کو معمول نہیں بننے دیا جانا چاہیے اور اسے فوری طور پر روک دیا جانا چاہیے۔ احتجاج کے باوجود چارٹر طیارہ منگل کی صبح کابل کے لیے روانہ ہوا۔ سیکسنی ریاست کے وزیر داخلہ ارمین شسٹر نے کہا کہ پرواز پر ملک بدر کیے گئے تمام 30 افغان شہری عادی اور انتہائی خطرناک مجرم تھے، جو سنگین جسمانی نقصان، پرتشدد جرائم، منشیات کی سمگلنگ اور حملہ جیسے جرائم کی سزا کاٹ رہے ہیں۔

مصر کی بندرگاہ پر حملے کے بعد ایران جنگ کا دائرہ مزید وسیع

امریکہ اور ایران کے درمیان چند روزہ وقفے کے بعد مشرق وسطیٰ میں دوبارہ شدت اختیار کر جانے والی جنگ میں نمایاں اضافہ نظر آ رہا ہے۔ بدھ کو مصر کی بحیرہ روم کے کنارے واقع دمیاط بندرگاہ پر ایک امریکی ٹینکر کو نشانہ بنایا گیا۔

امریکی فوج نے جمعرات 30 جولائی کے روز اعلان کیا کہ اس نے اردن میں امریکی فوجی اڈوں کو ایران کی جانب سے نشانہ بنائے جانے کے جواب میں ایران کے خلاف ”شدید حملوں کی ایک بڑی لہر“ مکمل کر لی ہے۔ تقریباً ایک ہفتے کے وقفے کے بعد مشرق وسطیٰ میں دوبارہ شدت اختیار کر جانے والی جنگ کے دوران دونوں ممالک کے درمیان ایک دوسرے پر حملوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ دوبارہ شدید ہو جانے والی اس کشیدگی نے ایران سے وابستہ مزید مسلح گروہوں کو بھی اس تنازعے میں شامل کر دیا ہے، جبکہ اس پیش رفت سے دونوں حریف ممالک کے درمیان جلد مذاکرات بحال ہونے کی امیدیں بھی دھندلا گئی ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کی جانب سے اردن پر میزائل حملوں کے بعد، جو کئی روز کے وقفے کے بعد تہران کی طرف سے کیا گیا پہلا علاقائی حملہ تھا، ایران کو ’سخت جواب‘ دینے کا عزم ظاہر کیا تھا۔ امریکی فوج کی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ امریکی افواج نے ”ایران کے خلاف شدید حملوں کی ایک بڑی کارروائی کامیابی سے مکمل کر لی“، جس دوران اسلامی انقلابی گارڈز کور (آئی آر جی سی) کے درجنوں اہداف، جن میں فوجی کمانڈ کے مراکز بھی شامل تھے، کو نشانہ بنایا گیا۔ دوسری جانب ایران کی سرکاری نیوز ایجنسی ارنا نے اطلاع دی ہے کہ جنوب مغربی صوبے خوزستان کے متعدد شہروں اور خلیج فارس میں واقع جزیرے قشم پر حملے کیے گئے۔ اس نیوز ایجنسی کے مطابق صوبائی حکام کا کہنا ہے کہ آبادان، شادگان، اروند کنار اور اہواز کے نواحی علاقوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اس جنگ میں شدت کے یہ نئے آثار اس وقت بھی سامنے آئے جب سعودی عرب اور امریکہ نے بدھ کے روز عراق میں مسلح ایران نواز گروہوں کے ٹھکانوں پر حملوں کا اعلان کیا، جبکہ اسرائیل نے ایران کی حمایت یافتہ حزب اللہ پر جنگ بندی کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا۔ بحری سلامتی سے متعلقہ امور کی برطانوی کمپنی ایمبری نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ بدھ کے روز مصر کی بحیرہ روم کے کنارے واقع بندرگاہ دمیاط پر ایک امریکی ملکیتی اور گیس ذخیرہ کرنے والے ٹینکر کو ڈرون حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ مصر کی وزارت پٹرولیم نے اس

بندرگاہ پر آگ لگنے کی تصدیق کی، تاہم اپنے بیان میں ڈرون حملے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ یہ بات فوری طور پر واضح نہیں کہ اس حملے کے پیچھے کون تھا۔ اس واقعے سے باخبر تین تجارتی ذرائع کے مطابق ڈرون حملے میں گیس ذخیرہ کرنے والے ٹینکر اینیر گوس ونٹر کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں آگ بھڑک اٹھی اور بعد ازاں ایک قریبی جہاز تک بھی پھیل گئی۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق اردن میں تعینات بعض امریکی فوجیوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ آئندہ چند روز میں ان کے موبائل فون عارضی طور پر واپس لیے جا سکتے ہیں۔ اردن حالیہ عرصے میں ایرانی حملوں کا بار بار نشانہ بنتا رہا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ آپریشنل سکیورٹی کے خدشات کے باعث خطے میں اس اقدام پر غور کیا جا رہا ہے، تاہم ابھی یہ حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا کہ تمام متعلقہ فوجیوں کے موبائل فون لازماً واپس لے لیے جائیں گے۔ روئٹرز کے مطابق مشرق وسطیٰ میں امریکی افواج کے سربراہ ایڈمرل بریڈ کوپر نے ایک خط میں کہا کہ ایران خبروں، صحافیوں کی آن لائن پوسٹس اور امریکی فوجیوں کے موبائل فونز سے لی گئی تصاویر اور ویڈیوز کے ذریعے اپنے حملوں کے نتائج کا تقریباً فوری طور پر اندازہ لگا لیتا ہے۔ اس خط میں مزید کہا گیا کہ ایران ”ہمارے فوجیوں کے موبائل فونز سے حاصل ہونے والے ردعمل، تصاویر اور ویڈیوز کا حوالہ دینے والی خبروں اور آن لائن پوسٹس کو دیکھ کر اپنے حملوں کی کامیابی یا ناکامی کا تقریباً حقیقی وقت میں جائزہ لے سکنے سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔“

میکسیکو سے 2 کروڑ ڈالرز کی منشیات امریکہ لانے کی کوشش ناکام

میکسیکو، 30 جولائی (یو این آئی) میکسیکو سے 2 کروڑ ڈالرز مالیت کی منشیات امریکہ لانے کے دوران پکڑی گئی۔ امریکی میڈیا کے مطابق میکسیکو سے امریکہ میں داخل ہونے والے ایک کمرشل ٹرک کے فرش کے نیچے چھپائی گئی 1000 پاؤنڈ سے زائد کوکین برآمد کر کے ٹرک کے ڈرائیور کو گرفتار کر لیا گیا۔ حکام کے مطابق کیلیفورنیا اور میکسیکو کو ملانے والے کالیکسیکو پورٹ آف انٹری پر کمرشل ٹرک میں چھپائی گئی کوکین کی مالیت 20 ملین ڈالرز سے زائد ہے۔ امریکی میڈیا کے مطابق قانون نافذ کرنے والے اداروں نے جس ڈرائیور کو حراست میں لیا ہے وہ ٹرک کا مالک ہے۔ امریکی میڈیا کے مطابق 44 سالہ میکسیکن شہری اور ٹرک میں سوار ہوزے مینوئل لوپیز نامی واحد شخص پر امریکہ میں کوکین اسمگل کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

اگلے 5 سال بعد دنیا کیسی ہوگی؟ ایلون مسک کی چونکا دینے والی پیش گوئی

نیویارک، 30 جولائی (یو این آئی) معروف شخصیت ایلون مسک نے اگلے 5 سالوں کے حوالے سے بڑی پیشگوئی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس دوران اے آئی انسانوں کو پیچھے چھوڑ دے گی۔ تفصیلات کے مطابق ٹیکنالوجی دنیا کی معروف شخصیت ایلون مسک نے آرٹیفیشل انٹیلیجنس (اے آئی) کے مستقبل کے حوالے سے ایک نیا اور سنسنی خیز دعویٰ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگلے 5 سالوں کے دوران اے آئی ٹیکنالوجی تقریباً ہر کام میں انسانوں سے آگے نکل جائے گی۔ ایلون مسک نے اے آئی کے ممکنہ خطرات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ جہاں یہ ٹیکنالوجی دنیا کو بے مثال خوشحالی کے دور میں لے جا سکتی ہے، وہیں یہ انسانیت کے لیے ایک بڑا چیلنج بھی بن سکتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اے آئی مستقبل میں لوگوں کے لیے وسائل اور مواقع تک غیر معمولی رسائی کے دروازے کھولے گی اور دنیا کو بڑے عالمی تنازعات سے بچنے میں بھی مدد دے سکتی ہے۔ مسک نے خبردار کیا کہ جس تیز رفتاری سے یہ ٹیکنالوجی آگے بڑھ رہی ہے، اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ آنے والی دہائی کے دوران انسانیت ان جدید ترین اے آئی سسٹمز پر اپنا کنٹرول کھو بیٹھے۔ انہوں نے زور دیا کہ انتہائی جدید اے آئی سسٹمز کے خطرات کو کم کرنے کے لیے دنیا کو ابھی سے فعال اور پیشگی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ ایلون مسک نے تجویز دی کہ صرف حکومتی قوانین پر انحصار کرنے کے بجائے دنیا کی بڑی اے آئی کمپنیوں کو سیکورٹی اور سیفٹی کے معاملات پر باقاعدگی سے آپس میں تعاون کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کمپنیوں کو چاہیے کہ وہ کسی بھی ماڈل کو عوامی سطح پر ریلیز کرنے سے پہلے ایک دوسرے کے ماڈلز کا جائزہ لیں تا کہ ان میں موجود سنگین خطرات کی نشاندہی وقت پر کی جا سکے کیونکہ اے آئی کی تیز رفتار ترقی کے پیشِ نظر بڑی ٹیک کمپنیوں کا آپس میں قریبی تعاون ناگزیر ہو چکا ہے۔

جرمنی نے 30 افغان شہریوں کو ملک بدر کر دیا

برلن، 30 جولائی (یو این آئی) جرمنی نے افغان شہریوں کے ایک اور گروپ کو لیپزگ ہوائی اڈے سے خصوصی چارٹر پرواز کے ذریعے کابل بھیج دیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام کے خلاف سینکڑوں مظاہرین نے ایئر پورٹ کے باہر شدید احتجاج کیا۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق افغان شہریوں سمیت 250 کے قریب افراد نے احتجاج میں حصہ لیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ افغانستان میں لوگوں کی واپسی روک دی جائے۔ ایک مظاہرین نے کہا کہ اس طرح کے انخلاء کو معمول نہیں بننے دیا جانا چاہیے اور اسے فوری طور پر روک دیا جانا چاہیے۔ احتجاج کے باوجود چارٹر طیارہ منگل کی صبح کابل کے لیے روانہ ہوا۔ سیکسنی ریاست کے وزیر داخلہ ارمین شسٹر نے کہا کہ پرواز پر ملک بدر کیے گئے تمام 30 افغان شہری عادی اور انتہائی خطرناک مجرم تھے، جو سنگین جسمانی نقصان، پرتشدد جرائم، منشیات کی سمگلنگ اور حملہ جیسے جرائم کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ تاہم، مہاجرین کے حقوق کے کارکنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ملک بدر کیے گئے لوگوں میں سے ایک کے خلاف کوئی فوجداری مقدمہ درج نہیں ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جرمنی نے 2021 میں افغانستان میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد ملک بدری پر پابندی عائد کر دی تھی تاہم سنگین جرائم میں ملوث افغان شہریوں کو ملک بدر کرنے کا عمل 2025 میں دوبارہ شروع کر دیا گیا تھا۔

ایف بی آئی نے ہندوستانی شہری امرت پال سنگھ کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دی

لاس اینجلس، 30 جولائی (یو این آئی) امریکی تحقیقاتی ایجنسی فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن (ایف بی آئی) نے ہندوستانی شہری امرت پال سنگھ کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا ہے جو ایک بین الاقوامی منشیات اسمگلنگ گینگ سے منسلک ہے اور اسے بڑے پیمانے پر منشیات کی سپلائی اور سازش کے سنگین الزامات کا سامنا ہے۔

ایف بی آئی کے مطابق، امرت پال سنگھ (30) مبینہ طور پر روبندر ڈھنڈا آرگنائزڈ کرائم سنڈیکیٹ کا حصہ ہے، جو وینکوور، کینیڈا سے باہر کام کرتی ہے۔ یہ مجرمانہ تنظیم امریکہ، کینیڈا اور میکسیکو میں منشیات کے کارٹلوں کو بڑی مقدار میں کوکین اور میتھمفیٹامائن اسمگل کرتی ہے۔ امرت پال کے خلاف 23 جون 2026 کو سینٹرل ڈسٹرکٹ کورٹ آف کیلیفورنیا (لاس اینجلس) کی طرف سے گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا گیا تھا۔ اس پر منشیات رکھنے، فروخت کرنے کی سازش اور برآمد کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ایف بی آئی کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق، 7 جنوری 1996 کو پیدا ہونے والے امرت پال سنگھ کا قد پانچ فٹ نو انچ، وزن تقریباً 135 پاؤنڈ، اور اس کی آنکھیں اور بال کالے ہیں۔ ایف بی آئی کے لاس اینجلس فیلڈ آفس نے اس معاملے میں عوام سے مدد طلب کی ہے۔ ایجنسی نے کہا کہ جس کے پاس بھی مشتبہ شخص کے بارے میں معلومات ہیں وہ اپنے مقامی ایف بی آئی دفتر، قریبی امریکی سفارت خانے یا سرکاری ویب سائٹ پر اس کی اطلاع دے سکتے ہیں۔

اردن میں سیکڑوں افراد کا حکومت کو کھلا خط، مملکت سے امریکی فوج کے انخلا کا مطالبہ: امریکی اخبار

عمان، 30 جولائی (یو این آئی) اردن میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سیکڑوں افراد نے ایک کھلے خط پر دستخط کرتے ہوئے حکومت سے امریکی فوج کے انخلا کا مطالبہ کیا ہے۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے مطابق گزشتہ ہفتے جاری کیے گئے اس خط میں کہا گیا کہ اردن میں امریکی فوج کی موجودگی ملک کی خودمختاری کے لیے خطرہ بن رہی ہے۔ خط پر دستخط کرنے والوں کا کہنا تھا کہ انہیں خدشہ ہے کہ غیر ملکی افواج کی موجودگی اردن کو سیکورٹی، سیاسی اور معاشی خطرات سے دوچار کر رہی ہے۔ امریکی اخبار کے مطابق اردنی حکومت کے ترجمان نے اس خط سے متعلق الزامات پر فوری طور پر کوئی ردعمل نہیں دیا۔ اخبار نے مزید بتایا کہ پیر کے روز اردنی پارلیمنٹ کے اجلاس میں جب ایک رکن علی الخلیلہ نے امریکی فوجیوں کی ہلاکت پر تعزیت کی تجویز پیش کی تو دیگر اراکین نے شدید احتجاج کیا جبکہ ایک رکن نے امریکی فوج پر بچوں، خواتین اور بزرگوں کو قتل کرنے کا الزام عائد کیا۔

نیپال میں تشدد میں مرنے والوں کی تعداد دو ہو گئی

کئی علاقوں میں کرفیو اور امتناعی احکامات نافذ

کھٹمنڈو، 30 جولائی (یو این آئی) نیپال کے سنساری ضلع میں اتوار کو جھنڈا لہرانے اور زیادہ آواز میں ڈی جے بجانے کو لے کر دو برادریوں کے درمیان جھگڑے کے بعد شروع ہونے والے تشدد میں دو لوگوں کی موت ہو گئی اور ایک درجن سے زیادہ دیگر زخمی ہو گئے مقامی اطلاعات کے مطابق، ایک 22 سالہ نوجوان جئے پرکاش مہتا، جو ضلع کے کپتان گنج علاقے میں پرتشدد جھڑپوں میں زخمی ہوا تھا اور اسے اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، جمعرات کی دوپہر کو دم توڑ گیا۔ واقعے کے دوران اسے پیٹ میں گولی لگی تھی اور وہ ہسپتال میں اپنی زندگی کی جنگ لڑ رہا تھا۔ ایک اور نوجوان اوم پرکاش مہتا (25) جھڑپ کے فوراً بعد اسپتال لے جانے کے دوران فوت ہو گیا۔ یہ تشدد 26 جولائی (اتوار کی رات) کو شروع ہوا جب ایک برقی کھمبے سے مذہبی جھنڈا ہٹانے اور دوسرے کو نصب کرنے پر دو فرقوں کے درمیان تناؤ پیدا ہو گیا۔ یہ تنازعہ پرتشدد تصادم میں بدل گیا۔ مزید برآں، ساون کے مہینے میں، یاترا کی تیاری کے سلسلے میں، مقامی مندر کے قریب اور جلوس کے دوران لاؤڈ اسپیکر اور ڈی جے میوزک بجانے پر دونوں فریقوں کے درمیان جھگڑا ہوا۔ اس کے فوراً بعد لاٹھی چارج اور بھاری پتھراؤ شروع ہو گیا۔ حالات قابو سے باہر ہوتے ہی پولیس نے شروع میں آنسو گیس کے گولے داغے اور ہوا میں انتباہی گولیاں چلائیں لیکن بعد میں ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے براہ راست گولہ بارود کا سہارا لیا۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق تشدد اور پتھراؤ میں 16 افراد زخمی ہوئے جن میں آٹھ پولیس اہلکار بھی شامل ہیں۔ سنسری تشدد کے بعد، مقامی حکام نے سیکورٹی خدشات کو بڑھاتے ہوئے مشرقی ترائی کے دیگر علاقوں میں امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لیے سخت اقدامات کیے ہیں۔ دھنوشہ اور سرہہ کی ضلعی انتظامیہ نے جمعرات کو منتخب علاقوں میں غیر معینہ مدت کے لیے کرفیو نافذ کرتے ہوئے عوامی نقل و حرکت، عوامی اجتماعات، مظاہروں، ریلیوں اور دیگر سرگرمیوں پر پابندی لگا دی۔ کشیدگی کے پیش نظر ضلع انتظامیہ نے دیوان گنج، ہری نگر، بھوٹہا اور کپتان گنج سمیت متاثرہ علاقوں میں کرفیو اور امتناعی احکامات نافذ کر دیے ہیں۔ حالات پر قابو پانے کے لیے نیپال پولیس، مسلح پولیس فورس اور نیپال آرمی کے دستے تعینات کیے گئے ہیں۔ جمعرات کو نیپال کے ایوان نمائندگان (پارلیمنٹ) میں بھی سنسری تشدد کی شدید گونج ہوئی۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے ارکان پارلیمنٹ نے غیر جانبدارانہ تحقیقات، احتساب اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھنے سے روکنے کا مطالبہ کیا۔ حزب اختلاف کے ارکان پارلیمنٹ نے حکومت اور وزیر اعظم بالیندر شاہ پر صورتحال کو غلط طریقے سے سنبھالنے اور ذمہ داری سے بچنے کا الزام لگایا۔ دریں اثنا، حکمراں جماعت کے ارکان پارلیمنٹ نے تحمل سے کام لینے کی اپیل کی اور سیاسی فائدے کے لیے مذہبی اختلافات کا فائدہ اٹھانے کے خلاف خبردار کیا۔ دریں اثنا، نیشنل انڈیپنڈنٹ پارٹی کی رکن پارلیمنٹ ثمینہ میا نے الزام لگایا کہ کچھ سیاسی عناصر دو مذہبی فرقوں کے درمیان تنازعہ کو ہوا دینے کی کوشش کر رہے ہیں جو طویل عرصے سے پرامن طور پر ایک ساتھ رہتے ہیں۔ نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن اور مقامی انتظامیہ نے واقعے کی وجوہات اور پولیس کی فائرنگ کی مکمل تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔

ریاستی جامعات نشہ سے پاک بھارت مہم کا مرکز بنیں

ریاستی گورنر کی 2 اگست سے ملک گیر مہم میں بھرپور شرکت کی ہدایت

لکھنؤ، 30 جولائی: اتر پردیش کی معزز ریاستی گورنر اور ریاستی جامعات کی چانسلر آنندی بین پٹیل کی صدارت میں آج جن بھون، لکھنؤ سے ریاست کی سرکاری جامعات کے ساتھ ایک آن لائن اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں آئندہ 2 اگست 2026 کو وزیر اعظم نریندر مودی کے مجوزہ "نشہ سے پاک نوجوان برائے ترقی یافتہ بھارت عزم مہم کے تحت ہونے والے ورچوئل مکالمے کی تیاریوں اور جامعات کی شمولیت کے لائحۂ عمل پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ مہم میں نجی جامعات کی مؤثر شرکت کو یقینی بنانے کے لیے جلد ہی نجی جامعات کے وائس چانسلرز اور متعلقہ افسران کے ساتھ الگ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ "نشہ سے پاک نوجوان برائے ترقی یافتہ بھارت عزم مہم حکومت ہند کے" مائی بھارت پلیٹ فارم کے تحت وزیر اعظم نریندر مودی کے نشہ سے پاک بھارت کے وژن کے مطابق چلائی جانے والی ایک ملک گیر عوامی مہم ہے۔ اس کا مقصد نوجوانوں کو نشہ سے پاک طرزِ زندگی اختیار کرنے کی ترغیب دینا اور ترقی یافتہ بھارت-2047 کی تعمیر میں ان کی فعال شرکت کو یقینی بنانا ہے۔ یہ مہم سال 2025 میں وارانسی میں منعقدہ **یوتھ اسپریچول سمٹ، نشہ سے پاک نوجوان برائے ترقی یافتہ بھارت** سے شروع ہوئی، جس کے بعد 21 ستمبر 2025 کو **سیوا پکھواڑا کے دوران ملک بھر میں 370,2 سے زائد پروگرام منعقد کیے گئے۔ مہم کے اگلے مرحلے کے تحت 2 اگست 2026 کو وزیر اعظم نریندر مودی ملک بھر کے تقریباً 10 ہزار مقامات سے ورچوئل طور پر منسلک ایک کروڑ سے زائد نوجوانوں سے خطاب کریں گے۔ اس پروگرام کے دوران ایک کروڑ سے زائد نوجوان نشہ سے پاک رہنے کا عہد کریں گے اور **نشہ سے پاک نوجوان رضاکار** کی حیثیت سے مہم سے وابستہ ہو کر دیگر نوجوانوں کو بھی نشہ سے پاک زندگی اختیار کرنے کی ترغیب دیں گے۔ مہم کے تحت زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو **مائی بھارت پلیٹ فارم** پر رجسٹر کرنے پر خصوصی زور دیا گیا ہے تاکہ ان کی وسیع اور مسلسل شمولیت یقینی بنائی جا سکے۔ نمایاں خدمات انجام دینے والے رضاکاروں اور اداروں کو 50ویں، 75ویں اور 100ویں ہفتے میں اعزازات سے نوازا جائے گا۔ یہ ورچوئل مکالمہ آئندہ 100 ہفتوں تک ہر اتوار منعقد ہونے والی ملک گیر عوامی بیداری مہم کا بھی آغاز ہوگا۔ اس مدت کے دوران ملک بھر کے اسکولوں، کالجوں، جامعات اور شریک اداروں میں ہر اتوار واکاتھون، یوگا، مراقبہ، کھیلوں کے مقابلے، فن و ثقافت کے پروگرام، اسٹریٹ ڈرامے، عوامی بیداری مہم اور دیگر تخلیقی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جائے گا تاکہ نوجوانوں میں نشہ سے پاک طرزِ زندگی کے بارے میں مسلسل شعور بیدار ہو اور ترقی یافتہ بھارت-2047 کے عزم کو عوامی تحریک بنایا جا سکے۔ اجلاس کا بنیادی مقصد ریاستی جامعات اور ان کے طلبہ کی اس قومی مہم میں مؤثر اور وسیع شرکت کو یقینی بنانا تھا۔ اس دوران تفصیل سے غور کیا گیا کہ 2 اگست کے پروگرام میں جامعات زیادہ سے زیادہ طلبہ کو کس طرح شامل کریں گی، انہیں مائی بھارت پلیٹ فارم پر رجسٹر کرائیں گی، نشہ سے پاک رہنے کا عہد دلوائیں گی اور مہم کو عام لوگوں تک پہنچانے میں فعال کردار ادا کریں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ آئندہ 100 ہفتوں تک ہر اتوار جامعات میں نشہ سے پاکی سے متعلق بیداری پروگرام، کھیل، یوگا، مراقبہ، ثقافتی، فنی اور دیگر تخلیقی سرگرمیوں کے انعقاد کے منصوبے پر بھی غور کیا گیا تاکہ نوجوانوں کی مسلسل اور بامقصد شرکت یقینی بنائی جا سکے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ اس سے قبل 22 جولائی 2026 کو جن بھون کے افسران نے ریاست کی تمام سرکاری جامعات کے ساتھ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے اجلاس کیا تھا، جس میں مرکزی حکومت کے داخلہ سکریٹری، اسکولی تعلیم کے سکریٹری کی ہدایات اور ریاستی حکومت کے احکامات کے مطابق آئندہ تین برسوں کے لیے ہر جامعہ اور تعلیمی ادارے کی جانب سے نشہ سے پاکی کی تفصیلی منصوبہ بندی پر تبادلۂ خیال کیا گیا تھا۔ ریاستی گورنر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ترقی یافتہ بھارت-2047 کے لیے ڈرگز فری یوتھ کا ہدف حاصل کرنے کے لیے جامعات کو عوامی شمولیت کے ساتھ بڑے پیمانے پر نشہ سے پاکی کی مہم چلانی ہوگی۔ انہوں نے ہدایت دی کہ کسی بھی مہم کے آغاز سے پہلے بنیادی صورتحال کا **بیس لائن سروے کیا جائے اور مہم کے بعد اس کا جائزہ لے کر یہ دیکھا جائے کہ کتنی تبدیلی آئی ہے، کیونکہ کسی بھی مہم کی کامیابی کا معیار اس کے نتائج ہوتے ہیں۔ انہوں نے جامعات کو ہدایت دی کہ اساتذہ اور متعلقہ افسران وقتاً فوقتاً جامعہ کیمپس، ہاسٹلوں اور طلبہ سے رابطے میں رہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ کوئی طالب علم نشے کی لت کا شکار نہ ہو رہا ہو۔ اگر کیمپس یا ہاسٹل میں اس نوعیت کا کوئی معاملہ سامنے آئے تو اسے چھپانے کے بجائے متعلقہ طلبہ کی نشاندہی کر کے انہیں مشاورت، رہنمائی اور نشہ چھوڑنے کے لیے ضروری تعاون فراہم کیا جائے۔ ریاستی گورنر نے کہا کہ اساتذہ خود بھی نشہ سے پاک زندگی کی مثال قائم کریں، کیونکہ استاد کا کردار ہی طلبہ کے لیے سب سے بڑی ترغیب ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جامعات سے لاکھوں طلبہ اور ان کے خاندان وابستہ ہیں، اس لیے جامعات کو گھروں تک نشہ سے پاکی کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ صرف تقاریر سے تبدیلی نہیں آتی بلکہ عملی میدان میں مسلسل کام کرنے سے ہی حقیقی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ تمام جامعات کے کیمپس اور طلبہ کے ہاسٹل مکمل طور پر نشہ سے پاک ہوں۔ جامعات میں ایسا ماحول بنایا جائے کہ طلبہ میں نشے کا نہیں بلکہ صفائی، صحت مند ماحول اور مثبت سوچ کا رجحان پیدا ہو۔ اس مقصد کے لیے باقاعدہ پروگرام منعقد کیے جائیں اور ان کا ریکارڈ بھی محفوظ رکھا جائے۔ ریاستی گورنر نے کہا کہ آئندہ 100 ہفتوں تک ہر اتوار مختلف سرگرمیوں کا انعقاد ہوگا، اس لیے جامعات خصوصی منصوبہ بندی کریں تاکہ اساتذہ، ملازمین اور طلبہ کی زیادہ سے زیادہ شرکت یقینی بنائی جا سکے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ہر جامعہ اپنے زیر کفالت پانچ دیہات کے ہر گھر تک پہنچ کر نشہ سے پاکی کی مہم چلائے۔ انہوں نے ہر جامعہ کو ہدایت دی کہ دستیاب اراضی کے مطابق ایک سے پانچ ایکڑ تک میاواکی جنگل تیار کیا جائے اور بڑے پیمانے پر شجرکاری کی جائے۔

امام حسین نے قربانیاں دے کر دین کی حفاظت کی: مولانا محمد عسکری

امام بارگاہ احباب نگر میں عشرۂ چہلم کی مجلس کا انعقاد

لکھنؤ: ہری دوار: حضرت امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کی یاد میں ہری دوار کے جوالاپور واقع امام بارگاہ احباب نگر میں عشرۂ چہلم کی مجالس کا آغاز ہو گیا ہے، جو 4 اگست تک جاری رہیں گی۔ ان مجالس سے مشہد (ایران) سے تشریف لائے مولانا محمد عسکری "استقامت اور کربلا" کے عنوان پر خطاب فرما رہے ہیں۔ مولانا نے کربلا کے پیغام، امام حسین علیہ السلام کی عظیم قربانی، انسانیت، انصاف، صبر، وفا اور دین کی حفاظت جیسے اہم موضوعات کو تفصیل سے بیان کیا۔ مولانا نے کہا کہ آج کے دور میں ان صفات اور راستے کو آیت اللہ خامنہ ای کی زندگی اور شہادت سے بھی سیکھا جا سکتا ہے۔ خطاب کے دوران جب مولانا نے جنابِ قاسم علیہ السلام کی شہادت کے دردناک منظر کو بیان کیا، تو عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ مجلس کے اختتام پر نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی گئی۔ اس پروگرام کا اہتمام انجمن فروغِ عزا، ہری دوار کی جانب سے کیا گیا ہے۔ منتظمین نے تمام عقیدت مندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بڑی تعداد میں ان مجالس میں شرکت کر کے امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کریں اور ان کے پیغام کو اپنی زندگیوں میں اپنانے کا عہد کریں۔ یہ عشرۂ چہلم کی مجالس معاشرے میں محبت، امن، بھائی چارے، انصاف اور انسانی اخلاق کو مضبوط کرنے کا ایک اہم ذریعہ ثابت ہوں گی۔

لکھنؤ میں آیوش بورڈ کے خلاف طلباء کا احتجاج

دفتر کا گھیراؤ، ہائی کورٹ کے حکم پر عمل درآمد کا مطالبہ

لکھنؤ: 30 جولائی (پی این ایس) آیوش بورڈ کے کام کاج کے خلاف جمعرات کو دارالحکومت لکھنؤ میں سیکنڈری، ہائر، ٹیکنیکل اور میڈیکل کالج جوائنٹ مہاسبھا کے بینر تلے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے آیوش بورڈ کے دفتر کا گھیراؤ کیا اور نعرے بازی کی۔ جب انہوں نے دفتر میں داخل ہونے کی کوشش کی تو وہاں پہلے سے تعینات پولیس نے انہیں مرکزی دروازے پر روک دیا۔ مظاہرین اور پولیس کے درمیان تھوڑی دیر تک جھڑپ ہوئی، تاہم حالات جلد ہی معمول پر آ گئے۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ آیوش بورڈ طویل عرصے سے غیر موثر ہے۔ جس کی وجہ سے طلباء اور تعلیمی اداروں کو مسلسل مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بورڈ کو فوری طور پر مکمل طور پر فعال کیا جائے، ہائی کورٹ کے احکامات پر عمل درآمد کیا جائے اور طویل عرصے سے زیر التوا امتحانات کا انعقاد جلد کیا جائے۔ احتجاج کے دوران آیوش کے پرنسپل سکریٹری اور بورڈ کے رجسٹرار کو ان کے عہدوں سے فوری طور پر ہٹانے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ بورڈ کے نائب صدر سے فوری چارج لینے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ مہاسبھا کے عہدیداروں نے بتایا کہ بورڈ کی بے عملی کی وجہ سے بہت سے طلباء وظائف سے محروم ہو گئے ہیں۔ ایسے تمام طلباء کو مناسب معاوضہ دیا جائے اور ان کے مسائل کو جلد حل کیا جائے۔ مظاہرین نے وزیر آیوش سے اس معاملے میں منصفانہ فیصلے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر محکمہ کے کام کاج میں بہتری نہیں آئی اور طلباء کے مفادات کو نظرانداز کیا جاتا رہا تو تحریک کو تیز کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسی صورتحال میں وزیر کو اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے استعفیٰ دینا چاہیے۔

صحافیوں کے خلاف کارروائیوں کی آزادانہ جانچ کا مطالبہ

اجے رائے نے انسانی حقوق کمیشن سے مداخلت کی اپیل کی

لکھنؤ: ریاستی کانگریس صدر اجے رائے نے قومی انسانی حقوق کمیشن کے چیئرمین کو خط لکھ کر ریاست میں صحافیوں، ڈیجیٹل میڈیا کارکنوں اور آزاد رپورٹرز کے خلاف بڑھتی ہوئی فوجداری کارروائیوں کی آزادانہ تحقیقات اور ضروری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ اجے رائے نے کمیشن کے چیئرمین سے مطالبہ کیا کہ سال 2020 سے اب تک ریاست میں صحافیوں، ڈیجیٹل میڈیا کارکنوں اور آزاد رپورٹرز کے خلاف درج فوجداری مقدمات کا غیر جانبدارانہ اور منصفانہ جائزہ کرایا جائے۔ انہوں نے ایڈیٹرز گلڈ آف انڈیا، پریس کلب آف انڈیا، کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلسٹس اور اتر پردیش کے تسلیم شدہ صحافتی تنظیموں سے ماہرین کی رائے حاصل کر کے مناسب سفارشات جاری کرنے کا بھی مطالبہ کیا، تاکہ صحافیوں کی آئینی آزادی اور تحفظ کو مؤثر طریقے سے برقرار رکھا جا سکے۔ اپنے خط میں اجے رائے نے لکھا کہ گزشتہ چند برسوں میں ریاست میں صحافیوں، ڈیجیٹل میڈیا کارکنوں اور آزاد رپورٹرز کے خلاف درج فوجداری مقدمات اور پولیس کارروائیوں کے کئی واقعات قومی سطح پر موضوع بحث رہے ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں سینئر صحافی ابھیشیک اپادھیائے کے خلاف حضرت گنج تھانے میں 27 جون 2026 کو درج کی گئی ایف آئی آر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے قبل سال 2024 میں بھی ان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح ممتا ترپاٹھی اور ریاست میں رپورٹنگ کرنے والے دی وائر کے صحافیوں کے خلاف بھی مختلف مواقع پر ایف آئی آر درج ہونے کے معاملات سامنے آئے ہیں۔ اجے رائے نے آلٹ نیوز کے شریک بانی اور فیکٹ چیک صحافی محمد زبیر کے خلاف ریاست میں درج مقدمات اور سینئر صحافی ونود دوا کے خلاف ان کی زندگی میں درج ایف آئی آر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان معاملات نے پریس کی آزادی، فوجداری قوانین کے استعمال اور صحافیوں کے آئینی تحفظ پر سنگین سوالات کھڑے کیے ہیں۔

عراق میں سعودی و امریکی حملوں پر مولانا سید محمد جابر جوراسی کا شدید ردِ عمل

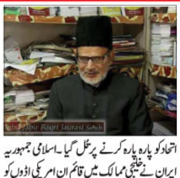

اربعین حسینی کے موقع پر عراق میں ملک و بیرون ملک کے کروڑوں زائرین کی موجودگی کے دوران عراق کے بعض حصوں پر بلا کسی سبب کے ۲۸ / جولائی کو سعودی عرب اور امریکہ کے جارحانہ حملوں اور اس کے نتیجے میں ہوئی شہادتوں پر غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے مولانا سید محمد جابر جوراسی نے اپنے بیان میں یہ کہا ہے کہ جب سے یہ خبر عام ہوئی تھی امریکہ میں وہاں کے جارح صدر سے عالمی دہشت گرد اسرائیلی صدر نتن یاہو کی ملاقات ہونے والی ہے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ دونوں دہشت گرد کسی سازش کے نتیجے میں کوئی ظالمانہ کاروائی کرنے والے ہیں اور وہی ہوا کہ مذکورہ تاریخ کو ایک طرف تو ظالموں نے خفیہ ملاقات کے دوران ڈیڑھ گھنٹے تک سازشی جارحانہ منصوبے بنائے اور اسی درمیان عراق کی دفاعی عسکری تنظیموں کے مراکز پر امریکہ اور سعودی عرب نے اسی طرح مل جل کر حملہ کر دیا جیسے ۲۸ / فروری ۲۰۲۶ء کو اسرائیل اور امریکہ نے اپنی مشترکہ جارحانہ کارروائی کے ذریعہ رہبر معظم شہید امت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای ان کے خانوادہ کے افراد سرکردہ شخصیتوں اور سیکڑوں اسکولی بچوں کو شہید کر دیا تھا۔ دنیا بھر میں دہشت گردی کی سرپرستی کرنے والا امریکہ اور اس کا جارح صدر کا دہشت گردانہ کردار دونوں تاریخوں میں نظر آتا ہے لیکن دونوں مقامات پر ساتھی بدلے ہوئے ہیں۔ ۲۸ / فروری کو اسرائیل ساتھ تھا اور ۲۸ / جولائی کو سعودی عرب ساتھ تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سعودی عرب اور اسرائیل ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں۔ سعودی عرب نے جب قبلہ اول کا تقدس پامال ہوتا رہا اور غزہ کے اندر بے گناہ بچے اور عورتیں ماری جاتی رہیں تو کوئی دفاعی قدم نہیں اٹھایا گویا اسرائیلی ظالم حکومت کو من مانی کرنے کی چھوٹ دیتا رہا۔ مگر جب ۲۸ / فروری کو المناک شہادتِ رہبرؒ کے نتیجے میں عالم اسلام میں سنی شیعہ اتحاد کے مناظر صاف نظر آنے لگے تو یہی سعودی عرب امریکہ کا ساتھی بن کر اس اتحاد کو پارہ پارہ کرنے پر تُل گیا۔ اسلامی جمہوریہ ایران نے خلیجی ممالک میں قائم ان امریکی اڈوں کو نشانہ بنایا تھا جن سے مسلسل جارحیت ہو رہی تھی لیکن عراق میں بغیر کسی اشتعال انگیزی کے حساس دنوں میں حملہ کر کے امریکہ و سعودی عرب نے اپنی انسانیت دشمنی، اسلام دشمنی، اور شیعیت دشمنی کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ عالم اسلام کی کتنی بڑی بے بسی ہے کہ امریکہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کر رہا ہے سعودی عرب کے ذریعہ سنی شیعہ دشمنی کو فروغ دے رہا ہے اور دنیا کے ۵۷ مسلم ملکوں میں سے صرف ایک مجاہد ملک اسلامی جمہوریہ ایران صیہونی سازشوں کو ناکام بنا رہا ہے قربانیاں دے رہا ہے مظلوموں کا ساتھ دے رہا ہے اور نتیجے میں ظالموں کے نشانے پر ہے۔ باقی ۵۶ مسلم ممالک ظالم امریکہ اور اسرائیل کے ہاتھوں ان دنوں کا انتظار کر رہے ہیں کہ جب بتدریج جارحیت اور تباہی کے ہاتھ ان کی طرف بڑھنے والے ہیں یہ وہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جو آج نہیں تو کل ضرور سامنے آئے گی اور عیش و عشرت کے دلدادہ مسلم ممالک صرف کفِ افسوس مل کر موت کا شکار ہوتے ہوئے نظر آئیں گے۔ تمام انسانیت نواز افراد کو اربعین حسینی کے مقدس موقع پر امریکہ و سعودی کے ذریعہ عراق کے اندر ہونے والے حملوں کی سخت مذمت کرنا چاہیے تاکہ یہ اندازہ ہو جائے کہ کون انسانیت و اسلام کا ہمنوا ہے اور کون جارحیت اور صیہونیت کی صف میں کھڑا ہوا ہے۔ اگرچہ انشاء اللہ ان دونوں جارحین کو اپنے کرتوتوں کی سزا ایک دن ضرور ملنا ہے۔ نظام قدرت میں دیر تو ہے اندھیر نہیں۔

کنور یاترا کے لیے ہائی الرٹ پر یوپی، مظفرنگر میں اے ٹی ایس تعینات

لکھنؤ: 30 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش میں شروان مہینے اور کانوڑ یاترا کے لیے ہائی الرٹ ہے۔ جمعرات کو وزیر مملکت (آزاد چارج) کپل دیو اگروال نے مظفرنگر میں اپنی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس کی۔ انہوں نے کہا کہ سیکورٹی مقاصد کے لئے ضلع میں اے ٹی ایس کو تعینات کیا گیا ہے تاکہ کسی بھی دہشت گردی یا غیر سماجی واقعات کو روکا جا سکے۔ لکھنؤ میں پولیس نے سیکورٹی کو یقینی بنانے کے لیے سی سی ٹی وی، ایس ڈی آر ایف، ایل آئی یو، اور خواتین پولیس کو بڑے شیو مندروں بشمول منکمیشور اور بدھیشور میں تعینات کیا ہے۔ جوائنٹ کمشنر آف پولیس، لا اینڈ آرڈر، ببلو کمار نے کہا کہ سوشل میڈیا پر افواہیں پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی، اور عقیدت مندوں کی سہولت کے لیے راستے کا رخ موڑ دیا گیا ہے۔ بریلی میں چیف سکریٹری ایس پی گوئل اور پولیس کے ڈائریکٹر جنرل راجیو کرشنا جمعرات کو بریلی پہنچے تاکہ امن و امان کو یقینی بنایا جا سکے۔ سرکٹ ہاؤس میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ میں دونوں عہدیداروں نے بریلی اور مرادآباد ڈویژنوں کے انتظامی اور پولیس افسروں کے ساتھ تیاریوں کا تفصیلی جائزہ لیا اور ضروری رہنمائی فراہم کی۔ مظفرنگر میں ریاستی وزیر کپل دیو اگروال نے کہا، یہ ہم سب کے لیے بڑی خوش قسمتی کی بات ہے۔ بھگوان شیو کی کنور یاترا کے لیے عقیدت مند خوشی اور جوش سے بھرے ہوئے ہیں۔ کانوڑیاں ہریدوار اور رشیکیش سے پانی لے کر اپنی منزلوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ریاست میں ایک ایم ایل اے اور وزیر کے طور پر، ہماری خوش قسمتی ہے کہ مظفرنگر ضلع میں ہر عقیدت مند کو کانوریوں کی خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں سے لاکھوں کنواریاں گزرتی ہیں اور ہر نوجوان 250 سے 300 لیٹر پانی لے کر جاتا ہے جو کہ بہت مشکل کام ہے۔ مظفرنگر، سہارنپور اور میرٹھ سمیت پوری ریاست کھلے عام ان کی خدمت کے لیے تیار ہے۔ حکومت کانوریوں پر پھول برسا رہی ہے، ان کے کھانے، رہائش، پانی اور 24 گھنٹے بجلی کا انتظام کر رہی ہے۔ پچھلی بار کچھ لوگوں نے ہنگامہ کھڑا کیا تھا لیکن وزیر اعلیٰ نے اس پر قابو پالیا۔

بچوں کی ابتدائی عمر تربیت اور ذہن سازی کی ہوتی ہے: قاری محمد یوسف عزیزی

جامعۃ القراء کھدارا میں طلبۂ اطفال کی خصوصی تربیتی نشست، فن تجوید، حسن قراءت اور آداب تلاوت پر زور

لکھنؤ، 30 جولائی (پریس ریلیز): جامعۃ القراء کھدارا، لکھنؤ کے زیر اہتمام بچوں کی تنظیم "انجمن صوت القراء" کے تحت ماہانہ خصوصی تربیتی نشست منعقد ہوئی، جس میں طلبۂ اطفال کو فن تجوید، حسن قراءت، آداب تلاوت اور قرآن کریم سے مضبوط وابستگی کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ اس موقع پر جامعۃ القراء کے ناظم، قاری محمد یوسف عزیزی قادری نے کہا کہ بچوں کی ابتدائی عمر تربیت، کردار سازی سازی کا سب سے اہم دور ہوتی ہے۔ اگر اسی مرحلے میں ان کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت اور صحیح تلاوت کا ذوق پیدا کر دیا جائے تو یہ سرمایہ پوری زندگی ان کے ساتھ رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو صرف سبق یاد کرانا کافی نہیں، بلکہ یہ شعور بھی دینا ضروری ہے کہ قرآن کریم کو صحیح تجوید، درست مخارج اور حسن قراءت کے ساتھ پڑھنے کی کیا اہمیت ہے۔ یہی شعور ان کے اندر قرآن سے محبت، اس کے احترام اور اس پر عمل کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ قاری محمد یوسف عزیزی قادری نے اساتذہ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہفتہ وار تعلیمی نظام میں ایک نشست بچوں کی فکری اور اخلاقی تربیت کے لیے ضرور مختص کی جائے، جس میں آسان اور مؤثر انداز میں فن تجوید، حسن قراءت، آداب تلاوت، قرآن کریم کی عظمت اور اس کے حقوق سے روشناس کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی تربیتی نشستیں بچوں میں قرآنی شعور، دینی ذوق اور اعلیٰ اخلاق پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قرآن کریم مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس لیے بچپن ہی سے بچوں کے دلوں میں قرآن کی محبت اور اس کی تعلیمات پر عمل کا جذبہ بیدار کرنا ضروری ہے تاکہ وہ مستقبل میں بہترین قاری، باعمل مسلمان اور معاشرے کے مفید فرد بن سکیں۔

وی ایف ایس گلوبل نے جاری کی ساتویں سسٹینبلٹی رپورٹ: 2025 میں ماحولیاتی اور سماجی اقدامات کو ملی نئی رفتار

یوپی، لکھنؤ: حکومتوں اور شہریوں کے لیے محفوظ نقل و حرکت (موبلٹی) کی خدمات فراہم کرنے والی دنیا کی معروف ٹیکنالوجی کمپنی وی ایف ایس گلوبل (VFS Global) نے اپنی ساتویں سالانہ سسٹینبلٹی (پائیداری) رپورٹ باضابطہ طور پر جاری کر دی ہے۔ سال 2025 کی کارکردگی پر مبنی یہ رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ کمپنی نے اپنے عالمی آپریشنز کی توسیع کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ، خواتین کی بااختیاری اور ذمہ دارانہ ٹیکنالوجی کے استعمال میں کئی نئے سنگ میل حاصل کیے ہیں۔ گلوبل رپورٹنگ انیشی ایٹو (GRI) کے معیار، اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف (UN SDGs) اور سسٹینبلٹی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز بورڈ (SASB) کی رہنما ہدایات کے مطابق تیار کردہ یہ رپورٹ کاروبار اور سماجی ذمہ داری کے درمیان بہترین توازن کی ایک عمدہ مثال پیش کرتی ہے۔ کمپنی کی رپورٹ کے مطابق، سال 2025 میں سسٹینبلٹی کے شعبے میں درج ذیل اہم نتائج حاصل کیے گئے: خواتین کی بااختیاری: تنظیم میں شمولیت کو فروغ دیتے ہوئے سال 2025 میں کی گئی نئی بھرتیوں میں خواتین کا تناسب 65 فیصد رہا۔ CSR سرمایہ کاری میں بھاری اضافہ: کارپوریٹ سوشل ریسپانسبلٹی (CSR) پر کیے جانے والے اخراجات میں سال 2024 کے مقابلے میں 94 فیصد کا اضافہ (تقریباً دوگنا) درج کیا گیا۔ ماحولیاتی تحفظ اور ای-ویسٹ مینجمنٹ: کمپنی نے الیکٹرانک کچرے (e-waste) کی ری سائکلنگ میں 41 فیصد اضافہ حاصل کیا۔ اس کے علاوہ شجرکاری کی مہم کے تحت 6,50,000 سے زائد پودے لگائے گئے۔ بہترین کسٹمر سیٹسفیکشن: ان تمام اقدامات کے ساتھ کمپنی نے 97.6 فیصد کی شاندار کسٹمر سیٹسفیکشن (صارفین کی اطمینان بخش) سطح کو برقرار رکھا۔ سال 2025 میں وی ایف ایس گلوبل نے محفوظ اور ذمہ دارانہ ٹیکنالوجی پر خاص زور دیا۔ پوری تنظیم میں ریسپانسبل آرٹیفیشل انٹیلی جنس (Responsible AI) کا نظام نافذ کیا گیا، جس سے رازداری اور انسانی نگرانی کے تحت AI ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جا سکے۔ ان کاوشوں کے اعتراف میں کمپنی کو معزز دبئی اے آئی سیل (Dubai AI Seal) سے بھی نوازا گیا، جو اسے ایک تصدیق شدہ اور قابل اعتماد AI ادارے کا درجہ دیتا ہے۔ فی الوقت کمپنی کے چھ AI پر مبنی حلوں (solutions) میں سے کم از کم ایک حل کا استعمال دنیا بھر کی 20 سے زائد حکومتیں کر رہی ہیں۔ اسی سال وی ایف ایس نے برازیل میں ڈیجیٹل اور طبیعی شہری خدمات فراہم کرنے والی ایک بڑی کمپنی میں اکثریت حصص (majority stake) بھی حاصل کی۔ ان کامیابیوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے وی ایف ایس گلوبل کے بانی اور سی ای او زوبن کرکاریا نے کہا: "2025 ہمارے لیے ایک تاریخی سال رہا۔ ای-ویسٹ ری سائکلنگ میں اضافہ اور نئی بھرتیوں میں خواتین کی 65 فیصد شمولیت یہ ثابت کرتی ہے کہ وسیع سماجی اثرات اور اعلیٰ تجارتی کارکردگی ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔" کمپنی کی سسٹینبلٹی ہیڈ شرین مستری نے بتایا کہ کمپنی کا دوسرا ڈبل میٹریلٹی اسسمنٹ ایک اہم قدم رہا، جس نے سماجی و ماحولیاتی اثرات کو تجارتی خطرات کے ساتھ سمجھ کر طویل المدتی لچک اور استحکام پیدا کرنے میں مدد کی ہے۔

وزیر شہری ترقیات و توانائی مسٹر اے کے شرما نے اپنی رہائش گاہ پر عوامی سماعت کی

عوامی مسائل کے فوری، شفاف اور معیاری حل کی ہدایت، بل میں ترمیم کے نام پر رقم طلب کرنے کی شکایت پر تحقیقات اور کارروائی کی ہدایت

لکھنؤ: تاریخ: 30 جولائی۔ وزیر شہری ترقیات اور توانائی مسٹر اے کے۔ شرما نے اپنی رہائش گاہ پر ایک عوامی سماعت کا انعقاد کیا، جس میں مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے شکایت کنندگان کی شکایات کو سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ سنا۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو ہر شکایت کے بروقت، شفاف اور معیاری حل کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ وزیر مسٹر شرما نے کہا کہ ریاستی حکومت عام شہریوں کے مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کے لئے پوری طرح پرعزم ہے اور کسی بھی سطح پر لاپرواہی یا بے حسی ناقابل قبول ہے۔ عوامی سماعت کے دوران شہری ترقی اور توانائی کے محکموں سے متعلق مختلف مسائل سامنے آئے۔ ان مسائل میں ڈرین کی صفائی، پینے کے پانی کی فراہمی، تجاوزات، مکانات، بجلی کے نئے کنکشن، بجلی کے بلوں پر نظرثانی اور ٹرانسفارمر کی استعداد کار میں اضافہ شامل ہیں۔ وزیر مسٹر شرما نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام معاملات کو ترجیحی بنیادوں پر، قواعد کے مطابق اور مقررہ مدت کے اندر حل کیا جائے، تاکہ عوام کو غیر ضروری تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اناؤ ضلع کے رہنے والے سدھیر کمار دویدی نے شکایت کی کہ اروا ضلع کے ایگزیکٹو نے بجلی کے بل میں ترمیم کے بدلے غیر معقول رقم کا مطالبہ کیا۔ شکایت کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے وزیر اے کے۔ شرما نے فوری طور پر ڈائریکٹر جی ڈی دویدی کو ہدایت دی کہ وہ معاملے کی تحقیقات کریں اور قصوروار پائے جانے پر سخت کارروائی کریں۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ بدعنوانی اور صارفین کو ہراساں کرنے کے معاملات میں کسی افسر یا ملازم کو نہیں بخشا جائے گا۔ وزیر شرما نے کہا کہ عوامی سماعت محض شکایات کو دور کرنے کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ حکومت اور عوام کے درمیان اعتماد کا ایک طاقتور پل ہے۔ ہر شہری کا مسئلہ حل کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

12 ستمبر کو قومی لوک عدالت میں عوامی بیداری مہم تیز ہو گئی

لکھنؤ: تاریخ: 30 جولائی۔ نیشنل لیگل سروسز اتھارٹی اور اتر پردیش اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی کی ہدایت کے مطابق، 12 ستمبر 2026 کو منعقد ہونے والی قومی لوک عدالت کے کامیاب انعقاد کے لیے ضلع قانونی خدمات اتھارٹی، لکھنؤ کی جانب سے عوامی بیداری مہم کو تیز کر دی گئی ہے۔ انچارج سکریٹری جیوک کمار سنگھ نے بتایا کہ ڈسٹرکٹ جج / چیئرمین ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی مسٹر ملکھان سنگھ کی رہنمائی اور نوڈل آفیسر مسٹر پرکاش تیواری کی ہدایت پر سول کورٹ کے احاطے، موٹر ایکسیڈنٹ کلیم ٹریبونل، فیملی کورٹ، کمرشل کورٹ، اراضی کے حصول اور بحالی کے دیگر مقامات، عوامی مقامات پر وسیع پیمانے پر تشہیر کی جا رہی ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ مدعی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قومی لوک عدالت دیوانی، ازدواجی، موٹر ایکسیڈنٹ کلیم ٹریبونل، بینک قرض کی وصولی، مزدوری، بجلی، محصول، خاندان، چیک باؤنس، پری قانونی چارہ جوئی، ثالثی، اور دیگر دوستانہ تنازعات کو باہمی اتفاق کی بنیاد پر حل کرے گی۔ لوک عدالت کے ذریعے کیے گئے فیصلے حتمی اور پابند ہوتے ہیں۔ سکریٹری انچارج نے ضلع کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے مقدمات اور تنازعات کو قومی لوک عدالت میں حل کر کے جلد، قابل رسائی اور سستا انصاف حاصل کریں۔

کرایہ پر دستیاب
(صرف دفتر کے لیے)
3533 اسکوائر فٹ کا
مکمل فرنشڈ آفس اسپیس
کرایہ پر دستیاب ہے۔
مقام:
RCF Ltd TC/10V
وبھوتی کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ
رابطہ کریں:
8722130578

اودھ نامہ

جمہوری معاشرے کی بنیاد

ہندوستان کی حالیہ سیاسی تاریخ میں شاید پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ امتحانی پرچوں کے لیک ہونے جیسے بظاہر تعلیمی مسئلے نے حکومت کی سیاسی ساکھ، انتظامی جواب دہی اور جمہوری اقدار کو ایک ساتھ کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ یہ محض نیٹ یا دیگر امتحانات کا بحران نہیں تھا بلکہ نوجوان نسل کے اس ٹوٹتے ہوئے اعتماد کا اظہار تھا، جسے یقین ہونے لگا تھا کہ اگر تعلیم اور روزگار کے دروازے بھی بدعنوانی، انتظامی ناکامی کی نذر ہو جائیں تو احتجاج صرف حق نہیں بلکہ اخلاقی ذمہ داری بن جاتا ہے۔ نیٹ یا دیگر امتحانات کے پرچے لیک ہونے کے خلاف جنتر منتر سے شروع ہونے والا یہ احتجاج پورے انتظامی ڈھانچے کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار یہ بن گیا جس پر ملک کا تعلیمی اور جمہوری مستقبل استوار ہے۔ اس لیے جلد ہی یہ مظاہرہ ملک گیر عوامی تحریک میں تبدیل ہو گیا۔ طلبہ، ان کے والدین، اساتذہ، سماجی کارکن اور عام شہری ایک مشترکہ مقصد کے تحت جمع ہو گئے۔ سونم وانگچک کے ساتھ بچوں کی بھوک ہڑتال نے اسے اخلاقی قوت عطا کی تو سوشل میڈیا نے اس تحریک کو ملک کے کونے کونے تک پہنچا دیا۔

مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ صرف ایک فرد کی سیاسی ذمہ داری کا معاملہ نہیں، بلکہ اس تاثر کا انہدام بھی ہے کہ موجودہ حکومت عوامی دباؤ کے سامنے نہ جھکتی ہے اور نہ ہی سیاسی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔ طلبہ و نوجوانوں نے وام پنتھی، سماجی انصاف، لبرل، جمہوری، سیکولرزم کے مقابلہ دائیں بازو، ہندوتوا وادی، اقلیتوں سے جھگڑا کرنے والا، کرونی کیپٹالزم، ایک شخص کی حکمرانی، الیکٹورل آٹوکریسی، حقوق کے بجائے ڈیوٹی یعنی شہریوں کو رعایا بنانے کے بیانیہ کو بھی چیلنج کیا ہے۔ گزشتہ برسوں میں حکومت پر بارہا یہ الزام عائد کیا جاتا رہا کہ وہ عوامی احتجاج، پارلیمانی تنقید اور اپوزیشن کے مطالبات کو نظرانداز کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ ایسے ماحول میں اگر عوامی تحریک کے نتیجے میں ایک مرکزی وزیر کو جانا پڑے تو اسے معمولی واقعہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس تحریک کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس کی قیادت کسی روایتی سیاسی جماعت کے ہاتھ میں نہیں تھی بلکہ اس کا اصل چہرہ وہ نوجوان تھے جنہیں آج "جین جی" کہا جاتا ہے۔ یہ وہ نسل ہے جو سوشل میڈیا پر سرگرم ہے، روایتی سیاسی نعروں سے زیادہ شفافیت اور جواب دہی کی زبان سمجھتی ہے اور کسی بھی ناانصافی کے خلاف چند گھنٹوں میں قومی رائے عامہ تشکیل دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہی ڈیجیٹل طاقت اس احتجاج کی سب سے بڑی قوت بن کر ابھری۔ تاہم کسی بھی تحریک کا اصل امتحان اس کی علامتی کامیابی نہیں بلکہ اس کے عملی نتائج ہوتے ہیں۔ یہ حقیقت نظرانداز نہیں کی جا سکتی کہ وزیر کے استعفے کے باوجود امتحانی اصلاحات ابھی وعدوں تک محدود ہیں۔ پرچہ لیک کرنے والے تمام عناصر قانون کے شکنجے میں نہیں آئے، متاثرہ طلبہ کو مکمل انصاف نہیں ملا، کئی احتجاجی اب بھی مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں اور فاسٹ ٹریک عدالتوں کی رفتار نے بھی حکومت کے دعووں پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ اگر انصاف کا عمل سست رہے تو صرف سیاسی تبدیلی عوامی اعتماد بحال نہیں کر سکتی۔

جس وقت پارلیمنٹ میں امتحانات ترمیمی بل پاس کیا جا رہا تھا اسی وقت مہاراشٹر میں ایم پی ایس پی ڈرگ انسپکٹر بھرتی کا پیپر لیک کے الزام پر بھاری ہنگامہ چل رہا تھا۔ این سی پی (شرد پوار) کے ایم ایل اے روہت پوار نے دعویٰ کیا ہے کہ 22 مارچ 2026 کو ہوئے اس امتحان کا پیپر دو دن قبل ہی واٹس اپ پر لیک ہو گیا تھا۔ فاسٹ ٹریک کورٹ لوگوں کے غصہ کو وقتی طور پر شانت کرنے کا محض ایک ذریعہ بھر ہے۔ طلبہ و نوجونوں کی تحریک کے دوران ایک افسوسناک پہلو بھی سامنے آیا۔ وہ یہ کہ احتجاج کی قیادت سے وابستہ بعض نوجوان رہنماؤں کی جشن مناتے ہوئے تصاویر اور ویڈیوز نے اس تحریک کے اخلاقی وقار کو نقصان پہنچایا۔

مان لیجئے اگر احتجاج نہ ہوتا تو کیا حکومت اتنی ہی سنجیدگی سے امتحانی نظام میں اصلاحات کی بات کرتی؟ اگر طلبہ سڑکوں پر نہ آتے تو کیا جواب دہی کا یہی معیار اختیار کیا جاتا؟ احتجاج ہر شہری کا آئینی حق ہے، مگر پولس نے جس طرح لاٹھی چارج، واٹر کینن، آنسو گیس، پیلٹ گن اور اے کے 47 کا استعمال جس بربریت سے کیا وہ شرمناک ہی نہیں قابل مذمت بھی ہے۔ اس پر ستم یہ بھی کہ پولس کے ساتھ سادے کپڑوں میں بھی کچھ جوان بچوں پر لاٹھیاں چلا رہے تھے۔ یہ کون تھے اور کیوں تھے۔ ان کے بارے میں ابھی تک کچھ بھی بتایا نہیں گیا ہے۔ لڑکیوں کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا گیا وہ اور زیادہ شرمندہ کرنے والا ہے۔ جوان پولیس والوں کی ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ حکومت کی مرضی کے بغیر پولس خود سے اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتی۔ احتجاج کو دبانے کے اس عمل نے رولٹ ایکٹ کی یاد تازہ کر دی۔

یہ سوال اس لیے اہم ہیں کہ جمہوریت میں حکومتوں کی اصل طاقت عوامی اعتماد سے آتی ہے، نہ کہ صرف پارلیمانی اکثریت سے۔ اس تحریک نے ایک اور حقیقت بھی واضح کر دی کہ آج کا نوجوان صرف ملازمت نہیں مانگ رہا بلکہ نظام کی شفافیت کا مطالبہ کر رہا ہے۔ وہ یہ سوال کر رہا ہے کہ اگر امتحان محفوظ نہیں، اگر میرٹ قابل اعتماد نہیں اور اگر ریاست جواب دہ نہیں تو پھر آئین کے مساوات کے وعدے کی عملی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کی محنت کا فیصلہ سفارش، بدعنوانی یا انتظامی ناکامی نہیں بلکہ اس کی صلاحیت کرے۔ یہی سوچ کسی بھی جمہوری معاشرے کی بنیاد ہے۔

جین زی تحریک نے جمہوری اقدار کو نئی توانائی عطا کی

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

جنتر منتر پر گزشتہ کئی ہفتوں سے جاری طلبہ کی تحریک، جس کی قیادت جین زی کر رہا تھا۔ 25 جولائی کو اختتام پذیر ہوگئی۔ تاہم اس کے خاتمے کی شرط کے طور پر ہوئے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے نے کئی سنجیدہ سوالات کو جنم دیا ہے۔ سب سے پہلے تو اس نوجوان نسل کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اس نے حکومت کو اپنے مؤقف پر سنجیدگی سے غور کرنے پر مجبور کر دیا۔ ان نوجوانوں نے جس کردار کا مظاہرہ کیا ہے، وہ ہمارے ملک کے روشن مستقبل کی نوید دیتا ہے۔ جب ہم اپنی نسل کا ان نوجوانوں سے موازنہ کرتے ہیں تو ایک نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔ ان نوجوانوں نے جس بے خوفی، اعتماد اور مدلل انداز میں اپنا مؤقف پیش کیا، اس نے ہر انصاف پسند شہری کا دل جیت لیا۔ چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں نے نہایت پختہ دلائل کے ساتھ اپنی بات رکھی اور جس جذبے، استقلال اور نظم وضبط کے ساتھ یہ جدوجہد لڑی، وہ بجا طور پر خراج تحسین کی مستحق ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ گزشتہ دس برسوں سے تعلیم اور صحت کا بجٹ مسلسل کم کیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب ملک میں بے روزگاری اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ ہمارے سائنس دان اور محققین بھی بہتر مواقع کی تلاش میں بیرونِ ملک جانے پر مجبور ہیں۔ ایسے میں کوئی بھی عام فہم انسان آسانی سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ عوام، خصوصاً نوجوانوں میں مایوسی، بے چینی اور ناراضگی کیوں بڑھ رہی ہے۔

ان تمام واقعات میں سب سے زیادہ تکلیف دہ پہلو یہ رہا کہ اس پرامن تحریک کو بے رحمی سے کچلنے کی کوشش کی گئی۔ مویشیوں کو ہانکنے کے لیے بھی لاٹھی میں کیل نہیں لگائے جاتے، کیونکہ لاٹھی چارج کا مقصد ہجوم کو منتشر کرنا ہوتا ہے، نہ کہ لوگوں کو زخمی کرنا یا انہیں نقصان پہنچانا۔ لیکن یہاں تو تحریک میں شامل طلبہ کا کھانا پینا تک روکنے کی کوشش کی گئی۔ جو لوگ ان کی مدد کر رہے تھے، انہیں ہراساں کیا گیا۔ لڑکیوں کو آٹو رکشوں سے اتار دیا گیا اور پولیس انہیں دور دراز مقامات پر چھوڑ کر واپس آگئی۔ آخر یہ سب کس کے حکم پر ہو رہا تھا؟ تحریک میں شامل طلبہ کو کھانا فراہم کرنے والے افراد اور ان کے معاونین کے ساتھ جس ناروا سلوک کی اطلاعات سامنے آئیں، وہ انتہائی تشویش ناک ہیں۔ یہ رویہ آخر کس چیز کی عکاسی کرتا ہے؟ اگر یہ اطلاعات درست ہیں تو یہ سراسر غیر قانونی اور قابل مذمت طرزِ عمل ہے۔ دوسری طرف یہ نوجوان نہ لاٹھی چارج سے خوف زدہ ہوئے، نہ پیلٹ گنوں کی دھمکیوں سے مرعوب ہوئے اور نہ ہی میدان چھوڑ کر بھاگے۔ وہ پوری ثابت قدمی کے ساتھ اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے۔ اس سے بھی زیادہ قابل ذکر بات یہ تھی کہ وہ پولیس اہلکاروں کے ساتھ بھی اخلاق اور احترام کا برتاؤ کرتے رہے۔ ڈیوٹی سے فارغ ہونے والے اہلکاروں کو سلام کرتے، ان کی خیریت دریافت کرتے اور ان سے کھانے پینے کے بارے میں بھی پوچھتے تھے۔ جہاں تک ہمیں یاد ہے، ہماری نسل کا مزاج اس سے مختلف تھا۔ اس زمانے میں احتجاج اکثر تصادم کی صورت اختیار کر لیتا تھا، لیکن اس نئی نسل نے صبر، تحمل، برداشت اور پرامن جدوجہد کی جو مثال قائم کی ہے، وہ نہ صرف قابل تقلید ہے بلکہ اس نے پورے ملک میں مختلف طبقوں کے لوگوں کو بھی پرامن احتجاج کے لیے متحرک کر دیا۔

کچھ لوگ اس تحریک کے دوران نوجوانوں کی زبان اور لب و لہجے پر اعتراض کر رہے ہیں، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بچے ہمیشہ اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ جب ہمارے سیاسی اور سماجی رہنما خود شائستہ زبان کا خیال نہیں رکھیں گے، تلخ، اشتعال انگیز اور نفرت پر مبنی الفاظ استعمال کریں گے تو نئی نسل سے مکمل شائستگی کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟ معاشرے میں گفتگو کا معیار وہی ہوتا ہے جو اس کے قائدین اپنے طرزِ عمل سے قائم کرتے ہیں۔

اس تحریک نے ایک اور اہم حقیقت کو بھی نمایاں کیا ہے۔ اس نے روایتی الیکٹرانک میڈیا کی بالادستی کے تصور کو چیلنج کرتے ہوئے سوشل میڈیا کی غیر معمولی اہمیت کو ثابت کر دیا۔ یوٹیوبرز، آزاد صحافیوں اور سوشل میڈیا انفلوئنسرز نے جس مؤثر انداز میں اس تحریک کی خبریں، مناظر اور حقائق عوام تک پہنچائے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس پوری جدوجہد نے ثابت کر دیا کہ سوشل میڈیا اب ایک بڑی عوامی طاقت بن چکا ہے، اور اگر اس کا استعمال ذمہ داری اور تسلسل کے ساتھ کیا جائے تو یہ رائے عامہ کی تشکیل میں انتہائی مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ ایک اور پہلو بھی قابل غور ہے۔ حکومت کو اس مسئلے کا حل محض نئے قانون یا بل کی منظوری میں نہیں دیکھنا چاہیے۔ پارلیمان میں اس وقت عوامی امتحانات (انسدادِ بے ضابطگیاں) بل پر بحث ہونا باقی ہے۔ اس بل میں یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو شخص پیپر لیک کا مرتکب ہوگا، اسے سخت سزا دی جائے گی، جس میں دس سال تک قید اور ایک کروڑ روپے جرمانے کا التزام ہے۔ بظاہر یہ قانون سخت معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس سے پہلے اس نوعیت کے جرائم کے لیے سزائیں نسبتاً ہلکی تھیں، لیکن اس بل کے مؤثر ہونے کے لیے صرف سزا کا سخت ہونا کافی نہیں، بلکہ اس کے منصفانہ اور شفاف نفاذ کی بھی ضرورت ہے۔ اسی وجہ سے حزبِ اختلاف کا مؤقف ہے کہ جب تک وزیر داخلہ امت شاہ یہ واضح نہیں کرتے کہ پرامن احتجاج کرنے والے طلبہ پر ضرورت سے زیادہ طاقت استعمال کرنے کا حکم کس نے دیا، اور جب تک ان طلبہ کے خلاف درج ایف آئی آر واپس نہیں لی جاتیں، اس وقت تک پارلیمان میں اس موضوع پر سنجیدہ بحث کا ماحول پیدا ہونا مشکل ہوگا۔ دوسری جانب پیپر لیک کے مسئلے کی جامع جانچ کے لیے نندن نیلکنی کی سربراہی میں قائم ٹاسک فورس کی سفارشات کا بھی انتظار کیا جانا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ بارہ برسوں کے دوران ملک میں ڈیڑھ سو سے زیادہ امتحانات کے پرچے لیک ہوئے ہیں۔ ان میں ایس ایس سی جیسے ایسے امتحانات بھی شامل ہیں، جن کا براہِ راست تعلق نوجوانوں کے روزگار سے ہے۔ اس لیے محض ایک امتحان یا ایک ادارے کو مسئلے کی جڑ قرار دینا حقیقت پسندانہ رویہ نہیں ہوگا۔

وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کی جگہ پرہلاد جوشی نے ذمہ داری سنبھالی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نئی قیادت ملک کے تعلیمی نظام میں کیا مثبت تبدیلیاں لاتی ہے۔ تاہم اصل تشویش یہ ہے کہ تعلیم اور قانون جیسے بنیادی شعبوں پر بیوروکریسی اور نظریاتی مداخلت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ مختلف اداروں میں ہونے والی تقرریوں پر بھی یہی اعتراض سامنے آتا ہے کہ ان میں ایک خاص فکری رجحان کو ترجیح دی جا رہی ہے، جبکہ بڑی تعداد میں اہم عہدے اب بھی مستقل کے بجائے کنٹریکٹ کی بنیاد پر پُر کیے جا رہے ہیں۔ اسی طرح نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کا ڈھانچہ بھی کئی سوالات کو جنم دیتا ہے۔ یہ ادارہ ستر سے زائد قومی سطح کے امتحانات منعقد کراتا ہے، لیکن اس کے باوجود اس کی انتظامی صلاحیت اور بنیادی ڈھانچے پر مسلسل سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ نیٹ کے نظام کا ایک بڑا نقصان یہ بھی سامنے آیا کہ اس نے ترقی یافتہ اور پسماندہ علاقوں کے طلبہ کے درمیان تعلیمی تفاوت مزید بڑھا دیا۔ کوچنگ مراکز کی بھرمار نے اس فرق کو اور گہرا کر دیا ہے، مگر افسوس کہ اس بنیادی مسئلے پر سنجیدگی سے بحث نہیں ہوتی۔ اس سے پہلے ہر ریاست اور بڑی یونیورسٹی اپنے اپنے طبی داخلہ امتحانات خود منعقد کرتی تھی۔ اس وقت اس پیمانے پر پیپر لیک کے واقعات دیکھنے میں نہیں آتے تھے، کیونکہ اس دور کا تعلیمی ماحول نسبتاً علمی، مقامی اور جواب دہ تھا۔

نیٹ کا نظام اس دلیل کے ساتھ متعارف کرایا گیا تھا کہ طلبہ کو مختلف ریاستوں اور اداروں کے لیے الگ الگ فارم نہ بھرنے پڑیں، لیکن جس قومی ادارے کو اس مقصد کے لیے قائم کیا گیا، اس کا بنیادی ڈھانچہ ہی مطلوبہ معیار کے مطابق تیار نہیں کیا گیا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی رہی کہ حکومت نے امتحانی نظام کو مکمل طور پر اپنے مرکزی کنٹرول میں رکھنے کو ترجیح دی، جبکہ اتنے وسیع اور حساس نظام کے لیے مضبوط ادارہ جاتی تیاری ناگزیر تھی۔ آج تعلیم کے شعبے میں جو بداعتمادی، بے یقینی اور انتظامی بے ضابطگیوں کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے، اس کا حل یہی ہے کہ ملک کی امتحانی اور تعلیمی پالیسی بیوروکریسی کے بجائے تعلیم کے ممتاز ماہرین، ماہرین نفسیات، اساتذہ، جامعات اور آزاد تعلیمی اداروں کی مشاورت سے تشکیل دی جائے۔ قومی تعلیمی نظام اسی وقت مضبوط ہوگا جب اس کی بنیاد سیاسی مصلحتوں کے بجائے علمی اصولوں پر رکھی جائے گی۔ اب بھی وقت ہے کہ حکومت تعلیم اور صحت جیسے بنیادی شعبوں کی نجکاری پر سنجیدگی سے غور کرے۔ یہ دونوں شعبے جس تیزی سے نجی ہاتھوں میں منتقل ہو رہے ہیں، اس کا سب سے زیادہ نقصان غریب، دیہی اور پسماندہ طبقات کے بچوں کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر معیاری تعلیم اور بہتر صحت صرف صاحبِ استطاعت طبقے تک محدود ہو جائیں تو سماجی انصاف کا تصور محض ایک نعرہ بن کر رہ جائے گا۔

اس تحریک کا سب سے بڑا حاصل صرف چند مطالبات کی منظوری نہیں، بلکہ یہ ہے کہ موجودہ نسل نے ایک بار پھر آئین ہند پر اپنے اعتماد، اظہارِ رائے کی آزادی، اختلاف کے جمہوری حق اور پرامن احتجاج کی روایت کو نئی زندگی بخشی ہے۔ اس نے یہ ثابت کر دیا کہ جمہوریت صرف انتخابات کا نام نہیں، بلکہ باشعور، باوقار اور پرامن شہریوں کی مسلسل شرکت سے زندہ رہتی ہے۔ سب سے زیادہ اطمینان بخش حقیقت یہ ہے کہ جین زی کی اس تحریک نے عوام کے دلوں سے خوف کی فضا کو بڑی حد تک ختم کیا اور انہیں یہ احساس دلایا کہ آئینی حدود میں رہتے ہوئے ظلم، ناانصافی اور بے ضابطگی کے خلاف آواز بلند کرنا نہ صرف ان کا حق ہے بلکہ ایک جمہوری ذمہ داری بھی ہے۔

□□□□

تعلیم کی فتح، تقسیم کی شکست

مولانا قاری اسحاق گورا

کبھی کبھی تاریخ اپنے فیصلے عدالتوں میں نہیں، بلکہ قوموں کے شعور میں لکھتی ہے۔ بعض واقعات اپنی ظاہری صورت میں معمولی دکھائی دیتے ہیں، مگر ان کے اثرات نسلوں تک محسوس کیے جاتے ہیں۔ ایک وزیر کا استعفا بظاہر ایک انتظامی تبدیلی معلوم ہو سکتا ہے، لیکن اگر وہ طلبہ کی منظم، پُرامن اور مسلسل جدوجہد کے بعد سامنے آئے، اور اسی دوران مذہبی جذبات، مسجد و مندر کے مباحث، ہندو مسلم کی تقسیم اور جذباتی نعروں کے باوجود نوجوان اپنے اصل مطالبے سے پیچھے نہ ہٹیں، تو یہ محض ایک سیاسی واقعہ نہیں رہتا، بلکہ قوم کے اجتماعی شعور کا آئینہ بن جاتا ہے۔

آج ہندوستان کے نوجوانوں کے سامنے ایک ایسا لمحہ کھڑا ہے جسے صرف خبر سمجھ کر گزر جانا دانشمندی نہیں ہوگی۔ ہر تحریک اپنے پیچھے ایک سبق چھوڑتی ہے، ہر کامیابی اپنے اندر ایک پیغام رکھتی ہے، اور ہر پیغام آنے والے کل کی بنیاد بنتا ہے۔ سوال یہ نہیں کہ کون جیتا اور کون ہارا، بلکہ سوال یہ ہے کہ اس جدوجہد نے ہمیں سوچنے کے لیے کیا دیا؟

آج جب ملک میں مختلف مسائل پر بحث ہوتی ہے تو اکثر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اصل سوال کہیں پیچھے رہ جاتا ہے اور جذبات آگے آ جاتے ہیں۔ کبھی مذہب کو موضوع بنایا جاتا ہے، کبھی ذات کو، کبھی زبان کو، کبھی لباس کو، اور کبھی تاریخ کے ایسے ابواب کھول دیے جاتے ہیں جن سے موجودہ نسل کے مسائل کا کوئی براہِ راست تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن اس مرتبہ طلبہ نے ایک اہم پیغام دیا کہ اگر مقصد واضح ہو، مطالبہ حقیقی ہو اور ارادہ مضبوط ہو، تو توجہ کو اصل مسئلے سے ہٹانا آسان نہیں رہتا۔

یہی کسی بھی بیدار قوم کی پہلی علامت ہوتی ہے کہ وہ یہ طے کر لے کہ اس کی ترجیحات کیا ہیں۔

تعلیم صرف نوکری حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ قوموں کی تقدیر کا معمار ہے۔ جس ملک کی یونیورسٹیاں مضبوط ہوں، وہاں عدالتیں بھی مضبوط ہوتی ہیں، معیشت بھی مضبوط ہوتی ہے، سائنس بھی ترقی کرتی ہے، صحافت بھی آزاد رہتی ہے اور جمہوریت بھی زندہ رہتی ہے۔ لیکن جہاں تعلیم کمزور ہونے لگے، وہاں اختلاف بھی کمزور ہو جاتا ہے، سوال بھی کمزور ہو جاتے ہیں اور آخر کار معاشرہ بھی کمزور پڑنے لگتا ہے۔

یہ تحریک دراصل نوجوانوں کی اس سمجھداری کی علامت ہے کہ انہوں نے یہ جان لیا کہ مستقبل نفرت سے نہیں، تعلیم سے بنتا ہے۔ قومیں مندر اور مسجد سے نہیں لڑتیں، بلکہ جہالت سے لڑتی ہیں۔ عبادت گاہیں روح کی اصلاح کرتی ہیں، مگر تعلیمی ادارے معاشرے کی تعمیر کرتے ہیں۔ دونوں اپنی اپنی جگہ محترم ہیں، لیکن جب تعلیم کو نظرانداز کر دیا جائے تو آنے والی نسلوں کا مستقبل خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ سیاست ہمیشہ ایسے موضوعات تلاش کرتی ہے جو عوام کے جذبات کو حرکت دیں، لیکن باشعور قوم وہ ہوتی ہے جو جذبات اور ترجیحات میں فرق کرنا جانتی ہو۔ اگر ہر بحث کا مرکز صرف مذہبی شناخت بن جائے اور تعلیم، صحت، روزگار، انصاف اور تحقیق پس منظر میں چلے جائیں تو نقصان صرف کسی ایک طبقے کا نہیں بلکہ پورے ملک کا ہوتا ہے۔

اس واقعے نے ہندوستان کے نوجوانوں کو یہ سبق دیا کہ اگر وہ متحد ہو کر اپنے بنیادی حقوق کے لیے کھڑے ہوں تو ان کی آواز کو نظرانداز کرنا آسان نہیں ہوگا۔ اتحاد کی بنیاد مذہب نہیں بلکہ مقصد ہونا چاہیے۔ کیونکہ جب مقصد مشترک ہو تو مختلف شناختیں بھی طاقت بن جاتی ہیں، کمزوری نہیں۔

یہاں مسلمانوں کے لیے سبق اور بھی زیادہ اہم ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے دنیا کی قیادت تلوار سے زیادہ قلم کے ذریعے کی ہے۔ بغداد، قرطبہ، غرناطہ، سمرقند، بخارا اور دہلی کی علمی روایت اس بات کی گواہ ہے کہ جب مسلمان علم سے وابستہ رہے تو دنیا ان کے دروازوں پر آئی، اور جب انہوں نے علم سے دوری اختیار کی تو دنیا ان سے آگے نکل گئی۔

قرآن مجید کی پہلی وحی "اقرأ" تھی۔ یہ لفظ صرف پڑھنے کا حکم نہیں، بلکہ پوری تہذیب کا منشور ہے۔ گویا اسلام نے انسان کو سب سے پہلے علم کی طرف بلایا، تحقیق کی طرف بلایا، غور و فکر کی طرف بلایا۔ افسوس کہ آج ہم نے اسی پیغام کو اپنی عملی زندگی میں کمزور کر دیا ہے۔

مسلمانوں کو اس واقعے سے یہ سبق لینا چاہیے کہ اگر وہ واقعی اپنی عزت، وقار اور نمائندگی چاہتے ہیں تو اس کا راستہ جذباتی نعروں سے نہیں بلکہ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی سے گزرتا ہے۔ جب ہمارے نوجوان اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بہترین کارکردگی دکھائیں گے، جب وہ سول سروس، عدلیہ، طب، سائنس، انجینئرنگ، صحافت، معیشت اور ٹیکنالوجی میں نمایاں مقام حاصل کریں گے، تب ان کی آواز خود بخود وزن اختیار کرے گی۔ یہ بھی وقت ہے کہ مسلمان اپنے گھروں میں تعلیم کا ماحول پیدا کریں۔ بچوں کو صرف امتحان پاس کرنے کی تعلیم نہ دیں بلکہ سوال کرنے، تحقیق کرنے، پڑھنے، لکھنے اور سوچنے کی عادت ڈالیں۔ ایک ایسی نسل تیار کریں جو دلیل سے بات کرے، اخلاق سے اختلاف کرے اور کردار سے اپنا مقام حاصل کرے۔

مدارس اسلام کی عظیم علمی روایت کا حصہ ہیں، لیکن آج کی دنیا میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کا امتزاج بھی ناگزیر ہے۔ ہمیں ایسے نوجوان چاہیے جن کے دل میں قرآن ہو، ذہن میں سائنس ہو، زبان پر سچائی ہو اور کردار میں امانت ہو۔ یہی امت کا مستقبل ہیں۔ یہ تحریک ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ جمہوریت میں پُرامن احتجاج ایک حق ہے، لیکن اس حق کے ساتھ ذمہ داری بھی جڑی ہوتی ہے۔ تشدد وقتی خوف پیدا کر سکتا ہے، مگر دلیل دائمی احترام پیدا کرتی ہے۔ جو قوم دلیل سے لڑنا سیکھ جائے، اسے طاقت سے دبانا آسان نہیں ہوتا۔

آج مسلمانوں کو صرف حکومتوں سے سوال نہیں کرنا چاہیے بلکہ خود سے بھی سوال کرنا چاہیے۔ ہمارے محلوں میں کتنی لائبریریاں ہیں؟ ہمارے نوجوان سال میں کتنی کتابیں پڑھتے ہیں؟ کتنے والدین اپنے بچوں کی تعلیم کو سب سے بڑی سرمایہ کاری سمجھتے ہیں؟ کتنے اہلِ خیر تعلیمی وظائف کے لیے آگے آتے ہیں؟ کتنے تاجر اسکول، کالج اور تحقیقی اداروں کی سرپرستی کرتے ہیں؟

اگر ان سوالوں کے جواب کمزور ہیں تو پھر اصلاح کی ابتدا ہمیں اپنے گھر سے کرنی ہوگی۔

اقبال نے کہا تھا:

"افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ"

اس شعر کا مفہوم یہی ہے کہ قوموں کی قسمت کسی ایک لیڈر سے نہیں بدلتی بلکہ باشعور افراد سے بدلتی ہے۔ ہر طالب علم، ہر استاد، ہر والدین اور ہر ذمہ دار شہری اس تبدیلی کا حصہ بن سکتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ نفرت وقتی فائدہ دے سکتی ہے مگر مستقل ترقی نہیں۔ جو قومیں نفرت میں اپنی توانائی ضائع کرتی ہیں، وہ علم کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ دنیا آج مصنوعی ذہانت، خلائی تحقیق، بایوٹیکنالوجی، ڈیجیٹل معیشت اور جدید سائنس کے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اگر ہم آج بھی صرف جذباتی بحثوں میں الجھے رہے تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ ہندوستان ایک نوجوان ملک ہے۔ اس کی سب سے بڑی طاقت اس کی نوجوان آبادی ہے۔ اگر یہی نوجوان اپنی توانائی کو تعلیم، تحقیق، اختراع، صنعت، اخلاق اور خدمت کی طرف موڑ دیں تو ہندوستان دنیا کی بڑی طاقتوں میں مزید مضبوط مقام حاصل کر سکتا ہے۔ اور مسلمانوں کو اس قومی سفر میں پیچھے نہیں بلکہ آگے رہنا چاہیے، کیونکہ اسلام نے ہمیشہ خیر، علم اور انسانیت کی خدمت کا سبق دیا ہے۔

آخر میں صرف ایک بات کہنا چاہوں گا۔

کسی وزیر کا استعفا تاریخ کا اختتام نہیں ہوتا، بلکہ کبھی کبھی ایک نئی تاریخ کا آغاز ہوتا ہے۔

اگر اس واقعے نے نوجوانوں کو یہ سکھا دیا کہ اصل لڑائی تعلیم کی ہے، اگر اس نے مسلمانوں کو یہ سمجھا دیا کہ عزت کا راستہ علم سے گزرتا ہے، اگر اس نے حکومتوں کو یہ احساس دلا دیا کہ نوجوانوں کے مستقبل کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا، تو یقیناً یہ جدوجہد کامیاب کہلائے گی۔

قومیں نعروں سے نہیں بنتیں، نظریوں سے بنتی ہیں۔
معاشرے شور سے نہیں سنورتے، شعور سے سنورتے ہیں۔
اقتدار بدلنے سے ہمیشہ حالات نہیں بدلتے، لیکن ترجیحات بدل جائیں تو نسلوں کی تقدیر بدل جاتی ہے۔

آیئے! ہم عہد کریں کہ ہم اپنے بچوں کے ہاتھ میں نفرت نہیں، کتاب دیں گے؛ تعصب نہیں، تحقیق دیں گے؛ تقسیم نہیں، تعمیر کا خواب دیں گے۔ کیونکہ جب قلم مضبوط ہوتا ہے تو قوم کمزور نہیں رہتی، اور جب قوم علم سے جڑ جاتی ہے تو تاریخ بھی اس کے قدم چومتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے وطن کو امن، انصاف، علم اور حکمت کی دولت عطا فرمائے، ہمارے نوجوانوں کو سچائی، کردار اور علم کی راہ پر استقامت نصیب فرمائے، اور ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم وقتی شور کے بجائے دائمی تعمیر کا راستہ اختیار کریں۔ آمین۔

"خودکشی": انسان زندگی کی ڈور کاٹنے پر مجبور کیوں؟

قیصر محمود عراقی

خودکشی ایک ایسا فعل ہے جس کی کوئی مذہب یا معاشرہ اجازت نہیں دیتا. دنیا کے تمام بڑے مذاہب عیسائیت، یہودیت اور ہندوازم کے مطابق انسان کی زندگی خدا کی ملکیت ہے اور اس میں دخل اندازی یعنی خودکشی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اسلام وہ دین ہے جس میں تمام مذاہب سے بڑھ کر خودکشی کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ اسلام کے نزدیک خودکشی کرنے والا نہ صرف جہنمی ہے بلکہ اس کا جنازہ پڑھنے سے بھی روکا گیا ہے۔

لیکن اس کے باوجود دنیا بھر میں خودکشی کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہرینِ نفسیات کے مطابق انسان کے ذہن میں خودکشی کرنے کا خیال صرف چند لمحے کے لیے آتا ہے اور اگر ان چند لمحوں کو قابو کر لیا جائے تو خودکشی کے رجحان کو کم کیا جا سکتا ہے۔ آخر وہ کون سی وجوہات ہیں کہ لوگ زندگی کو درپیش چیلنج سے نمٹنے کے بجائے اپنی زندگی کو ہی نمٹا دیتے ہیں؟

حالات کا ستایا ہوا یا خواہشات کا غلام شخص جب اپنے مسائل کا کہیں حل تلاش نہیں کر پاتا تو پھر وہ خودکشی کو ہی اپنے لیے نجات دہندہ سمجھ بیٹھتا ہے۔ گھریلو حالات سے تنگ آ کر، محبت میں دھوکہ کھا کر، نوکری نہ ہونے کی وجہ سے اور نہ جانے کن کن وجوہات سے لوگ خودکشی کر رہے ہیں۔ ایسی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں لیکن ہم نے کبھی ان وجوہات پر غور نہیں کیا جس کی بدولت انسان اس ناپسندیدہ فعل کے ذریعے اپنی جان لے لیتا ہے۔ اگر ہم خبروں کی گہرائی میں جائیں تو اندازہ ہوگا کہ 70 فیصد لوگ مالی پریشانیوں اور غربت کے باعث خودکشی کر رہے ہیں۔ 20 فیصد لوگ ذہنی بیماریوں اور 10 فیصد گھریلو پریشانیوں اور جھگڑوں کے باعث اس ناقابلِ معافی فعل کا ارتکاب کرتے ہیں۔

موجودہ حالات میں جس تیزی سے غریب اور معاشی مسائل دن بہ دن بڑھ رہے ہیں، اسی تیزی سے خودکشی کی شرح بھی بڑھ رہی ہے۔ مہنگائی کا رونا ہر شخص رو رہا ہے۔ عوام محنت ومشقت کرنے کے بعد نتائج کو قبول کرتے ہوئے قناعت کے تصور سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے عمل نہیں کر پاتے۔ ان کے ذہن میں یہ تصور جنم لیتا رہتا ہے کہ اتنی محنت اور مشقت کے بعد کیا مل رہا ہے؟ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب انسان میں محرومی، ناامیدی، بیماری یا غربت کے باعث زندگی بوجھ محسوس ہونے لگتی ہے۔ بعض لوگ اس سوچ پر قابو پاتے ہوئے اچھے دنوں کی آس لگا لیتے ہیں اور جو اپنی سوچ کو خود پر حاوی کر لیتے ہیں، وہ ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انسان کو منفی سوچیں گھیرنے لگتی ہیں اور ایسے افراد محرومیوں کو معاشرے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں اور وہ اپنی زندگی ختم کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی جان لینے کے درپے ہوتے ہیں۔

مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں اور بچے بھی خودکشی میں مصروف ہیں۔ عورتوں میں اس کی چند نمایاں وجوہات ہیں، جن میں بے جوڑ شادیاں، 18 سال کی لڑکی کو 40 سال کے شخص سے بیاہ دینا، مناسب رشتوں کے انتظار میں بیٹھی لڑکیوں کی عمر ڈھل رہی ہے۔ ایسے میں بعض گھرانے اپنی لڑکیوں کے لیے بے روزگار کا رشتہ بھی قبول کر لیتے ہیں اور پھر شادی کے بعد مالی حالات کی ابتری مسئلہ بن جاتی ہے۔ ایسی خواتین زندگی کے مسائل سے نجات کے لیے خودکشی پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ خودکشی کرنے والے افراد جن میں مرد، عورت اور بچے شامل ہیں، اکثر کم آمدنی، گھریلو جھگڑوں، خاندان کے افراد کے زیادہ ہونے کے سبب بھی خودکشی کر لیتے ہیں۔

گھریلو مسائل کا شکار خواتین غربت اور مالی پریشانیوں سے تنگ آ کر خودسوزی کر رہی ہیں، تو دوسری طرف نوجوان بے روزگاری اور محرومیوں سے دلبرداشتہ ہو کر خودکشی کر رہے ہیں۔ خودکشی کی بڑی وجہ ملکی معیشت کی کمزوری ہے۔ ہمارے ملک کا بجٹ غریب عوام کے حالات بہتر بنانے کے لیے نہیں بلکہ سرمایہ داروں اور امیروں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے اور انہیں مزید امیر سے امیر تر بنانے کے لیے ترتیب و تشکیل دیا جاتا ہے۔ غریب کی زبوں حالی کے لیے کوئی ٹھوس اقدام کرتے ہوئے سستا انصاف فراہم کرنے، فنی تعلیم اور روزگاری کی فراہمی کے لیے ٹھوس اقدامات نہیں کیے جاتے ہیں۔ ہر سال بجٹ کی شکل میں مختلف ضروریاتِ زندگی میں اضافہ ذہنی تناؤ کا سبب بنتا ہے، جس وجہ کر خودکشیوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔

حالات کے مارے ہوئے اور معاشرے کے ستائے ہوئے افراد جو جذباتی ہوتے ہیں، وہ جذبات کی رو میں آ کر اپنی یا کسی اور کی زندگی بھی ختم کر دیتے ہیں۔ انہیں تنخواہ کم ملتی ہے، وہ امیروں کو دیکھ کر یاسیت کا شکار ہوتے ہیں اور یہی چیز انہیں جرائم پر اکساتی ہے یا پھر غربت سے تنگ آ کر زندگی ختم کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

خودکشی کی شرح میں اضافے کا باعث صرف حکومتی اقدامات ہیں یا عام آدمی خود بھی اس کا ذمہ دار ہے؟ ماہرین کے مطابق نہ صرف حکومتی بلکہ عوامی سطح پر بھی کچھ ایسے محرکات موجود ہیں جو خودکشی کے رجحان کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ اس زمرے میں غربت اور بے روزگاری کو خودکشی کی بنیادی وجہ قرار دیا جاتا ہے۔ ضروریاتِ زندگی کی کمی اسے اس نہج پر پہنچا دیتی ہے جہاں اس کے لیے صحیح اور غلط میں فرق ہی ختم ہو جاتا ہے اور انسان اپنے دکھوں کا مداوا صرف خودکشی میں خیال کرتا ہے۔

غربت، فاقہ کشی، بے روزگاری اور گھریلو و مالی جھگڑوں کے ساتھ ہمارے معاشرے میں بڑھتا اخلاقی انحطاط بھی خودکشی کی شرح میں اضافے کا باعث ہے اور یہ اخلاقی انحطاط معاشرے میں اس قدر سرایت کر چکا ہے کہ بچے تک اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اسکول کے زمانے میں ہی امتحان میں ناکامی انہیں خودکشی تک گھسیٹ لاتی ہے۔

اور جب اخبارات میں خودکشی کے واقعات پڑھنے کو ملتا ہے تو پڑھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ کبھی اخبار میں لکھا ہوتا ہے کہ غربت سے تنگ آ کر ماں نے بچوں سمیت خود کو ختم کر لیا اور کبھی بے روزگار باپ نے اپنی تین بیٹیوں سمیت زہریلی دوا پی لی یا کوئی طالب علم نے اپنی کلائی کی رگ کاٹ لی وغیرہ۔ ہم لوگ یہ خبر پڑھ کر تھوڑی افسردہ ہو رہتے ہیں، پھر دنیا کے مسائل میں مصروف ہو جاتے ہیں؛ جبکہ ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ ایسے لوگوں کی اس کیفیت کو محسوس کریں، اس کا علاج کرائیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا دماغی بیماری اس حد تک بڑھ چکی ہو کہ وہ خود کو ختم کرنے پر آمادہ ہو اور موقع ملتے ہی یہ کام کر جائے۔ لہٰذا ذہنی انتشاروں کی وجوہات کو دور کر کے اس مسئلے سے نمٹا جا سکتا ہے۔

موبائل:6291697668

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ماکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

پیغامِ کربلا کی ترویج میں اسیرانِ کربلا کا حصہ

ندیم عباس زیدی

تاریخ کے سینے پر بے شمار داستانیں درج ہیں، مگر کربلا ایک ایسا سدا بہار اور خونچکاں عنوان ہے جس کا تصور ہی روح کو تڑپا دیتا ہے اور آنکھوں میں آنسوؤں کا طوفان برپا کر دیتا ہے۔ کربلا صرف ۱۰ محرم کی شام کو تپتی ریت پر ڈھلنے والے سورج کے ساتھ ختم نہیں ہو گئی تھی بلکہ عاشور کی ہولناک رات کے بعد مظلومیت اور عزیمت کا ایک نیا، دلدوز اور روح فرسا باب شروع ہوا تھا جسے دنیا "اسیرانِ کربلا" کے نام سے جانتی ہے۔

ذرا آنکھیں بند کیجیے اور اس منظر پر دل تھام کر غور کیجیے......

ایک طرف آلِ محمدؐ کے بے گور و کفن جلاوطن شہداء کے کٹے ہوئے جسم تپتے صحرا میں بکھرے پڑے ہیں، خیمے راکھ کا ڈھیر بن چکے ہیں، اور معصوم بچوں کی پیاس اور خوف سے بھری سسکیاں فضا میں گونج رہی ہیں۔ دوسری طرف، رسالتؐ کی وارث زادیاں ہیں جن کے سروں سے رداؤں کا سایہ چھین لیا گیا ہے، ہاتھ رسن بستگی میں جکڑے ہوئے ہیں، اور پاؤں میں کانٹوں کی چبھن اور آبلوں کی جلن ہے! وہ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا، جنہوں نے کل تک اپنے بھائی حسینؑ کے سامنے کبھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا تھا، آج اپنے سامنے بھائی کا بریدہ سر دیکھ کر بے کس و تنہا کھڑی ہیں...... وہ بیمارِ کربلا امام زین العابدین علیہ السلام، جن کے نحیف و نزار جسم پر لوہے کی سنگین زنجیریں اور ہتھکڑیاں پیوست ہیں، اور جن کے قدموں کے نیچے شام کی راہوں کا پتھریلا سفر ہے!

باطل نے تو اپنے گمان میں حضرتِ امام حسینؑ کو شہید کر کے، ان کے خیموں کو جلا کر اور آلِ رسولؐ کو زنجیروں میں جکڑ کر حق کی آواز کو ہمیشہ کے لیے تپتی ریت میں دفن کر دیا تھا۔ لیکن ستم گر یہ بھول گئے تھے کہ کربلا کا اصل پیغام تو ابھی ان مظلوم قیدیوں کے زخمی سینوں، پُر جلال خطبات اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے سپرد تھا!

یہ اسیرانِ کربلا ہی کا حوصلہ اور شجاعت تھی کہ جنہوں نے اپنے آبلہ پا سفر کو حق و صداقت کے ابلاغ کا ذریعہ بنا دیا۔ انہوں نے خون سے لکھے ہوئے پیغامِ کربلا کو اپنی آہوں، سسکیوں اور جرات مندانہ خطبوں سے گلی کوچوں، بازاروں اور جابروں کے گستاخ درباروں تک پہنچایا۔ اگر بی بی زینبؑ کی شیرِ خدا جیسی للکار کوفہ و شام کو نہ جھنجھوڑتی، اور اگر بیمارِ کربلا کے آنسو اور خطبات دربارِ یزید کو نہ لرزاتے، تو شاید یزیدیت اس عظیم قربانی کی حقیقت کو تاریخ کے اندھیروں میں چھپا دیتی۔

یہ اسیرانِ کربلا کے بہتے ہوئے خون اور مقدس آنسوؤں ہی کا صدقہ ہے کہ آج بھی کربلا ہر مظلوم کے دل میں دھڑکتی ہے اور عاشور کا پیغام زندہ ہے!

آیئے، اس خونچکاں اور رقت انگیز داستان کے ان صفحات کو پلٹتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کس طرح اسیرانِ کربلا نے اپنے صبر، استقامت اور فصاحت و بلاغت سے "پیغامِ کربلا" کو قیامت تک کے لیے جاوداں بنا دیا۔

واقعہ کربلا کے وقت یزیدی حکومت نے عام عوام کو گمراہ کرنے کے لیے یہ افواہ پھیلا دی تھی کہ (نعوذ باللہ) کچھ باغیوں نے حکومتِ وقت کے خلاف خروج کیا تھا جنہیں انجام تک پہنچا دیا گیا۔ شام اور کوفہ کے عوام حقائق سے ناواقف تھے۔ اس تاریک اور گمراہ کن فضا میں اگر اسیرانِ کربلا کا سفر اور ان کی زبان نہ ہوتی، تو دنیا کبھی نہ جان پاتی کہ قتل ہونے والے کوئی عام لوگ نہیں بلکہ نواسہ رسولؐ اور ان کے پاکیزہ اہل بیتؑ تھے۔ اسیرانِ کربلا نے راستے میں اور درباروں میں اپنے تعارف اور مصائب کے ذریعے یزیدی پروپیگنڈے کی عمارت کو زمین بوس کر دیا۔

جب اسیرانِ کربلا کا قافلہ کوفہ پہنچا تو وہاں کا ماحول جشن کا تھا۔ لیکن سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے جب خطبہ دینا شروع کیا تو فضا میں ایسا سکوت طاری ہو گیا جیسے سانسیں تھم گئی ہوں۔ آپؑ نے کوفیوں کی بے وفائی، منافقت اور آلِ رسولؐ کے ساتھ کیے گئے ظلم کو اس شد و مد سے بیان کیا کہ کوفہ کے گلی کوچوں میں ماتم برپا ہو گیا۔ آپؑ کے خطبے نے سوئی ہوئی قوم کے ضمائر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور لوگوں کو احساس دلایا کہ انہوں نے کس عظیم ہستی کا خون بہایا ہے۔

اسیرانِ کربلا کی جدوجہد کا سب سے فیصلہ کن موڑ وہ تھا جب انہیں فاتحین کے طور پر یزید کے دربار میں پیش کیا گیا۔ یزید اپنے غرور و تکبر کے نشے میں چور تھا، لیکن حضرت زینبؑ اور حضرت امام زین العابدینؑ کے للکارتے ہوئے خطبوں نے اس کے تمام ارادوں پر پانی پھیر دیا۔

سیدہ زینبؑ نے یزید کے دربار میں حیدری جلال کے ساتھ فرمایا کہ "اے یزید! تو اپنی تمام مکر و تدبیریں کر لے اور اپنی پوری طاقت آزما لے، لیکن خدا کی قسم! تو نہ تو ہماری یاد کو دلوں سے مٹا سکتا ہے اور نہ ہی ہماری وحی و پیغام کو ختم کر سکتا ہے۔"

یہ وہ تاریخی جملے تھے جنہوں نے یزید کے دربار میں سناٹا طاری کر دیا اور اس کے غرور کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔

دوسری جانب اسی سلسلہ میں شام کی جامع مسجد میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ممبر پر تشریف فرما ہو کر آلِ محمدؐ کے فضائل، تقویٰ اور کربلا کی سچی تصویر پیش کی۔ آپؑ نے اپنے جدِ امجد حضرت محمد مصطفیٰؐ اور علی ابن ابی طالبؑ کے فضائل اس بلاغت سے بیان کیے کہ دربار میں موجود لوگ زار و قطار رو پڑے اور یزید کو رسوائی سے بچنے کے لیے اذان کا سہارا لے کر امامؑ کا خطبہ رکوانا پڑا۔ اس خطبے نے یزید کی حکومت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔

اسیرانِ کربلا نے شام سے مدینہ واپسی تک اور اس کے بعد بھی آنسوؤں، سسکیوں اور مجلسوں کے ذریعے کربلا کے پیغام کو زندہ رکھا۔ امام سجادؑ کا سالہا سال تک غمِ حسینؑ میں رویا کرنا اور بی بی زینبؑ کا مدینہ پہنچ کر روضہِ رسولؐ پر استغاثہ کرنا، یہ وہ عمل تھا جس نے واقعہ کربلا کو ایک جذباتی اور روحانی حقیقت بنا دیا جو نسل در نسل دلوں میں منتقل ہوتی رہی۔

اگر امام حسین علیہ السلام نے کربلا کے میدان میں اپنے اور اپنے انصار کے خون سے اسلام کا شجرِ حیات سیراب کیا، تو اسیرانِ کربلا بالخصوص سیدہ زینبؑ اور امام زین العابدینؑ نے اپنے خطبات، صبر اور بے مثال قربانیوں سے اس شجرِ حیات کی حفاظت کی۔ انہوں نے قید و بند کی سختیوں کو حق کی ترویج کے لیے استعمال کیا اور دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ ظالم چاہے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، سچائی اور مظلومیت کے آگے ہمیشہ سرنگوں ہوتا ہے۔

واقعی، اگر اسیرانِ کربلا کی یہ بے مثال ترویج و اشاعت نہ ہوتی، تو پیغامِ کربلا نینوا کی تپتی ہوئی ریت میں دفن ہو جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخِ اسلام ہمیشہ ان مظلوم و جری اسیروں کی مرہونِ منت رہے گی۔

یہاں میں سلیم امروہوی کے شعر کا سہارا لیتے ہوئے اسیرانِ کربلا کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہو جنہوں نے دین کو بھی بچایا، انسانیت کو بھی بچایا اور حسینیت کو بھی بچایا۔

حسین نام ہے اسلام کو بچانے کا
حسینیت کو بچانے کا نام ہے زینب

سعودی عرب کا نواسہ رسولؐ امام حسینؑ کے زائرین پر قاتلانہ حملہ

ڈاکٹر شجاعت حسین

تاریخی طور پر سعودی حکومت کا نظام یہود، نصاریٰ اور مغربی ممالک کے اشاروں و اصولوں پر مبنی رہا ہے، جسے ناقدین، امت مسلمہ انسان اور حقوق کش کہتے ہیں۔ اس سرزمین کی تاریخ رہی ہے کہ ہادیان دین کو اللہ بھیجتا رہا کہ ان کی زندگی، فکر و عمل میں تبدیلیاں ہوں لیکن یہ نافرمانی، انبیاء کی تذلیل کرتے رہے، اذیتیں دیتے رہے اور قتل بھی کیا۔

ایسے پر آشوب ماحول میں تاجدار انبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت اللعالمین آئے اور اپنی حیات طیبہ کی 63 سال تک تبلیغ کی، خدا کو پہچانوایا، صراط مستقیم کی راہ بتایا، تقویٰ، پاکیزگی، پرہیزگاری اور قرآن کی تعلیم دیں اور فرمایا کہ صادقین، متقین، مرسلین، اور اللہ کے بنائے ہوئے امام کے ساتھ ہو جانا، ان کی شریعت پر چلنا، میرے اہلبیت علیہم السلام سے مودت کرنا، ان کی حفاظت کرنا یہی اجر رسالت ہے۔

آقائے دو جہاں ص نے بلغ کا اعلان کیا، آیت تطہیر، صادقین کی پہچان خود اللہ پاک نے نزول آیات کر فرما دیا۔ لیکن یہ اعرابی نے اللہ، رسول، قرآن، فرشتوں، شہادت، آخرت اور قیامت پر متزلزل ایمان کردار و عمل سے دکھایا۔ نتیجہ تاریخ کے اوراق میں عبرت ناک درس کے طور پر موجود ہے۔ رسول اکرم ص نے سبھی جنگیں انھیں اعرابی سے لڑیں۔ غزوات کی مجموعی تعداد 26 ہیں جن میں بدر، احد، خندق، خیبر اور حنین بہت مشہور ہیں۔ کہد یا قرآن کافی ہے، منافقت کی حد کر دی اللہ پاک کو سورہ منافقون کا نزول ہوا، یہ مدنی سورت ہے، 63 واں سورہ، 28 ویں پارے کی زینت اور 11 آیات پر مشتمل ہے۔

عرب کی تاریخ رہی ہے بنوامیہ کے دورِ حکومت میں اہلِ بیت علیہم السلام پر شدید ظلم و ستم ڈھائے گئے۔ کربلا کا دلخراش واقعہ، امام حسین علیہ السلام اور ان کے جانثار ساتھیوں کی شہادت، اور امام سجاد علیہ السلام سمیت دیگر بزرگوں کی قید و بند اس دور کی سب سے بڑی ظلم کی مثالیں ہیں۔ اہم مظالم اور واقعات میں واقعہ کربلا پیش آیا۔ سن 61 ہجری میں یزید بن معاویہ کے دور میں امام حسین علیہ السلام اور ان کے خاندان کو میدانِ کربلا میں شہید کیا گیا۔

اہلِ بیت کی اسیری یعنی کربلا کے بعد سیدانیوں اور بچوں کو قیدی بنایا گیا۔ انہیں کوفہ اور شام کے درباروں میں پھرایا گیا۔ امام علی ابن الحسین (امام سجاد) کو سخت حالات میں رکھا گیا۔ زہر خورانی اور قتل: بعد کے اموی حکمرانوں نے ائمہ کو زہر دلوا کر شہید کیا۔ تاریخی پس منظر کا مشاہدہ کریں کہ معاویہ بن ابی سفیان نے حضرت علی علیہ السلام کے خلاف طویل جنگیں لڑیں۔ خطبوں میں علی علیہ السلام پر سبّ و شتم (گالی گلوچ) کا سرکاری حکم جاری کیا گیا۔ بنی ہاشم اور شیعیانِ علی پر سیاسی اور معاشی پابندیاں لگائی گئیں۔

سعودی عرب اور اہل تشیع (شیعہ کمیونٹی) کے درمیان تعلقات کو سیاسی، علاقائی اور مذہبی تناظر میں دیکھا جاتا ہے، جس کے اندرونی اور بیرونی دونوں پہلو ہیں۔ اس حساس اور پیچیدہ موضوع پر مختلف سیاسی مبصرین اور ماہرین کے نظریات درج ذیل اہم نکات کے گرد گھومتے ہیں: 1. علاقائی سیاسی کشمکش (سعودی-ایران سرد جنگ) طاقت کا توازن: سعودی عرب حکمران کا مشرق وسطیٰ میں اثر و رسوخ قائم کرنے کی ایک طویل سیاسی جنگ جاری رہی ہے۔ نقاد اس کشمکش کو شیعان علی کے قتل و غات گری کے طور پر دیکھتے ہیں۔ تجزیہ کار اسے ال سعود کی اسلسم، انسان، ایمان، امن، استحکام، محبت، عدل، انصاف، حقوق کو پامال کر بالادستی حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اس ہدف کو عبور کرنے کے لیے اپنے ملک، مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈے قائم کروائے، معاشی مدد، اور سہولیات فراہم کی۔ - پراکسی جنگیں: یمن، شام، فلسطین اور لبنان جیسے ممالک میں امریکہ، اسرائیل اور دہشت گردوں کے ذریعہ معصوم بے گناہوں کے قتل کروایا۔ سعودی عرب میں مذہبی آزادیوں اور ترقیاتی کاموں میں امتیازی سلوک کی شکایات سامنے آتی رہی ہیں۔ سعودی حکومت نے سیکورٹی کے نام پر کئی بار احتجاجی تحریکوں کو سختی سے کچلا ہے، جس میں معروف شیعہ عالم شیخ نمر الباقر النمر کی 2016 میں پھانسی بھی شامل ہے، جس پر عالمی سطح پر شدید ردعمل ہوا۔

ٹرمپ کی امامت میں اکٹھے ہو گئے سب یہود، نہ کوئی شاہ رہا نہ کوئی شاہ نواز! محمد بن سلمان (یہودی نسل) نے اسرائیل پر حملہ نہیں کیا بلکہ امریکہ کے ساتھ مل کر کربلائے معلٰہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ، حضرت امام حسین علیہ السلام کے زائرین کو حملہ کر قتل کیا۔

عراقی ذرائع کے مطابق گزشتہ روز سعودی عرب امریکہ کے ساتھ مل کر کربلائے معلٰہ، نینویٰ، موصل، کرکوک، صلاح الدین، بغداد اور واسط سمیت متعدد علاقوں میں حشد الشعبی کے مراکز، اربعین کے زائرین، معصوم خواتین اور بچوں کے جلوسوں اور دیگر مقامات کو فضائی حملوں کا نشانہ بنایا۔

مہر نیوز ایجنسی کی ایک رپورٹ کے مطابق، عراقی ذرائع کا کہنا ہے کہ امریکہ اور سعودی عرب نے مشترکہ طور پر عراق کے مختلف علاقوں میں فضائی حملے کیے، جن میں ابتدائی اطلاعات کے مطابق حشد الشعبی کی 30 ویں بریگیڈ کے 10 افراد شہید ہو گئے۔ علاوہ ازیں زائرین، بوڑھے بزرگ، خواتین اور بچوں کے شہید ہونے کی اطلاعات سامنے آئیں ہیں۔

رپورٹس کے مطابق، کربلا، نینویٰ اور موصل میں حشد الشعبی کے مراکز پر فضائی حملے کیے گئے۔ اس کے علاوہ صوبۂ صلاح الدین کے شہر آمرلی، کرکوک کے شہر الدبس، واسط میں الفتح المبین کیمپ، دیالیٰ میں کیمپ اشرف اور بدر آرگنائزیشن کے دیگر ہیڈکوارٹرز پر بھی حملوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

عراقی ذرائع کے مطابق، اربعین کے زائرین کے جلوسوں اور کربلائے معلیٰ میں قائم سروس سینٹر کو بھی نشانہ بنایا گیا، جبکہ بغداد کے المدائن علاقے اور دارالحکومت کے جنوبی حصوں میں بھی دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔

مزید بتایا گیا ہے کہ ان حملوں میں کئی مسجدیں اور شہید ابو منتظر الحمیداوی بیس کے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کو بھی نقصان پہنچا، جبکہ کثیر تعداد میں لوگوں کے زخمی ہونے کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں۔

رپورٹ کے مطابق، امریکی فوج اور سعودی وزارتِ دفاع نے الگ الگ بیانات میں عراق کے مختلف علاقوں میں کیے گئے حملوں کی تصدیق کی ہے۔ پوری دنیا میں غم و اندوہ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ سرزمین سید الشہداء، نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین علیہ السلام پر بم برسانے والے سعودی حکومت کی شدید الفاظ میں مذمت کی جا رہی ہیں۔

سعودی عرب کی خارجہ پالیسی اور امتِ مسلمہ کے مسائل پر اس کے کردار کو ہمیشہ تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے، جسے ناقدین دوغلی اور مفاد پرستانہ پالیسی قرار دیتے ہیں۔ ایک طرف وہ خادم الحرمین الشریفین کی حیثیت سے خود کو عالمِ اسلام کا قائد ظاہر کرتا ہے، تو دوسری طرف عملی میدان میں اس کے اقدامات قومی اور معاشی مفادات کے گرد گھومتے ہیں۔ فلسطین اور اسرائیل کا معاملہ زبانی جمع خرچ: سعودی حکومت فلسطینی کاز کے لیے سفارتی بیانات تو دیتی ہے، لیکن عملی طور پر اسرائیل کے ساتھ خفیہ یا نیم علانیہ تعلقات کو فروغ دینے اور تجارتی راہداریوں پر کام کرتے ہوئے نظر آئے ہیں۔ غزہ جنگ میں خاموشی: غزہ بحران کے دوران مسلم دنیا کی توقعات کے برعکس سعودی عرب نے اسرائیل کے خلاف کوئی موثر معاشی یا سیاسی دباؤ نہیں ڈالا اور نہ ہی سفارتی تعلقات منقطع کیے۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر او آئی سی (OIC) کے پلیٹ فارم سے مؤثر حمایت سے گریز کیا۔ یمن کی جنگ: یمن میں حوثیوں کے خلاف طویل عسکری کارروائیوں کے نتیجے میں انسانی بحران پیدا ہوا، جسے مسلم ممالک کے درمیان خون خرابے اور طاقت کے توازن کی نامناسب جنگ کے طور پر دیکھا گیا۔

اب سورہ منافقون کا تذکرہ لازمی ہے۔ سورہ منافقون قرآن مجید کی 63 ویں سورت ہے جس کا ترجمہ تمام مکاتبِ فکر میں یکساں ہے، کیونکہ قرآن کے الفاظ تبدیل نہیں ہوتے۔ ترجمہ و تفسیر کے مطابق اس سورت میں عبداللہ بن ابی بن سلول اور مدینہ کے دیگر منافقین کے کردار، ان کے مکّارانہ رویے، اور مومنین کو دی گئی تنبیہات کو اجاگر کیا گیا ہے ا راقم قارئین کے لیے تحریر کرنا چاہتا ہے کہ سورہ منافقون مدینہ، مکہ اور عرب شیخین کے لیے ہی نزول ہوا کیونکہ کہ منافقت کے معاملے میں یہ حضرات اعلیٰ درجے پر فائز تھے اور آج بھی اپنے افکار حرکت و عمل سے اسی مقام پر نظر آتے ہیں۔

انتباہ: پیغمبر اسلام (ص) اور مومنین کو ان کی خفیہ سازشوں سے خبردار کرنا۔ کردار کی عکاسی: ان کے جھوٹے قسمیں کھانے اور مومنین کے خلاف اندرونی سازشوں کو بے نقاب کرنا۔ بنیادی مفہوم دلسوزی کرنا۔ خدا نے خبر دی کہ منافقوں کا ایمان صرف زبانی ہے۔ ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے۔ مال و اولاد کی فتنہ انگیزی: مومنین کو نصیحت کی گئی کہ دنیا کی دولت اور اولاد انہیں خدا کی یاد سے غافل نہ کرے۔ انفاق کا حکم: موت آنے سے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی تاکید کی گئی تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔

وہ ہر چیز منافقین بظاہر خوش قطع اور فصیح اللسان ہوتے ہیں لیکن باطن سے خالی ہوتے ہیں۔ اندرونی خوف اور ضمیر کی ملامت کی وجہ سے وہ ہر آواز کو اپنے خلاف خطرہ سمجھتے ہیں۔ ظاہری آراستگی سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ اصل خطرہ چھپے ہوئے دشمن سے ہوتا ہے۔ ان کا غرور اور ضد اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ جب انہیں اصلاح اور توبہ کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ استہزا اور تکبر کا مظاہرہ کرتے ہیں، اور رسول کریمؐ کی استغفار کی عنایت سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ جب تک یہ اپنے نفاق اور فسق پر اصرار کرتے ہیں، الٰہی رحمت اور مغفرت کے لائق نہیں رہتے۔ توبہ یا مال خرچ کرنے کا وقت دنیا میں ہی ہے، مرنے کے بعد مہلت نہیں ملتی۔ آخری حتمی حقیقت موت کا وقت ہے جس میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا، آل سعود اور امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ زندگی کے ہر لمحے کو غنیمت جانے اور نفاق، بخل اور غفلت سے توبہ کر کے عملِ صالح اختیار کرے۔ پروردگار عالم تمام لوگوں کی ہدایت فرمائے!

☆☆☆☆☆

جدید دور میں مثبت خیالات کی اہمیت

آج کا ایک اور اہم موضوع اسلامی نقطہ نظر سے ہندوستان کی مذہبی حیثیت ہے۔ علماء نے اس موضوع پر بہت زیادہ لکھا ہے۔ کچھ لوگ غلط سمجھتے ہیں کہ مسلمان ہندوستان کو دارالحرب (جنگ کی سرزمین) سمجھتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے کبھی اس پر یقین نہیں کیا۔ وہ ہندوستان کو امن کی سرزمین سمجھتے ہیں۔ ہندوستان کی آزادی سے پہلے جب انگریزوں کی حکومت تھی تو بعض علماء نے ہندوستان کو دارالاسلام کہا۔ آزادی کے بعد ہندوستان کو اتفاق رائے سے ایک سیکولر ملک قرار دیا گیا۔ اس لیے آج علماء کا نظریہ یہ ہے کہ ہندوستان نہ دارالاسلام ہے اور نہ دارالحرب۔ بلکہ یہ دارالامان (امن کی سرزمین) اور ایک جمہوری قوم ہے۔

انشا وارثی

جب ہم مختلف نظریات، تصورات اور عقائد کا موازنہ کرتے ہیں، تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ نظریات جو معاشرے کے لیے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں، زیادہ دیر تک زندہ رہتے ہیں۔ آج کے دور میں جب حالات تیزی سے بدل رہے ہیں اور رشتے کمزور ہو رہے ہیں، مثبت سوچ ہی انسانیت کی مدد کر سکتی ہے۔ اس طرح کے خیالات کی اہمیت کو عالمی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ انسانی حقوق کا تحفظ اور سماجی نظم و ضبط کی برقراری تب ہی ممکن ہے جب معاشرہ مثبت خیالات سے متاثر ہو۔

معاشرے کو علمی رہنمائی فراہم کرنا اور نوجوانوں میں علم میں دلچسپی پیدا کرنا آج ایک اہم کام ہے۔

اسلام کے بارے میں مستشرقین کے خیالات ہمیشہ متوازن اور غیر جانبدارانہ نہیں رہے۔ وہ اپنی تشریحات میں اسلام کی حقیقی روح کی صحیح ترجمانی کرنے میں ناکام رہے ہیں اور اسلامی نظام پر بلا جواز تنقیدیں کیں۔ اس کے جواب میں بہت سے علماء نے اہم کتابیں لکھی ہیں۔ پروفیسر اختر الواسع نے Orientalists and English Translations of the Quran کے نام سے ایک کتاب مرتب کی ہے جس میں انہوں نے پروفیسر عبدالرحیم قدوائی کی تحریریں مرتب کی ہیں۔

پروفیسر اختر الواسع لکھتے ہیں کہ مستشرقین کی صدیوں پرانی علمی روایت ہے۔ اس کا مطالعہ کرنا مشکل ہو سکتا ہے، لیکن یہ بہت معلوماتی بھی ہے، کیونکہ اس سے اسلام کے حوالے سے مسلم دنیا کے دیرینہ تعصّبات، غلط تصورات اور غلط تصورات کا پتہ چلتا ہے۔

مشرقیت کے عروج کے پیچھے کئی تاریخی عوامل کارفرما تھے۔ ان میں اسلام کا تیزی سے پھیلنا، صلیبی جنگیں، بازنطینی سلطنت کا زوال، اور سلطنت عثمانیہ کا عروج شامل ہے۔ ان واقعات نے مغربی دنیا اور مسلم دنیا کے درمیان ایک دیرینہ عدم اعتماد اور تنازعہ کو جنم دیا۔

ابھی حال ہی میں، 11 ستمبر 2001 کے حملوں، بار بار دہشت گردی کے واقعات، اسلاموفوبیا، اور بہت سے مسلم ممالک میں غیر ملکی مداخلت نے ان خلیجوں کو مزید وسیع کر دیا ہے۔

اگرچہ جدید تحقیقی طریقوں اور سیکولر اصولوں کو قبول کیا جاتا ہے، لیکن اسلام، قرآن اور مسلمانوں کے بارے میں تعصّبات اور غلط فہمیاں برقرار ہیں۔ یہ قرآن کے بعض انگریزی تراجم میں بھی واضح ہے۔

ترجمہ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ قرآن کے معنی کو دوسری زبان میں ایمانداری اور درست طریقے سے پیش کیا جائے۔ اگر کوئی مترجم معنی کو بدل دیتا ہے، حصوں کو ہٹاتا ہے، یا اصل پیغام کے بارے میں شکوک پیدا کرتا ہے، تو اسے ترجمہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ قارئین کے ساتھ ناانصافی اور بے ایمانی ہے۔

اس طرح کی تشریحات پورے معاشرے کے لیے فائدہ مند ہیں کیونکہ یہ مثبت پیغامات دیتی ہیں۔ بہت سے علماء نے بارہا کہا ہے کہ مستشرقین کے ذریعہ کیے گئے قرآن کے بعض تراجم میں سنگین غلطیاں ہیں۔ یہ غلطیاں ہمیشہ معلومات کی کمی کی وجہ سے نہیں ہوتیں، بلکہ اکثر تعصب کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

آج، ہندوستان کا سماجی اتحاد متاثر ہو رہا ہے، اور ہندو مسلم نفرت کو بعض اوقات جان بوجھ کر فروغ دیا جاتا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ بہت سے لوگ اسے ایک سنگین مسئلہ کے طور پر تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ لہٰذا، یہ ہمارے وقت کا ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ سمجھدار لوگوں کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے کہ ہندوستانی سماج کو مذہبی امتیاز سے کیسے بچایا جائے اور باہمی تعلقات کو مضبوط کیا جائے۔

آج، انسانیت کی بنیاد پر رشتوں کو فروغ دینا وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن ممالک اور معاشروں نے انسانی حقوق اور باہمی اعتماد کا تحفظ کیا ہے انہوں نے ہر میدان میں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ان کی ثقافت، تہذیب اور نظریات کا احترام کیا جاتا ہے۔

لیکن جب بھی باہمی تعلقات کمزور ہوئے ہیں، معاشرہ زوال پذیر ہوا ہے، اور ان کا احترام کم ہوا ہے۔ ایسے معاشرے زیادہ دیر تک مضبوط نہیں رہ سکتے۔ اس لیے بہتر مستقبل کے لیے بھائی چارے اور باہمی احترام جیسی اقدار کو فروغ دینا ضروری ہے۔

جب ہم ہندوستان کی تاریخ اور ثقافت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں سماجی ہم آہنگی کی ایک طویل روایت نظر آتی ہے۔ خوشی اور غم کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرنا اور امن کے ساتھ ساتھ رہنا ہندوستان کی پہچان رہا ہے اور رہے گا۔

ہندوستان بہت سے مذاہب، نظریات اور زبانوں کا ملک ہے۔ اس تنوع کے باوجود، لوگ عام طور پر ایک دوسرے کے مذہب، ثقافت اور زبان کا احترام کرتے ہیں۔ ہندوستان نے بہت سی تہذیبوں اور روایات کو جنم دیا ہے، پھر بھی یہ اختلافات لوگوں کو ایک ساتھ رہنے سے نہیں روک سکے۔

ہر فرد کو سوچنے اور اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی ہے۔ لیکن یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ آزادی کا مطلب کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا نہیں ہے۔ ایسا کرنے سے ملک کی جمہوری اور آئینی روح کو نقصان پہنچتا ہے۔

کوئی بھی ملک اس وقت تک حقیقی معنوں میں ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کے تمام شہریوں کے ساتھ انصاف، مساوات اور انصاف کے ساتھ سلوک نہ کیا جائے۔

آج کا ایک اور اہم موضوع اسلامی نقطہ نظر سے ہندوستان کی مذہبی حیثیت ہے۔ علماء نے اس موضوع پر بہت زیادہ لکھا ہے۔ کچھ لوگ غلط سمجھتے ہیں کہ مسلمان ہندوستان کو دارالحرب (جنگ کی سرزمین) سمجھتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے کبھی اس پر یقین نہیں کیا۔ وہ ہندوستان کو امن کی سرزمین سمجھتے ہیں۔

ہندوستان کی آزادی سے پہلے جب انگریزوں کی حکومت تھی تو بعض علماء نے ہندوستان کو دارالاسلام کہا۔ آزادی کے بعد ہندوستان کو اتفاق رائے سے ایک سیکولر ملک قرار دیا گیا۔ اس لیے آج علماء کا نظریہ یہ ہے کہ ہندوستان نہ دارالاسلام ہے اور نہ دارالحرب۔ بلکہ یہ دارالامان (امن کی سرزمین) اور ایک جمہوری قوم ہے۔

یہ تصور کہ مسلمان ہندوستان کو دارالحرب سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے۔ مسلمانوں نے اس پر کبھی یقین نہیں کیا۔

ہندوستان میں مسلمان نہ تو حکمران ہیں اور نہ ہی حکمران۔ وہ قوم میں برابر کے شریک ہیں۔ وہ امن سے رہتے ہیں اور اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی رکھتے ہیں۔

بدقسمتی سے، لوگ اکثر بغیر تصدیق کے افواہوں پر یقین کرتے ہیں، جس سے دوسروں کے بارے میں منفی خیالات جنم لیتے ہیں۔ آج یہی مسئلہ ہندو مسلم تعلقات کو متاثر کر رہا ہے اور نفرت کو ہوا دے رہا ہے۔

اب وقت آگیا ہے کہ تاریخ اور حقائق کو بغیر کسی تعصب کے سمجھا جائے، تاکہ نفرت کی جگہ بھائی چارہ، محبت اور باہمی احترام لیا جا سکے۔ امن اور ہم آہنگی کو مضبوط بنانے کے لیے مسلمانوں کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کرنا ہوگا۔

ہندوستان کی سب سے بڑی طاقت ہمیشہ اس کا اتحاد رہا ہے۔ حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں، ہندو مسلم بھائی چارے اور قومی اتحاد کا جذبہ ہمیشہ برقرار رہنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆

بی جے پی-آر ایس ایس کی نیت جان چکا ہے ملک کا نوجوان: پرینکا

شاہ کے استعفیٰ کے مطالبے کے حق میں یوتھ کانگریس کا احتجاج ☆ حکومت بتائے، گولی چلانے کا حکم کس نے دیا: کانگریس ☆ وزیرِ داخلہ کے استعفیٰ کے مطالبے کے حق میں یوتھ کانگریس کا مارچ ☆ پنجاب میں ہوئے پیپر لیک معاملے پر بی جے پی نے دہلی میں کیا عآپ کے دفتر کا گھیراؤ

نئی دہلی، 30 جولائی (یواین آئی) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے کہا ہے کہ بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کچھ بھی کوشش کرلیں، کوئی بھی طعنہ دیں، لیکن ملک کا نوجوان ان کا سچ اور ان کی نیت کو جان چکا ہے انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کو پہلے بی جے پی-آر ایس ایس کی حقیقت کا پتہ نہیں تھا، انہیں اب ان کی سچائی سمجھ میں آچکی ہے۔ ان کی نیت کو پورا ملک اور نوجوان سمجھ چکے ہیں۔ محترمہ واڈرا نے جمعرات کو پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں صحافیوں سے کہا کہ ملک کی آزادی کی لڑائی، سچائی اور عدم تشدد کے اصولوں پر مبنی تھی لیکن اس میں آر ایس ایس کا کوئی تعاون نہیں تھا۔ بی جے پی اور آر ایس ایس کے لوگ چاہے کتنی بھی نفرت، تشدد اور پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرلیں، لیکن وہ ملک کی روح سے بھائی چارے اور اتحاد کے جذبے کو کبھی نہیں نکال سکتے۔

☆ یوتھ کانگریس مرکزی وزیرِ داخلہ امت شاہ کے استعفیٰ کے مطالبے کے حق میں جمعرات کو احتجاجی مظاہرہ کرے گی۔ یوتھ کانگریس کے ترجمان ورون پانڈے نے بتایا کہ مظاہرہ تنظیم کے صدر ادے بھانو چب کی قیادت میں کیا جائے گا۔ مظاہرہ آج دوپہر 1:30 بجے کیرالہ بھون سے شروع ہوکر جنتر منتر تک نکالا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ مظاہرے میں بڑی تعداد میں تنظیم کے کارکنان اور عہدیدار شامل ہوں گے اور مرکزی وزیرداخلہ کے استعفیٰ کا مطالبہ کریں گے۔

☆ کانگریس نے کہا ہے کہ حکومت بتائے کہ دہلی میں احتجاج کر رہے طلبہ کے خلاف پولیس کارروائی اور ان پر گولی چلانے کا حکم کس نے دیا پارٹی نے کہا کہ اس پورے معاملے میں ملک کے وزیرِ داخلہ امت شاہ کو جواب دینا چاہیے۔ ہمارا یہ بھی سوال ہے کہ وزیرِ داخلہ پارلیمنٹ سے کیوں بھاگ رہے ہیں اور اس مسئلے پر جواب دینے سے کیوں بچ رہے ہیں۔ کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینو گوپال نے جمعرات کو پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں صحافیوں سے کہا کہ دہلی میں طلبہ کے خلاف پولیس کارروائی اور گولی چلانے کا حکم کس نے دیا، اس سوال کا جواب وزیرِ داخلہ کو دینا چاہیے اور انہیں پارلیمنٹ میں آنا چاہیے، پارلیمنٹ آنے سے بھاگنا نہیں چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن کے رہنما کو پارلیمنٹ میں بولنے تک کی اجازت نہیں دی جارہی ہے۔ حکومت کو طالب علموں پر ہوئی کارروائی کے لیے جوابدہ ہونا چاہیے اور پورے معاملے کی سچائی ملک کے سامنے رکھنی چاہیے۔

☆ یوتھ کانگریس نے جمعرات کو مرکزی وزیرِ داخلہ امت شاہ کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے قومی دارالحکومت میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ تنظیم کے کارکنان نے قومی صدر ادے بھانو چب کی قیادت میں کیرالہ ہاؤس سے جنتر منتر تک مارچ نکال کر مرکزی حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ اس موقع پر مسٹر چب نے الزام لگایا کہ طالب علموں پر پیلٹ گن اور مہلک طاقت کے استعمال پر حکومت کو جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وزیرِ داخلہ امت شاہ کو لوک سبھا میں آکر یہ واضح کرنا چاہیے کہ طالب علموں کے خلاف کارروائی کا حکم کس نے دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر یہ کارروائی وزیرِ داخلہ کی ہدایت پر ہوئی ہے تو اس کی جوابدہی طے ہونی چاہیے اور اگر ان کی معلومات کے بغیر ہوئی ہے تو یہ ملک کے اندرونی سلامتی کے نظام پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوتھ کانگریس طالب علموں کو انصاف دلانے کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے لوک سبھا میں اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ طالب علموں پر کارروائی کرنے والوں کو سزا ملنی چاہیے اور انصاف کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ یووا کانگریس نے وزیر اعظم سے امت شاہ کو فوری طور پر برطرف کرنے، معاملے کی سپریم کورٹ کی نگرانی میں آزادانہ اعلیٰ سطحی جانچ کرانے اور اخلاقی ذمہ داری طے کرنے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرے میں تنظیم کے کئی قومی عہدیدار اور بڑی تعداد میں کارکنان شامل ہوئے۔

☆ دہلی پردیش بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے پنجاب میں ہوئے پیپر لیک معاملے پر یہاں عام آدمی پارٹی (※عآپ※) کے دفتر کے باہر مظاہرہ کیا اور گرفتاریاں دیں۔ دہلی بی جے پی کے صدر ہرش ملہوترا کی قیادت میں پارٹی کارکنان نے پنجاب کے وزیرِ تعلیم سردار ہرجوت سنگھ بینس کی برطرفی کے مطالبے کے حق میں یہاں کے کیننگ لین میں واقع عآپ※ کے دفتر کے باہر مظاہرہ کیا۔ اس دوران پولیس بی جے پی کارکنان کو حراست میں لے کر مندر مارگ تھانے گئی، جہاں سے انہیں ایک گھنٹے بعد تنبیہ کرکے چھوڑ دیا گیا۔ مظاہرے میں رکنِ پارلیمنٹ یوگیندر چاندولیا، محترمہ کنول جیت سہراوت، محترمہ بانسری سوراج اور محترمہ سواتی مالیوال، پردیش جنرل سکریٹری وشنو متل، محترمہ یوگیتا سنگھ اور مسٹر موہن لال گہارا، پردیش عہدیدار پروین شنکر کپور، مسٹر راجیش بھاٹیا، مسٹر وجے سونکی، مسٹر سنیل یادو، مسٹر کیلاش جین، مسٹر وکرم بدھوڑی، مسٹر گورو کھاری، ڈاکٹر انیل گپتا، محترمہ سونا کماری، محترمہ ساریکا جین، مسٹر کوشل مشرا، محترمہ رچا پانڈے، مسٹر کرشن دیو سنگھ، مسٹر ابھیشیک ٹنڈن، سردار گرمیت سنگھ سورا، محترمہ پروینا شرما، محترمہ ارچنا گپتا اور مسٹر شھیندو شیکھر اوستھی سمیت کئی رہنما موجود تھے۔ پارٹی کی یووا مورچہ کے صدر رجت چودھری، دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) مورچہ کے صدر رجت چودھری نیز پوروانچل مورچہ کے صدر سنتوش اوجھا کی قیادت میں تینوں مورچوں کے ہزاروں کارکنان نے حصہ لیا اور گرفتاریاں دیں۔ مسٹر متل نے کہا کہ ملک کے عوام بالخصوص نوجوان پنجاب میں پیپر لیک پر سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کی خاموشی سے حیران ہیں۔ مسٹر ملہوترا نے کہا، "آج ہم یہاں عام آدمی پارٹی کے دوہرے کردار اور دوہری سیاست کو بے نقاب کرنے آئے ہیں۔ مرکز میں جب پیپر لیک کا مسئلہ آیا تو عآپ※ نے سب سے پہلے سڑک جام کی، ہنگامہ کیا اور مرکزی وزیرِ تعلیم سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اخلاقیات پر تقریر کی، جوابدہی کا ڈھنڈورا پیٹا لیکن میں پوچھتا ہوں عآپ※ سے کہ پنجاب میں گزشتہ 4.5 سال میں کیا ہوا؟"

روڈ ریج کیس: سول جج کے خلاف کارروائی کے لیے کرناٹک ہائی کورٹ کو بھیجا گیا کیس

بنگلورو: کرناٹک ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ مالور کی پرنسپل سول جج گایتری نے سڑک کے غصے کے واقعے کے سلسلے میں جس طرح سے عوام کے ساتھ برتاؤ کیا ہے وہ اس کے عہدے کے لیے غیر مناسب ہے اور اس نے ہائی کورٹ کے رجسٹرار جنرل کو حکم دیا ہے کہ وہ اس معاملے کو چیف جسٹس (سی جے) کے سامنے رکھ کر اس کے خلاف مزید کارروائی کریں۔ جسٹس ایم ناگا پرسنا کی سربراہی میں سنگل جج بنچ، کے ایم ونے، وی کویتا اور پی وینکٹیش کی فوجداری درخواست (کریمنل پٹیشن) پر سماعت کر رہی تھی، جس میں جج کی ہدایت پر مالور پولیس اسٹیشن میں ان کے خلاف درج ایف آئی آر (FIR) کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ ایک جج کے لیے اس طرح کی سڑک کی لڑائیوں یا ذاتی انتقام کے جذبے میں شامل ہونا انتہائی خطرناک اور غلط ہے۔ عدالت کی طرف سے دیا گیا حکم تشویش کا باعث ہے کہ روڈ ریز (سڑک پر جھگڑے) کے ایک چھوٹے سے معاملے کو ذاتی انا کا مسئلہ بنایا گیا اور اپنے عہدے کا استعمال کرتے ہوئے قانون کا غلط استعمال کیا گیا اور بے قصور گاڑی چلانے والوں کو گرفتار کیا گیا۔ ساتھ ہی، معاملے کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے، ایک ماتحت عدالت کے افسر (سب آرڈینیٹ کورٹ آفیسر) کی اس غلط حرکت پر مزید انتظامی یا عدالتی کارروائی کے لیے فائل کو چیف جسٹس کی بنچ کو منتقل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ سماعت کے دوران، سرکاری وکیل نے اپنے موبائل فون سے ججوں کو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی اس گھٹنا کی ویڈیو دکھائی۔ اسی طرح، انہوں نے بنچ کو حکم کی ایک کاپی بھی سونپی، جس میں بتایا گیا کہ سول جج گایتری نے خود سوشل میڈیا سے ویڈیو ڈیلیٹ کرنے کے لیے شکایت درج کرائی تھی اور اس کے لیے آرڈر جاری کیا تھا۔ سول جج نے بائیک سواروں سے جھگڑا کیا تھا، جنہوں نے ان کی کار کو اوورٹیک کیا تھا اور پولیس سے ان کے خلاف مجرمانہ کارروائی کرنے کو کہا۔ درخواست گزاروں کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعات 126(2) (غیر قانونی رکاوٹ)، 132 (سرکاری ملازم کو فرائض کی انجام دہی سے روکنے کے لیے حملہ یا مجرمانہ طاقت کا استعمال)، 3(5) (مشترکہ نیت)، 351(2) (کسی شخص کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی دھمکی)، 352 (جان بوجھ کر توہین) اور 74 (خاتون کی حیا کو ٹھیس پہنچانا) کے تحت کیس درج کیا گیا تھا۔ درخواست گزاروں نے اسی ایف آئی آر کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔

اے اے آئی کے علاقائی دفتر نے ملازمین کو سوشل میڈیا پر حکومت پر تنقید نہ کرنے کی ہدایت دی

نئی دہلی، 30 جولائی (یواین آئی) ایئرپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (اے اے آئی) کے مغربی علاقائی دفتر نے اپنے ملازمین کو سوشل میڈیا پر مرکز یا ریاستی حکومتوں یا اتھارٹی پر تنقید نہ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ دفتر کی جانب سے جمعرات کو جاری ایک سرکلر میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی ملازم ریڈیو یا الیکٹرانک میڈیا نشریات کے دوران یا اپنے نام سے شائع کسی مضمون یا دستاویز میں یا میڈیا سے بات چیت کرتے وقت یا کہیں بھی عوامی طور پر ایسی کوئی بات نہیں کہے گا جس میں مرکز یا کسی ریاستی حکومت یا اتھارٹی کی پالیسیوں یا کام پر سخت تنقید ہوتی ہو۔ سرکلر میں ایسی کوئی بات کہنے سے بھی منع کیا گیا ہے جس سے اتھارٹی اور عام لوگوں کے درمیان تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔ اتھارٹی کے علاقائی دفتر نے ملازمین کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سوشل میڈیا کا استعمال ذمہ داری سے کریں اور "ایسا کوئی بھی غلط، ہتک عزت پر مبنی، اشتعال انگیز یا تنقیدی مواد پوسٹ، شیئر، فارورڈ یا سرکولیٹ نہ کریں جو ان قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہو"۔

سرکاری محکمے نے ایک مردہ شخص کو دوبارہ مار ڈالا

جموئی: بہار میں جموئی لیبر ڈپارٹمنٹ کے اندر دھوکہ دہی کا ایک بڑا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اسکیم کے تحت رقومات حاصل کرنے کیلئے زندہ شخص کو مردہ قرار دینے کی مثالیں پہلے سے عام تھیں، لیکن اب اس معاملے میں ایک مردہ فرد کو دوبارہ مردہ قرار دے کر معاوضے کا دعویٰ کیا گیا۔ یہ معاملہ سامنے آیا ہے تو محکمہ کا کوئی ذمہ دار اہلکار وضاحت کے لیے سامنے نہیں آرہا ہے۔ جموئی لیبر ڈپارٹمنٹ اپنے عجیب و غریب طریقہ کار کی وجہ سے دوبارہ سرخیوں میں آگیا ہے۔ اس سے قبل گلوتانتی کو دوسری بار مردہ قرار دے کر ناجائز فنڈز نکلوائے گئے۔ اب لکھن روی داس کے نام پر بھی کیا گیا۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ محکمے کے اندر ایسے فراڈ کے کیسز کی ایک لمبی فہرست ہے۔ بے تحاشا بدعنوانی اور بے ضابطگیاں وہاں ہر سرکاری اسکیم پر عمل آوری کا شکار ہیں۔ یہ حالیہ معاملہ برہاٹ بلاک کے لکھائی پنچایت کے بھنڈرا گاؤں سے شروع ہوا ہے۔ لکھن روی داس نامی ایک رہائشی کا انتقال 23 مئی 2019 کو ہوا۔ اس وقت پنچایت نے آف لائن اور آن لائن موت کے سرٹیفکیٹ جاری کیے تھے۔ اس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر ان کی بیوی ساوتری دیوی کو باقاعدہ بیوہ پنشن ملتی رہی ہے۔ تاہم عبوری طور پر اہلکاروں نے دستاویز میں بڑے پیمانے پر ہیرا پھیری کی منصوبہ بندی کی۔ دلالوں نے لکھن کی موت کی تاریخ کو 29 جولائی 2025 میں تبدیل کرنے کے لیے موت کے سرٹیفکیٹ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی۔ مناسب تصدیق کے بغیر یہ ادائیگی اہلکاروں کی ملی بھگت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جب لیبر انسپکٹر سدھانشو کمار سے اس معاملے میں پوچھ گچھ کی گئی تو انہوں نے پورٹل کے کام نہ کرنے کا حوالہ دے کر اس معاملے کو ٹال دیا۔ انہوں نے کہا کہ "ہم سب ایک ہی ہیں، آپ اس بارے میں کیوں شائع کریں گے؟" اس دھوکہ دہی کے ارتکاب میں جلد بازی میں، ملزم اپنے پیچھے ٹھوس شواہد کے کئی ثبوت چھوڑ گیا۔ لکھن روی داس کے پرانے سرٹیفکیٹ میں ترمیم کرتے ہوئے، انہوں نے ہندسوں میں لکھی ہوئی تاریخ کو تبدیل کرکے 29 جولائی 2025 کردیا، لیکن الفاظ میں لکھی گئی تاریخ کو تبدیل کرنے میں کوتاہی کی، جو کہ 23 مئی 2019 ہی رہ گئی۔ گدھور بلاک کی گگلڈیہ پنچایت کا چھڈلاہی گاؤں بھی بدعنوانی کی اس اسکیم میں ملوث ہے۔ گاؤں کے رہنے والے گلوتانتی کی 20 دسمبر 2023 کو قدرتی موت ہوگئی تھی۔ تاہم لیبر ڈپارٹمنٹ سے فوائد کا دعویٰ کرنے کے لیے، ایک دوسری، من گھڑت موت کاغذ پر درج کی گئی۔ نئے جعلی سرٹیفکیٹ میں موت کی تاریخ 9 فروری 2024 درج تھی۔ اس سے پہلے اس کے لیبر کارڈ کی تجدید 1 فروری 2024 کو ہوئی تھی۔ اس دھوکہ دہی کے ذریعے، گلوتانتی کے نام پر سرکاری فنڈز میں سے کل 2,05,000 روپے نکالے گئے۔ اس وقت کے لیبر سپرنٹنڈنٹ رتیش کمار نے تحقیقات اور قانونی کارروائی کی یقین دہانی کرائی تھی، لیکن یہ معاملہ آج تک حل نہیں ہوا۔ آر ٹی آئی کارکن گریش سنگھ اور سی پی آئی (ایم ایل) کے بابو صاحب سنگھ نے الزام لگایا کہ محکمہ کے اندر دلالوں اور عہدیداروں کے درمیان گٹھ جوڑ کی وجہ سے عوامی فنڈز کا کھلے عام چوری کیا جارہا ہے۔ اس دوران اس معاملے پر تبصرہ کے لیے لیبر سپرنٹنڈنٹ رتیش کمار سے رابطہ نہیں ہو سکا۔

'مڈ ڈے میل' میں چکن بریانی!

جے للتا اور ایم جی آر کے بعد وزیر اعلیٰ وجے رقم کر سکتے ہیں نئی تاریخ

تمل ناڈو کی مشہور 'مڈ ڈے میل' اسکیم کے حوالے سے ایک اہم اور دلچسپ تجویز سامنے آئی ہے۔ ریاستی حکومت اب سرکاری اسکولوں کے طلباء کو ہفتے میں ایک روز ظہرانے میں چکن بریانی کھلانے کی اسکیم پر غور کررہی ہے۔ ریاستی وزیر تعلیم برائے اسکول راج موہن نے اس خیال کو وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس تجویز پر بات کرتے ہوئے وزیر تعلیم راج موہن نے تمل ناڈو میں اسکولوں کے تعلق سے غذائیت کی اسکیموں کی شاندار تاریخ کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے ہر بڑے سیاسی دور نے اپنے طریقے سے اسکولی غذائیت پروگرام کو مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ 'کے کامراج' نے سب سے پہلے مڈ ڈے میل منصوبے کی شروعات کی تھی۔ اس کے بعد کالیگنار کرونا ندھی نے اس میں انڈے بھی شامل کیے، اور ایم جی آر نے اسے غذائیت سے بھرپور کھانے کے پروگرام میں تبدیل کیا اور جے للتا نے پورے ہفتے انڈے تقسیم کرنے کی اسکیم کو آگے بڑھایا۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ "اسی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے ان کی خواہش ہے کہ اب سرکاری اسکولوں میں ہفتے میں ایک دن بچوں کو چکن بریانی دی جائے۔" ذرائع کے مطابق یہ تجویز فی الحال وزیر تعلیم سی جوزف وجے کے زیر غور ہے۔ حالانکہ اس تعلق سے اب تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں لیا گیا ہے اور انتظامی سطح پر اس کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ تمل ناڈو کو ہمیشہ سے ملک میں اسکولی غذائیت پروگرام کا پرچم بردار تصور کیا جاتا رہا ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ کے کامراج کے ذریعہ شروع کی گئی اس 'مڈ ڈے میل اسکیم' نے پورے ملک میں فلاحی اسکیموں کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد آنے والی ہر حکومت نے کھانے کی غذائیت اور مینو میں بہتری کی ہے۔ اس ضمن میں ستمبر 2022 میں اس وقت کی ڈی ایم کے حکومت نے پرائمری اسکولوں کے طلباء کے لیے 'وزیر اعلیٰ ناشتہ اسکیم' کی شروعات کی تھی۔ جس کے بعد 'پیرونتھلیور کامراجر بریک فاسٹ اسکیم' نام دیا تھا۔ مڈ ڈے میل کے ساتھ چلنے والی اس اسکیم نے یہ یقینی بنایا کہ بچوں کو اسکول میں 2 وقت کا غذائیت سے بھرپور کھانا ملے۔ اگر وزیر اعلیٰ نے اس تجویز کو منظوری دے دی تو یہ ایک تاریخی تبدیلی ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ بچوں کی غذائیت کی سطح کو بہتر بنانے اور اسکولوں میں طلباء کی حاضری بڑھانے کے لیے شروع کی گئی فلاحی اسکیموں کو تقویت دینے کی ریاست کی پرانی روایت بھی جاری رہے گی۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام غزل سرائی مقابلے کا انعقاد

نئی دہلی، 30 جولائی (یواین آئی) غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام آج 30 / جولائی کو ایوان غالب میں غزل سرائی مقابلے کا انعقاد ہوا۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے استقبالیہ کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ غالب انسٹی ٹیوٹ میں اردو کے نامور شاعر اسد اللہ خاں غالب کی یاد میں میوزیم قائم ہے یہ پروگرام اسی میوزیم کے تحت منعقد ہوتا ہے۔ اس میوزیم کی چیئر پرسن بیگم صبا درریز صاحبہ ہیں ان کی نگرانی اور سرپرستی میں ہر سال غزل سرائی کا مسابقہ ہوتا ہے جس میں دہلی کے کئی اسکولوں کے بچے غزل سرائی کرتے ہیں اور نمایاں پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

'بیگم عابدہ احمد غالب میوزیم' کی منیجر اور پروگرام کی کوآڈینیٹر محترمہ یاسمین نے کہا غالب انسٹی ٹیوٹ عالمی شہرت یافتہ سنگرس کو بھی مدعو کرتا ہے جس سے ساری دنیا میں ان کی پہچان مزید مستحکم ہوتی ہے لیکن یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ بچوں کو بھی ایک موقع اس ادارے کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس بار بھی دہلی کے کئی اسکولوں نے اپنے بچوں کو اس مقابلے میں شامل ہونے کے لیے بھیجا ہے۔ غزل سرائی پروگرام میں پروفیسر آصف نقوی اور استاد سعید الرحمن نے جج کا فریضہ انجام دیا۔ پروفیسر آصف نقوی نے اس موقع پر کہا کہ شاعری دراصل لفظوں کے برمحل استعمال کا نام ہے اس لیے اساتذہ اور والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو غلط تلفظ پر ٹوکیں اور معیاری زبان کے انتخاب پر مائل کریں۔ استاد سعید الرحمن نے کہا آج جن بچوں نے انعام حاصل کیا ہے ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ انعام اہم ہے لیکن انعام کا نہ ملنا کوئی محرومی نہیں ہے بلکہ اس سے مزید تحریک ملتی ہے اور جن کو انعام نہیں ملا وہ آئندہ کے لیے پہلے سے زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ یہی جذبہ آپ کو زندگی کے ہر موڑ پر کام آئے گا۔ جن بچوں نے پروگرام میں شرکت کی ان کے نام اس طرح ہیں: سعدیہ، تسمیہ (فاطمہ اکادمی)، علشبہ دانش، ہدیٰ (رابعہ گرل پبلک اسکول)، خالد ہاشمی، طرفیحہ (کریسنٹ اسکول لائبہ، ذکریٰ (سرودیا کنیا ودیالیہ)، گوروی سنگھ، کیشو نارائن سنگھ (سالوان پبلک اسکول) علی زمن، علی عباس (زینت محل)، آئرا، مدیحہ (گورنمنٹ گرلس سکنڈری اسکول)، محمد تابش تاج، عمیمہ بانو (ایس اے ایچ سکینڈری اسکول جامعہ ملیہ اسلامیہ)۔ پہلا انعام ہدیٰ (رابعہ گرلس اسکول) دوسرا انعام علیشبہ دانش (رابعہ گرل پبلک اسکول) تیسرا انعام (ایس اے ایچ سکینڈری اسکول جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے حاصل کیا۔ کنسولیشن پرائز راعیان (ڈی اے وی)، علی عباس (زینت محل)، اور کیشو نرائن سنگھ (سالوان پبلک اسکول) نے حاصل کیا۔

بانکی پور اسمبلی ضمنی انتخاب: پولنگ مکمل، ووٹروں کی سنیں تو آسان نہیں ہے ڈگر پنگھٹ کی

پٹنہ، 30 جولائی (یواین آئی) بہار میں بانکی پور اسمبلی ضمنی انتخابات میں مختلف سیاسی جماعتوں کی آپسی کشمکش کے درمیان جمعرات کو پولنگ مکمل ہوگئی اور پولنگ مراکز سے ووٹ ڈال کر باہر نکلنے والے ووٹروں کا ملا جلا ردعمل اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آسان نہیں ہے ڈگر پنگھٹ کی۔ پولنگ اسٹیشن نمبر 36، کڈزی پری اسکول، بورنگ کنال روڈ پر ایک منفرد ووٹر سے ملاقات ہوئی۔ آزادی کے بعد تقریباً ہر انتخاب میں حصہ لے چکے 95 سالہ ڈاکٹر گوکولا نند سہائے نے یواین آئی※ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ سنا ہے بانکی پور میں انتخابی مہم چلانے والوں کی فوج اتری ہے، لیکن میرے جیسے بزرگ کو کوئی پرچی دینے بھی نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ حکومت سے خفا تو نہیں ہیں، لیکن امید کرتے ہیں کہ وہ بزرگوں کا بھی خیال رکھے۔ انہوں نے کہا کہ بڑھتی عمر اور جسمانی مجبوری کی وجہ سے ان کا باہر نکلنا بہت کم ہوگیا ہے اور انہیں سمجھ نہیں آتا کہ ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ کے پاس پھنسے ہوئے لاکھوں روپے وہ کیسے نکالیں۔ بورنگ روڈ کی ہی رہنے والی پٹنہ یونیورسٹی سے پوسٹ گریجویٹ سریتا سنگھ نے کہا کہ سیاسی جماعتوں کو اپنا امیدوار سوچ سمجھ کر منتخب کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندے کو پڑھا لکھا اور زبان کا پکا ہونا چاہیے، جو بڑے لیڈران کی کٹھ پتلی بننے کے بجائے عوام کی آواز بنے۔ محترمہ سنگھ نے کہا کہ کسی بھی پارٹی اور نظریے سے ہٹ کر انہوں نے سب سے اہل امیدوار کو اپنا ووٹ دیا ہے۔ پولنگ اسٹیشن 4، شمالی حصہ، راجہ پل میں اپنا ووٹ ڈالنے آئی رمپی نے کہا کہ وہ ترقی کے نام پر ووٹ ڈال رہی ہیں، انہوں نے کہا کہ جو ترقی یافتہ بہار کے تصور کو عملی جامہ پہنائے گا، وہ اسی کے ساتھ ہیں۔ بانکی پور گرلز ہائی اسکول میں چار پولنگ مراکز پر ووٹنگ جاری تھی، لیکن ووٹروں میں جوش وخروش کی کمی دیکھی جارہی تھی، تبھی نظر جنریشن-زی ادرتا پر پڑی۔ بی بی اے (مینجمنٹ) کی پڑھائی کر رہی پہلی بار کی ووٹر آدرتا نے بتایا کہ وہ فنانس میں اسپیشلائزیشن کی ڈگری حاصل کرنا چاہتی ہے۔ گھر کی مالی حالت ٹھیک نہیں ہے، اس لیے وہ بی بی اے کے بعد پہلے ملازمت تلاش کریں گی، اس کے بعد کچھ پیسے جمع کرکے ایم بی اے میں داخلہ لیں گی۔ آدرتا نے صاف لفظوں میں کہا کہ موجودہ حکومت کے پاس نوجوانوں کو مواقع دینے کے لیے کوئی خاص پروگرام نہیں ہے اور مسابقتی امتحانات کی شفافیت بھی شک کے دائرے میں ہے۔ اس نے واضح طور پر کہا کہ اس کا ووٹ حکومت کے خلاف اور ایک پڑھے لکھے اور اہل امیدوار کو گیا ہے۔ اسی پولنگ اسٹیشن پر کارپوریٹ سیکٹر میں ملازمت کرنے والے منیش نے کہا کہ انہیں برسرِ اقتدار پارٹی کا امیدوار پسند نہیں ہے، لیکن پارٹی سے وابستگی کی وجہ سے ان کا ووٹ انہی کے حق میں گیا ہے۔ سنیل کمار گپتا ایک دکان میں سیلزمین ہیں، وہ پورے خاندان کے ساتھ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کی امیدوار ریکھا گپتا کو ووٹ دینے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر کوئی اپنی ذات کے ساتھ ہے اور وہ بھی اس سے مختلف نہیں ہیں۔ محترمہ گپتا کی جیت کے امکانات پر انہوں نے کہا کہ کبھی کبھی دو کی لڑائی میں تیسرا جیت جاتا ہے۔ اس کے بعد ملاقات ایک جوڑے، سنیتا اور مدن لال سے ہوتی ہے۔ اہلیہ سنیتا زیادہ کھل کر بات کرتی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ کسی بھی پارٹی یا نمائندے کو مسلسل موقع نہیں دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندوں کو کام کرنے کی عادت ڈالنے کے لیے ہر پانچ سال بعد تبدیلی ضروری ہے۔ گاندھی میدان میں نصب گاندھی جی کے مجسمے کے قریب ہی دارالحکومت کا مشہور سینٹ زیویئرز اسکول ہے، جہاں سے تعلیم حاصل کرنے والے پرشانت کمار کبھی انڈین سول سروسز کے امتحان میں پورے ملک میں پہلے نمبر پر آئے تھے۔ کرکٹر صبا کریم نے بھی اسی اسکول سے تعلیم حاصل کی تھی۔ اس اسکول کے پولنگ سینٹر پر بوتھ لیول آفیسر (بی ایل او) اور پولیس اہلکار زیادہ جبکہ ووٹرز کم نظر آرہے ہیں۔ سست روی سے جاری پولنگ کے دوران انل کمار سنگھ نے کہا کہ وہ گزشتہ 45 سالوں سے بی جے پی کے حامی ہیں، لیکن اس بار انہیں اپنی پارٹی کا امیدوار پسند نہیں ہے۔

طلبا پر مبینہ پولیس کریک ڈاؤن کے خلاف جنتر منتر پر بائیں بازو کی طلبا تنظیموں کا احتجاج

نئی دہلی: دہلی کے جنتر منتر پر بدھ کے روز مختلف بائیں بازو سے وابستہ طلبہ تنظیموں نے حالیہ طلبہ احتجاج کے دوران مبینہ پولیس کارروائی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ نیٹ احتجاج سے متعلق گرفتار تمام طلبہ کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور طلبہ تحریکوں کو جرم قرار دینے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ "طلبا-نوجوان اتحاد زندہ باد" کے عنوان سے منعقدہ اس احتجاج میں مختلف طلبا اور نوجوان تنظیموں نے شرکت کی۔ مظاہرہ سابق مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر ختم ہونے والی ایک ماہ طویل طلبا تحریک کے چند روز بعد منعقد کیا گیا۔ احتجاج کا انعقاد جواہر لعل نہرو یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین (جے این یو ایس یو) سمیت مختلف بائیں بازو کی تنظیموں کی مشترکہ اپیل پر کیا گیا تھا۔ اس میں اے ایس اے، ایس ایف آئی، اے آئی ایس ایف، کے وائی ایس، اے آئی ڈی ایس او، ڈی ایس ایف، پی ڈی ایس یو، پی ایس اے، پی ایس وائی اے، اے سی این ایس، کلکٹیو، دیشا و دیگر متعدد تنظیموں کے کارکن شریک ہوئے۔ مظاہرین نے "طلبا کی گرفتاریاں بند کرو" اور "طلبا کو مجرم قرار دینا بند کرو" جیسے نعرے لگائے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دیشا کی ایک کارکن نے کاروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) سے اپیل کی کہ وہ دوبارہ جنتر منتر پر احتجاج کی کال دے تاکہ تحریک اپنی رفتار برقرار رکھ سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر نئی کال نہ دی گئی تو طلبا کا اعتماد مجروح ہوگا اور یہ تحریک کی شکست تصور کی جائے گی۔ مظاہرین نے 20 جولائی کو طلبا مارچ کے دوران مبینہ طاقت کے استعمال میں ملوث پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا بھی مطالبہ کیا۔ کئی طلبہ رہنماؤں نے الزام لگایا کہ احتجاج میں شریک طلبہ کو مختلف ریاستوں میں نشانہ بنایا جارہا ہے اور تحریک سے وابستہ متعدد سوشل میڈیا اکاؤنٹس بھی بند کردیے گئے ہیں۔

تعلیم میں بدعنوانی کے خلاف جدوجہد تیز کرنے کا مطالبہ

دربھنگہ، 30 جولائی (یواین آئی) آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (اے آئی ایس اے)، ریولیوشنری یوتھ ایسوسی ایشن (آر وائی اے) اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ-لیننسٹ) (سی پی آئی ایم ایل) کی مشترکہ کال پر جمعرات کے روز دربھنگہ میں سنکلپ دیوس※ مناتے ہوئے تعلیم اور امتحانی نظام میں مبینہ بدعنوانی، پیپر لیک اور طلبہ و نوجوانوں کی تحریکوں پر کارروائی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ کارکنوں نے پولو میدان، لہریا سرائے سے ٹاور چوک تک مارچ نکالا، جو بعد میں ایک جلسے میں تبدیل ہوگیا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے الزام لگایا کہ تعلیم اور امتحانی نظام میں پھیلی بدعنوانی اور پیپر لیک کے واقعات طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم میں شفافیت، جوابدہی اور غیر جانبدارانہ امتحانی نظام کو یقینی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ تعلیم اور امتحانی نظام میں بدعنوانی اور پیپر لیک جیسے واقعات ایک سنگین مسئلہ بن چکے ہیں اور انہیں روکنے کے لیے شفاف اور جوابدہ نظام قائم کرنا ضروری ہے۔ مقررین نے الزام لگایا کہ تعلیم، روزگار اور جمہوری حقوق سے متعلق مسائل پر احتجاج کرنے والے طلبہ اور نوجوانوں پر لاٹھی چارج، مقدمات اور گرفتاریوں کے ذریعے ان کی آواز دبانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے طلبہ و نوجوانوں کی تحریکوں سے منسلک تمام مبینہ جھوٹے مقدمات واپس لینے، گرفتار مظاہرین کو بلا شرط رہا کرنے اور پیپر لیک نیز تعلیمی نظام میں مبینہ بدعنوانی کی غیر جانبدارانہ و وقت کی پابند تحقیقات کرکے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ جلسے میں شفاف اور جوابدہ امتحانی نظام لاگو کرنے، طلبہ اور نوجوانوں کے جمہوری حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے اور تعلیم و روزگار کے سوالات پر جدوجہد کو وسعت دینے کا عزم کیا گیا۔ مارچ اور جلسے میں سی پی آئی ایم ایل کے ریاستی کمیٹی رکن نیاز احمد، آر وائی اے کے ریاستی نائب صدر سندیپ کمار چودھری، ابھشیک کمار، شنچری دیوی، پپو خان، ہری پاسوان، دلو دسنگھ، اودھیش سنگھ، پپو پاسوان، امیش ساہ، ضلع پریشد رکن سمترا دیوی، پروین یادو، محمد جمال الدین، کیشری یادو، رنجیت رام، انم، قمر عالم، امرجیت پاسوان، اندرجیت رام، آئیسا لیڈر پرنس راج سمیت بڑی تعداد میں طلبہ، نوجوان اور کارکنان موجود تھے۔

خاندانی جھگڑے سے تنگ آکر بریلی میں ایک موذن نے کی خودکشی

بریلی:30جولائی (پی این ایس) فتح گنج میں واقع حسینی مسجد کے مؤذن عبدالقادر نے خود پر پٹرول چھڑک کر آگ لگالی۔علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔موت سے قبل اس کی بنائی گئی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہورہی ہے،جس میں وہ اپنی خودکشی کا ذمہ دار اپنی بیوی اور اس کے بھائی کو ٹھہراتا ہے۔پولیس اب ویڈیو کی جانچ کررہی ہے۔سی او دیوش سنگھ کے مطابق یہ واقعہ فتح گنج ویسٹ بلاک کے محلہ سرائے میں پیش آیا۔منگل کی دوپہر 12 بجے کے قریب حسینی مسجد کے مؤذن حافظ عبدالقادر نے خاندانی جھگڑے سے تنگ آکر خود پر پٹرول چھڑک کر گھر میں آگ لگالی۔واقعے کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی سامنے آگئی ہے جس میں عبدالقادر کو اپنے گھر کے باہر گلی میں بھاگتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور وہ آگ کی لپیٹ میں ہے۔چیخ وپکار سن کر آس پاس کے مکینوں نے آگ بجھائی اور عبدالقادر کو شہر کے ایک نجی اسپتال میں داخل کرایا،جہاں وہ بدھ کو دم توڑ دیا۔اطلاع ملنے پر پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا اور معاملے کی تفتیش شروع کردی ہے۔پولیس کا کہنا ہے کہ وائرل ہونے والی ویڈیو کی صداقت اور اس میں لگائے گئے الزامات کی چھان بین کی جارہی ہے۔جانچ مکمل ہونے کے بعد ہی کسی نتیجے پر پہنچا جاسکے گا۔پولیس نے جائے وقوعہ سے سی سی ٹی وی فوٹیج، عینی شاہدین کے بیانات اور دیگر شواہد اکٹھے کرنا شروع کردیے ہیں۔

والدین گھریلو ماحول میں بھی اپنے بچوں کی تعلیمی رہنمائی کریں:قاری محمد مدثر

الجامعۃ الاسلامیہ دارالعلوم موضع کورالی میں سہ ماہی امتحان کے موقع پر علماء کا اظہار خیال

بلندشہر 30رجولائی (پریس ریلیز) الجامعۃ الاسلامیہ دارالعلوم موضع کورالی ضلع بلندشہر میں سہ ماہی امتحانات خوش اسلوبی اور پرامن طریقے سے اختتام پذیر ہوئے۔امتحانات میں مدرسہ کے تمام درجات کے طلبہ وطالبات نے بھرپور جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔امتحانات کا مقصد طلبہ کی تعلیمی استعداد، حفظ، ناظرہ، تجوید، دینیات اور دیگر مضامین میں کارکردگی کا جائزہ لینا تھا۔امتحانات مدرسہ کے اساتذہ کی نگرانی میں شفاف انداز سے مکمل کرائے گئے، جہاں نظم وضبط کا خصوصی خیال رکھا گیا۔طلبہ نے نہایت محنت، لگن اور سنجیدگی کے ساتھ پرچے حل کیے،جس پر امتحان لینے آئے ممتحن حضرات اور اساتذہ نے اطمینان کا اظہار کیا۔اس موقع پر مدرسہ فرقانیہ قاسم المعارف جامع مسجد اوپر کوٹ بلندشہر کے نائب مہتمم قاری محمد مدثر اور صدر مدرس قاری محمد ناصر نے طلبہ کو مزید محنت، پابندی اور حسنِ اخلاق کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی۔انہوں نے والدین سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کی دینی وعصری تعلیم پر خصوصی توجہ دیں اور گھریلو ماحول میں بھی ان کی تعلیمی رہنمائی کریں۔دیگر ممتحن حضرات میں مفتی عبدالواحد امام وخطیب کھجوروالی مسجد موضع مٹھے پورگلاؤٹھی اور مفتی عبدالکریم امام وخطیب بلال مسجد موضع بھمرہ گلاؤٹھی نے بھی امتحان میں طلبہ کی عمدہ کارکردگی پر اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ اور ان کے اساتذہ کی محنت سے دلی مسرت ہوئی۔طلبہ نے جس حوصلے کے ساتھ سوالات کے جوابات دیے اور تجوید کی رعایت کے ساتھ قرآن کریم پڑھا،اس کے لیے تمام طلبہ اور اساتذہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔مدرسہ کے ناظم اعلیٰ و نائب صدر جمعیۃ العلماء ضلع بلندشہر مولانا محمد غفران قاسمی کے مطابق سہ ماہی امتحانات طلبہ کی تعلیمی ترقی کا اہم مرحلہ ہوتے ہیں، جن کے ذریعے نہ صرف ان کی صلاحیتوں کا اندازہ لگایا جاتا ہے بلکہ کمزوریوں کی نشاندہی کرکے آئندہ مزید بہتر تعلیم وتربیت کی منصوبہ بندی بھی کی جاتی ہے۔انہوں نے کہا کہ امتحانی نتائج جلد ہی مرتب کرکے طلبہ اور سرپرستوں کو آگاہ کیا جائے گا،جبکہ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے آئندہ کسی موقع پر انہیں انعامات سے بھی نوازا جائے گا۔آخر میں طلبہ کی کامیابی، مدرسہ کی ترقی اور امت مسلمہ کی خیر وفلاح کے لیے خصوصی دعاء بھی کی گئی۔شرکاء میں حافظ امام الدین امام مکہ مسجد اونجبرہ کلاں ضلع سنت کبیر نگر،قاری زبیر احمد چندراؤلی،وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

تین دن سے غائب چاروکشیپ کی بازیابی کے لیے مسجد میں دعا کا اہتمام

بلندشہر میں ہندو مسلم اتحاد کی خوبصورت مثال، مصلیان کا اہل خانہ سے اظہار ہمدردی

بلندشہر 30رجولائی (پریس ریلیز) شہر میں ہندو مسلم اتحاد اور انسانیت کی ایک دل کو چھو لینے والی مثال اس وقت سامنے آئی جب بلندشہر میں صدر کوتوالی علاقے کی عمر فاروق مسجد میں ظہر کی نماز کے بعد معصوم طالبہ چاروکشیپ کی جلد بازیابی کے لیے خصوصی اجتماعی دعا کی گئی۔غور طلب ہے کہ بلندشہر کے محلہ ساٹھا کے ساکن رنکوکشیپ کی 11 سالہ بیٹی چاروکشیپ دوروز قبل شدید بارش کے دوران سیلابی نالے میں بہہ گئی تھی۔واقعے کو 48 گھنٹوں سے زائد کا وقت گزر چکا ہے،تاہم این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف اور پی اے سی کے غوطہ خوروں کی مسلسل کوششوں کے باوجود بچی کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔اس موقع پر محلہ سرائے دھاری کی عمر فاروق مسجد کے امام مولانا محمد طاہر حسین نے نمازیوں کے ساتھ مل کر بچی کی سلامتی اور اس کی بازیابی کے لیے اجتماعی دعاء کا اہتمام کیا۔انہوں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ معصوم بچی جس حال میں بھی ہو وہ اپنے اہل خانہ تک پہنچ جائے تاکہ والدین کی بے چینی کا خاتمہ ہوسکے۔انہوں نے کہا کہ یہ خاندان انتہائی غریب ہے،اس لیے حکومت کو چاہیے کہ متاثرہ خاندان کی ہر ممکن مدد کرے اور کم ازکم ایک کروڑ روپے کا معاوضہ فراہم کرے۔مقامی کونسلر محمد عابد نے بھی دعا میں شرکت کرتے ہوئے بچی کی جلد بازیابی اور اہل خانہ کے لیے صبرو استقامت کی دعا کی۔مسجد میں ہونے والی اس اجتماعی دعا کو شہر بھر میں ہندو مسلم بھائی چارے، باہمی احترام اور انسانی ہمدردی کی روشن مثال قرار دیا جارہا ہے۔شہریوں نے اس اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے مواقع پر مذہب سے بالاتر ہوکر انسانیت کے لیے ایک ساتھ کھڑا ہونا معاشرے کے اتحاد اور یکجہتی کی علامت ہے۔

مومنین صرف عزادار نہیں بلکہ سفیر کربلا ہیں:ڈاکٹر سید حیدر مہدی

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): گزشتہ شب عشرہ اربعین کی چوتھی مجلس کا انعقاد بیت الصلوٰۃ، اے ایم یو کیمپس، علی گڑھ میں ہوا۔مجلس کو خطاب ڈاکٹر سید حیدر مہدی حسینی، جے این میڈیکل کالج واسپتال، اے ایم یو علی گڑھ نے کیا۔ڈاکٹر حیدر مہدی حسینی صاحب نے قرآن مجید کی الذاریات کی آیت مبارکہ نمبر 56 کو سرنامہ گفتگو قرار دیا جس میں پروردگار عالم فرما رہا ہے"اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں"۔اس آیت میں عبادت سے مراد محض رسمی اعمال نہیں بلکہ اللہ کی معرفت (پہچان) اور اس کے مقرر کردہ حجتوں (معصوم ائمہؑ) کی اطاعت کے ذریعے کمالِ بندگی تک پہنچنا ہے۔مقصدِ خلقت اور معرفت، یہاں "لیعبدون" (تاکہ وہ میری عبادت کریں) کا گہرا مفہوم "لیعرفون" (تاکہ وہ مجھے پہچانیں) ہے۔ عبادت کی بنیاد خدا کی درست معرفت ہے، کیونکہ معرفت کے بغیر کی گئی عبادت غیر مفید ہے۔حقیقی عبادت معرفت کے بغیر ناممکن ہے۔بنیادی مفہوم وتشریح مقصدِ تخلیق، بندگی الٰہی اور معرفتِ خدا ہے۔ڈاکٹر حیدر حسینی نے طلبہ کو مخاطب کرتے فرمایا کہ کربلا صرف ایک دن کا تاریخی سانحہ یا جنگ نہیں، بلکہ ظلم جبر اور باطل کے خلاف حق و صداقت کی ایک ایسی دائمی اور زندہ تحریک ہے جو تا قیامت انسانی ضمیر کو بیدار کرتی رہے گی۔آپ بخوبی واقف ہیں کہ مہاتما گاندھی نے اسی تحریک سے عزم و استقامت حاصل کی اور انگریزوں سے پرامن طریقے سے آزادی حاصل کی۔تحریکِ کربلا کا مقصد اور نصب العین امام حسین علیہ السلام نے مدینہ سے روانہ ہوتے وقت واضح کیا تھا کہ آپ کا مقصد حکومت کا حصول یا فساد پھیلانا نہیں، بلکہ امتِ جد میں اصلاح کرنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ہے۔اصلاحِ معاشرہ، ظلم کے خلاف انکار، بقاے انسانیت واسلام، صبر واستقامت۔ڈاکٹر حیدر حسینی نے مومنین خاص طور سے طلبہ کو متوجہ کیا اور کہا کہ آپ صرف عزادار سرکار سید الشہداء علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ تحریک کربلا کے آپ سفیر ہیں۔حضرت مسلم ع، امام سجاد ع، امام باقر ع اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا کربلا کی تحریک کے سفیر تھے۔آپ اپنے آپ کو پہچانیں، پیغام ومقاصد تحریک کربلا کو فروغ دیں اور یہ آپ کے کردار واعمال سے نمایاں رہے۔ کربلا کی خصوصیات ہیں:علم، حلم، حکمت، معرفت، زہد، تقویٰ، سخاوت، شجاعت، پابندیوقت سے نماز، تلاوت قرآن، کثرت سے استغفار اور دعائیں زندگی وتحریک کے اہداف ہیں۔ منصوبہ بندی، سوچ، مقاصد اور اہداف کے بغیر عمل سراسر حماقت ہے۔ہم سفیر کی ذمہ داری اور اس عہدے کی عظمت کو سمجھیں۔ہم اپنی وجود زندگی کو ہدف سے اس طرح ملحق کردیں کہ جاودانی عطائے الٰہی ہوجا! کربلا ایک ایسا فکری مکتب ہے جو ہر دور کے مظلوم کو ظالم کے مقابلے میں سینہ تان کر کھڑے ہونے کی طاقت دیتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں جہاں بھی آزادی اور حق کی تحریکیں چلیں، انہوں نے امام حسین علیہ السلام کے اسوہ کو مشعلِ راہ بنایا۔عشرہ اربعین کی مجلسوں کے انعقاد شعبہ شیعہ دینیات اے ایم یو علی گڑھ کی جانب سے کیا جارہا ہے۔

وارڈ ممبران نے ایکس ای این سے ملاقات کر میمورنڈم سونپا

دیوبند،30 / جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) وارڈ نمبر 17 سے منتخب نگر پالیکا پریشد دیوبند کے رکن واجد ملک کی سربراہی میں وارڈ ممبران گلناز فاطمہ، اوصاف صدیقی، افشاں لیاقت، جاوید خاں اور محمد شاہد نے ایکس ای این دیوبند سے ملاقات کر ایک میمورنڈم سونپا، دئے گئے میمورنڈم میں بجلی محکمہ کے ذریعہ شروع کی گئی چیکنگ مہم کو قابل ستائش قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ بجلی محکمہ کا ایک جے ای اور کچھ لائن مین محکمہ کو بدنام کرنے کا کام کررہے ہیں۔دیوبند کے فیڈر نمبر 5 کا لائن مین اور اس کے ساتھی گزشتہ 8 سے 10 سالوں سے اس فیڈر پر کام کر رہے ہیں۔وہ لوگوں کو بجلی کی چیکنگ کے نام پر ہراساں کررہے ہیں اور ان سے غیر قانونی رقم وصول کررہے ہیں۔فیڈر نمبر 5 پر بجلی چوری اور لائن لاسز کے اصل مجرم یہ لائن مین اور جے ای ہیں، مذکورہ ملازمین کو اب کسی افسر یا بجلی محکمہ کا خوف نہیں ہے۔فیڈر نمبر پانچ کے عوام ان سے پریشان ہیں۔

رجب پور شریف میں 552ویں عرسِ مبارک کا قُل شریف کے ساتھ اختتام، صوفیانہ قوالی نے باندھا سماں

رجب پور (امروہہ) ضلع امروہہ کے قصبہ رجب پور شریف میں واقع آستانہ عالیہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین بابا فریدی رحمۃ اللہ علیہ کے 552ویں عرسِ مبارک کے موقع پر قُل شریف کا اہتمام نہایت تزک واحتشام اور روحانی ماحول میں انجام پایا۔ اس بابرکت موقع پر عقیدت مندوں کا ایک عظیم الشان ہجوم آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور بارگاہِ فریدیت میں اپنے اپنے عقیدت کے پھول پیش کیے۔۔مزار مبارک پر دن بھر چادر پوشی کا سلسلہ جاری رہا۔سابق ایم ایل سی پرویز علی نے بھی اپنے حامیوں کے ساتھ چادر پوشی میں حصہ لیا۔جہاں دور دراز سے آئے ہوئے زائرین نے زیارت کے بعد عرس کی تقریبات میں حصہ لیا۔دوپہر سے ہی آستانہ عالیہ پر صوفیانہ قوالی کی ایک پروقار محفل سجائی گئی، جہاں ملک کے معروف قوالوں نے بابا فریدؒ کی شان میں اپنے مخصوص انداز میں عارفانہ کلام پیش کیا۔قوالی کے سحر انگیز سروں اور صوفیانہ کلام کے اثر سے محفل میں موجود عقیدت مندوں پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور پورا صحن روحانی تال یوں گونج اٹھا۔اس موقع پر آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین سلیم فریدی نے اپنے خصوصی بیان میں حضرت خواجہ بہاؤ الدین بابا فریدیؒ کے پیغامِ محبت، امن اور انسانیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ خانقاہیں ہمیشہ سے باہمی رواداری، محبت اور انسان دوستی کا سرچشمہ رہی ہیں اور آج کے دور میں بابا فریدؒ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔قُل شریف کے موقع پر ایک رقت انگیز اجتماعی دعا کا اہتمام کیا گیا، جس میں سجادہ نشین کی قیادت میں ہزاروں ہاتھوں نے ربِ کریم کی بارگاہ میں التجا کی۔ دعا میں ملک وملت کی سلامتی، امن و امان، باہمی بھائی چارے اور خوشحالی کے لیے خاص طور پر التجا کی گئی۔ اس نورانی محفل میں خطے کی نامور صوفیانہ شخصیات، علماء، مشائخ اور بڑی تعداد میں مقامی و دور دراز سے آئے ہوئے عقیدت مندوں نے شرکت کر کے اس روحانی تقریب کو یادگار بنایا۔

پریم چند نے ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا: پروفیسر طارق چھتاری

شعبۂ اردو سی سی ایس یونیورسٹی میں "پریم چند: فکر وفن کے آئینے میں" موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ 30/جولائی2026ء پریم چند پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ پریم چند سیاسی، معاشی مسائل پر لکھتے ہیں اور ترقی پسند افسانے لکھتے ہیں۔ پریم چند نے عربی اور فارسی بھی پڑھی تھی مگر اپنے سادہ انداز بیان سے انہوں نے استعاروں کو استعمال کیا۔ان کی کہانیاں "دوبیل" اور "روشنی" وغیرہ میں سیاسی اور سماجی مسائل ملتے ہیں۔یہ الفاظ تھے معروف ادیب اور سابق صدر شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے پروفیسر طارق چھتاری کے جو شعبۂ اردو اور ایوسا کے زیر اہتمام منعقد "پریم چند: فکر وفن کے آئینے میں" موضوع پر اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کررہے تھے۔انہوں نے مزید کہا کہ پریم چند نے ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا۔بڑے گھر کی بیٹی پیسوں سے نہیں ہوتی بلکہ عمل کرنے سے بیٹیاں بڑے گھر کی بنتی ہیں۔ اگر پریم چند سچائیوں سے سب کو آگاہ کرتے ہیں تو وہ دلتوں کے خلاف نہیں تھے بلکہ حقیقت کو واضح کرنا چاہتے تھے۔اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد وافسانہ نگار پروفیسر اسلم جمشید پوری اور صدارت کے فرائض معروف ادیب اور سابق صدر شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ پروفیسر طارق چھتاری نے انجام دیے۔ خصوصی مقرر کے بطور سابق صدر شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی پروفیسر صغیر افراہیم نے شرکت فرمائی۔ لکھنؤ سے ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین بھی پروگرام میں موجود رہیں۔ استقبالیہ کلمات محمد زبیر نظامت کے فرائض سیدہ مریم الٰہی اور شکریے کی رسم لمرا نے ادا کی۔ معروف ادیب وناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ منشی پریم چند اپنے زمانے میں بھی بڑے تھے اور آج بھی بڑے ہیں۔ ان کی تخلیقات کے بہت سے پہلو جو پہلے عیاں نہیں تھے وہ اب عیاں ہورہے ہیں۔ پریم چند کے مختلف افسانے اور ناول آج بھی اپنی اہمیت رکھتے ہیں۔ پریم چند نے اردو فکشن کو گاؤں گاؤں میں پھیلانے کی کوشش کی۔ پریم چند اردو،ہندی دونوں کے مشترکہ قلم کار ہیں۔ اردو، ہندی والے پریم چند کو اپنا بتاتے ہیں۔ اردو اور ہندی کو فروغ دلانے میں پریم چند کا بڑا کردار ہے۔ پروفیسر صغیر افراہیم نے کہا کہ پریم چند نے جس عہد میں آنکھ کھولی اس کو اگر فکر کے اعتبار سے دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ آپ اپنے بزرگوں کی کاوشوں سے بہت متاثر تھے۔ جذبۂ حب الوطنی، جاں نثاری کی لہریں ان کے فن پاروں میں موجود ہیں۔ وہ کرداروں کی کشمکش اور گفتار سے خوبصورت ماحول بناتے ہیں۔ انہوں نے رودادِ چمن کو جس فن کارانہ انداز سے پیش کیا وہ بڑا اہم ہے۔ ان کا اسلوب دیرپا اثرات رکھنے والا ہے۔ پریم چند نے اپنے طرزِ تحریر میں اردو و فارسی کے ساتھ ساتھ دیہاتی زبان کو استعمال کیا۔ انہوں نے فارسی کے ساتھ ہندی کے ان الفاظ کا استعمال کیا جو عوام کے لیے نامانوس نہیں تھے۔ انہوں نے بیانیہ کو پُراثر بنانے کے لیے بیانیہ پر خوب زور دیا۔ پریم چند نے کبھی بھی شدت پسندی کو اختیار نہیں کیا۔

چترکوٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام پر تاجر سے آن لائن ٹھگی

چترکوٹ:30جولائی (پی این ایس) ضلع میں ایک تاجر کے سائبر فراڈ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ٹھگوں نے پہلے چترکوٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پلکیت گرگ کے نام اور تصویر کا استعمال کرتے ہوئے ایک فرضی فیس بک آئی ڈی بنائی۔اس کے بعد انہوں نے ایک شخص کو 50,000 کی آن لائن ٹھگی کی۔واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کردی۔انتظامیہ اور پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسے فراڈ سے ہوشیار رہیں۔آریہ نگر مانک پور کے رہنے والے محمد اسلم نے بتایا کہ ڈی ایم کی تصویر والے فیس بک پروفائل کے ذریعے ان سے رابطہ کیا گیا تھا۔ایک مختصر گفتگو کے بعد، کال کرنے والے نے، چترکوٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا دوست ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے، ایک ریٹائرڈ CRPF سپاہی کا فرنیچر فروخت کرنے کی پیشکش کی۔اس کے بعد، سمیت کمار نامی شخص نے تقریباً 95,000 روپے میں فرنیچر بیچنے کی پیشکش کی اور ڈی ایم کی ہدایات کا حوالہ دیتے ہوئے، پیشگی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ اس پر یقین کرتے ہوئے اسلم نے 50,000 روپے آن لائن بھیجے۔اس کے بعد متاثرہ کو اگلے دن ایک کال موصول ہوئی۔

اتر پردیش بی ٹی سی ٹیچرز ایسوسی ایشن کی جانب سے نئے بلاک ایجوکیشن آفیسر کا پرخلوص استقبال

امروہہ (سید شیبان قادری) اتر پردیش بی ٹی سی ٹیچرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام گرو پورنیا کے موقع پر، بلاک ایجوکیشن آفیسر آفس، یحییٰ پور (امروہہ) میں نومنتخب بلاک ایجوکیشن آفیسر (BEO) جناب ارون کمار جی کے استقبالیہ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔اس تقریب میں بلاک کے تمام اساتذہ، معلمات اور شکشا متروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اس موقع پر اتر پردیش بی ٹی سی ٹیچرز ایسوسی ایشن کے صوبائی جنرل سکریٹری و ضلع صدر جناب جمشید شریف جی نے تمام اساتذہ کو گرو پورنیا کی مبارکباد دی۔انہوں نے اساتذہ کو حکومت کی منشا کے مطابق کام کرنے اور اپنے بلاک کو محکمہ جاتی وتعلیمی سرگرمیوں میں ریاست بھر میں پہلے نمبر پر لانے کی ترغیب دی۔بلاک ایجوکیشن آفیسر جناب ارون کمار جی نے اس شاندار نظم وضبط اور تقریب کے انعقاد پر بلاک باڈی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:

میں تمام معزز اساتذہ کی توقعات پر پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔بلاک صدر یونس علی نے ضلع کے کونے کونے سے آئے تمام اساتذہ اور معلمات کا شکریہ ادا کیا۔تقریب کے دوران بلاک ایجوکیشن آفیسر جناب ارون کمار جی اور صوبائی جنرل سکریٹری/ضلع صدر جناب جمشید شریف جی۔تمام ARP ٹیم، BEO دفتر کا عملہ، ملازمین۔سینئر ٹیچرز سنکل اور اساتذہ کے بلاک صدر جناب سرویش کمار جی۔دیگر بلاکس سے آئے ہوئے عہدیداران اور سینئر اساتذہ کوشال، بکے (گلدستہ) اور مٹھائی پیش کرکے ان کی گلپوشی وپذیرائی کی گئی پروگرام میں نسرین فاطمہ صفی عباس، لوکیش کمار آریہ، نشی بھوشن، سہیل اختر، نکہت پروین، عمرانہ بی بی، راجیش کمار ارجن، ازرا پروین، سعدیہ پروین، عشرا عتیق، دھرمیندر کمار، کاویندر سنگھ، نصرت نقوی، شیبان قادری، تزئین رفعت، سشیل شرما، شمیم احمد، تنو، پریتی، اشتیاق حسین، وجیندر سنگھ، رینو سنگھ، محمد وسیم، نند رام، جیت سنگھ، ریکھا ساگر، منجو دیوی، راکیش کمار روی، ششی کانت گوتم، سردار بلوان سنگھ، عمران، کپل چوہان، راشد علی، پریتی، نیلم، نوید عثمانی، وسیم، حیدر، آکاش گپتا، دھرم پال سنگھ، کنول سنگھ، کاشف نقوی، سنجے کمار، امت کمار، امن، شہاب علی، محمد دلشاد، سیما خان، روپ چند، پنکج کمار یادو، لوکمار، وویک کمار، سنجیو کمار، اروند کمار، دیارام (سابق ARP دھنورا)، ستویر سنگھ، خسرو حیدر، رینو، شیام دیو، سلیم جاوید، انیس علی، پرویز خان، محمد شمی، انیس احمد (سابق AVRC)، مہتاب حسین، عامر عثمانی، ہرویر سنگھ، مکیش کمار، ستویر سنگھ، شمیم احمد، ببلی، کنول سنگھ، جنید مسعود زیدی، ریتو گپتا اور دیگر معزز اساتذہ موجود رہے۔

صحابۂ کرامؓ اللہ کے پسندیدہ بندے ہیں:مفتی عمر فاروق ہادی قاسمی

سہارنپور (احمد رضا) صحابہ کرامؓ وہ مقدس اور برگزیدہ جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی رفاقت اور صحبت کے لئے منتخب فرمایا۔ان خوش نصیب ہستیوں نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا بلکہ اپنی جان، مال، اولاد اور ہر قسم کی آسائش کو دین اسلام کی سربلندی کے لئے قربان کردیا۔قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی تعریف فرمائی اور ان سے اپنی رضا کا اعلان کیا ہے۔صحابہ کرامؓ کی زندگی ایثار، قربانی، اخلاص، تقویٰ، عدل اور شجاعت کا روشن نمونہ ہے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سچائی اور وفاداری کی مثال قائم کی، حضرت عمر فاروقؓ نے عدل وانصاف کا ایسا نظام پیش کیا جس کی مثال تاریخ میں کم ملتی ہے، حضرت عثمان غنیؓ نے سخاوت اور حیا کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا جبکہ حضرت علی المرتضیٰؓ علم، حکمت اور بہادری کے پیکر تھے۔ دیگر صحابہ کرامؓ نے بھی اسلام کی اشاعت اور حفاظت کیلئے بے شمار قربانیاں دیں جنہیں تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔مذکورہ خطاب شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام شہدائے اسلام وعظمت صحابہ کے عنوان سے مسجد خیر بیوس کمپاؤنڈ کانپور میں زیر سرپرستی قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ وقاری عبد القدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش وزیر صدارت مولانا شاہد خطیب وامام مسجد خیر بیوز کمپاؤنڈ کانپور منعقدہ ایک روزہ جلسے سے مفتی عمر فاروق ہادی قاسمی نے کیا۔انہوں نے مزید کہا کہ آج جب دنیا مختلف فتنوں، اخلاقی گراوٹ اور بے راہ روی کا شکار ہے تو نسل نو کے لئے صحابہ کرامؓ کی سیرت مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا مطالعہ کریں، ان کے کردار سے سبق حاصل کریں اور اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔سوشل میڈیا اور جدید ذرائع ابلاغ کے اس دور میں نوجوانوں کو جھوٹ، نفرت، بے حیائی اور فضول مشاغل سے بچ کر علم، اخلاق، عبادت اور خدمت خلق کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔نسل نو کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ترقی صرف مادی کامیابی کا نام نہیں بلکہ اچھے اخلاق، سچائی، دیانت داری اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی حقیقی کامیابی کی بنیاد ہیں۔صحابہ کرامؓ نے انہی اصولوں پر عمل کر کے دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کی۔اگر آج کے نوجوان بھی ان مبارک ہستیوں کے نقش قدم پر چلیں تو وہ نہ صرف اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں بلکہ ایک مثالی اور باکردار معاشرے کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرامؓ کی محبت نصیب فرمائے اور ان کے روشن کردار کو اپنی زندگیوں میں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

موٹر سائیکل کی ٹکر سے زخمی ہونے والی طالبہ کی دوران علاج موت

دیوبند،30 / جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) موٹر سائیکل کی ٹکر سے زخمی ہونے والی اسکوٹی سوار طالبہ کی علاج کے دوران موت ہوگئی۔مرحومہ کی منگنی 19 اگست کو ہونی تھی۔ پولیس نے رپورٹ درج کر کے تفتیش شروع کردی ہے۔اہل خانہ کا الزام ہے کہ موٹر سائیکل سوار ان کی بیٹی کو کافی دنوں سے ہراساں کررہے تھے۔دیوبند کے محلہ پٹھان پورہ کے رہائشی اسلم کی 22 سالہ بیٹی شمائلہ کرنجالی روڈ پر واقع ایک میڈیکل کالج میں کام کرتی تھی۔24 جولائی کو وہ محلہ قلعہ کی رہنے والی اپنی دوست کے ساتھ اسکوٹی پر گھر واپس آرہی تھی۔اس دوران پیچھے سے تیز رفتار موٹر سائیکل آئی اور ان کی اسکوٹی کو ٹکر مار دی۔حادثے میں شمائلہ سمیت دونوں زخمی ہوگئیں۔خاندان نے ابتدائی طور پر شدید زخمی شمائلہ کو مظفرنگر کے اسپتال میں داخل کرایا، جہاں سے اسے میرٹھ ریفر کردیا گیا۔لیکن اس کی نازک حالت کے پیش نظر اسے وہاں سے دہلی ریفر کردیا گیا۔ بدھ کی دوپہر کو علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔متوفیہ کے گھر تعزیت کے لئے پہنچی سابق ایم ایل اے ششی بالا پنڈیر کی مداخلت کے بعد پولیس نے نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کے خلاف رپورٹ درج کرلی ہے۔کوتوالی میں دی گئی تحریر میں بتایا گیا ہے کہ موٹر سائیکل سوار لڑکی کو ہراساں کرتے تھے،لڑکی کی منگنی 19 اگست کو ہونی تھی:شمائلہ کے چچا خلیل خان نے بتایا کہ موٹر سائیکل سوار کافی عرصے سے شمائلہ کو ہراساں کر رہے تھے۔شمائلہ نے اس کا ذکر اپنی بہن سے کیا تھا۔لیکن خوف کی وجہ سے اس نے اپنے والدین کو اس کی اطلاع نہیں دی۔خلیل خان نے بتایا کہ شمائلہ کی منگنی 19 اگست کو ہونی تھی اور اس کی بارات 22 دسمبر کو آنی تھی۔گھر والے منگنی اور شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔اور اچانک یہ حادثہ پیش آگیا۔شمائلہ کے اہل خانہ نے پولیس سے ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

صوفیہ انٹر نیشنل اسکول کے طلبہ و طالبات نے ریاضی اور جنرل نالج مقابلہ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا

دیوبند، 30/جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) سائنس اولمپیاڈ فاؤنڈیشن (SOF) کے زیر اہتمام صوفیہ انٹرنیشنل اسکول کے طلبہ وطالبات نے بین الاقوامی ریاضی اور جنرل نالج اولمپیاڈ کے مقابلہ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسکول کا نام روشن کرنے کا کام کیا ہے طلباء کی اس کامیابی پر اسکول میں خوشی کا ماحول بنا ہوا ہے۔ منعقدہ مقابلے میں طالبات اتیکشا تیاگی اور خوشی تیاگی نے ریاضی اور جنرل نالج اولمپیاڈ میں بین الاقوامی سطح پر پہلا مقام حاصل کر کے طلائی تمغے حاصل کئے۔وانی نے تیسرا مقام حاصل کرتے ہوئے کانسہ کا تمغہ اور نقد گفٹ واؤچر حاصل کیا۔اسی طرح ویدانت ورمانے بین الاقوامی اور علاقائی سطح پر پانچواں مقام حاصل کر کے چاندی کا تمغہ اور نقد گفٹ واؤچر جیت کر اسکول کا نام روشن کرنے کا کام کیا۔اسکول کے پرنسپل منوج کمار اوستھی نے تمام کامیاب طلبہ وطالبات کو اعزازی اسناد اور تحائف دیتے ہوئے کہا کہ مسلسل محنت، نظم وضبط اور مثبت سوچ کامیابی کی کنجی ہیں۔ کالج کے چیئرمین کونارک چودھری نے کہا کہ اسکول طلباء کو قومی اور بین الاقوامی مقابلہ جاتی امتحانات میں حصہ لینے کے لیے مسلسل حوصلہ افزائی کرتا ہے اور ان کی مسابقتی صلاحیتوں کو نکھارتا ہے۔اولمپیاڈ انچارج آروشی روہیلہ نے بھی تمام طلبہ کو مبارکباد دی اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔

بلرام پور: کھاد کے لیے 100فٹ اونچی پانی کی ٹنکی پر چڑھنے کو مجبور کسان، ڈی ایم نے دیا جانچ کا حکم

بلرام پور:30جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے بلرام پور ضلع کے ہریا علاقے سے ایک چونکا دینے والا معاملہ سامنے آیا ہے۔خواتین، بوڑھے اور کسان یوریا کھاد کے لیے اپنی جانیں خطرے میں ڈال رہے ہیں۔کھاد کے لیے کسانوں کو 100فٹ اونچے پانی کی ٹنکی پر چڑھ کر بائیومیٹرک انگوٹھے کے نشانات لگانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔سوشل میڈیا پر 100فٹ اونچے پانی کی ٹینکی کی ویڈیو منظر عام پر آگئی ہے۔ویڈیو دیکھنے کے بعد ضلع مجسٹریٹ نے جانچ کا حکم دیا ہے۔ویڈیو ہریا ستگھرواترقیاتی بلاک میں کوہروڈا کوآپریٹو سوسائٹی کا ہے۔ویڈیو میں ایک ملازم کو بائیومیٹرک مشین کے ساتھ پانی کی ٹنکی پر بیٹھ کر کسانوں کے انگوٹھے کے نشانات لیتے ہوئے اور کھاد تقسیم کرنے سے پہلے رقم گنتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ایک اور ویڈیو میں، ایک خاتون اپنے کاغذات دکھانے کے لیے پانی کی ٹنکی پر چڑھتی ہے۔کسانوں کو کھاد کے لیے پانی کی ٹنکی پر چڑھتے ہوئے اپنی جان خطرے میں ڈالتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔کسان پانی کی ٹنکی پر چڑھنے اور کھاد کے حصول کے لیے بائیومیٹرک مشینوں کے استعمال کی ضرورت سے مطمئن نہیں ہیں۔کسان رام پرکاش کا کہنا ہے کہ ملازمین تازہ ہوا لینے کے لیے پانی کی ٹنکی پر چڑھ جاتے ہیں۔اگر کوئی گرے تو اس کے اعضاء ٹوٹ جائیں گے۔نوال گنج گاؤں کے پردھان رام نواس گوتم کا کہنا ہے کہ سکریٹری 15-20 دن تک نہیں آتے،جس کی وجہ سے لاپرواہی ہوتی ہے،اور کسانوں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ویڈیو کے بعد ضلع مجسٹریٹ وپن جین نے معاملے کی جانچ کا حکم دیا۔ضلع مجسٹریٹ نے جمعرات کو بتایا کہ یہ واقعہ ہند-نیپال سرحدی علاقے میں پیش آیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وپن جین نے کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ موبائل نیٹ ورک کی کمی کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔قصوروار ثابت ہونے پر سخت کارروائی کی جائے گی۔

خواتین بنائیں گی ترنگا،یہی معیشت کو ملے گا فروغ: کیشو پرساد موریہ

ہر گھر ترنگا ابھیان-2026' میں سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین کے ذریعہ 2 کروڑ ترنگا ہوں تیار

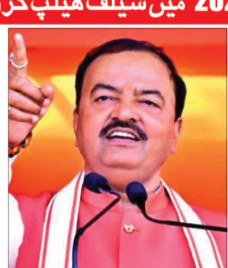

لکھنؤ: تاریخ:30جولائی۔نائب وزیر اعلیٰ مسٹر کیشو پرساد موریہ کی رہنمائی میں، اتر پردیش میں آزادی کے امرت مہوتسو کے ایک حصے کے طور پر منعقد کیے جانے والے" ہر گھر ترنگا ابھیان-2026 کو عوامی شرکت، حب الوطنی اور خواتین کو بااختیار بنانے کے جشن کے طور پر ایک بڑی کامیابی بنانے کے لیے تیاریاں تیز کر دی گئی ہیں۔اس مہم کے تحت، دیہی علاقوں کے لیے مختص 2 کروڑ ترنگے اتر پردیش اسٹیٹ رورل لائیولی ہڈس مشن (UPSRLM) کے تحت بنائے گئے سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین تیار کریں گی۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ مسٹر کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ناموروزیر اعظم مسٹر نریندر مودی کی کال پر شروع کیا گیا" ہر گھر ترنگا ابھیان" آج ایک عوامی تحریک بن گیا ہے جو ہر شخص میں حب الوطنی، قومی اتحاد اور ترنگے کے احترام کے جذبے کو مزید تقویت دیتا ہے۔یہ مہم ملک کے اتحاد، سالمیت اور شاندار قومی شعور کی علامت ہے۔انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں سیلف ہیلپ گروپس سے وابستہ خواتین نہ صرف ترنگا تیار کر رہی ہیں بلکہ اپنی محنت، ہنر اور خود اعتمادی کے ذریعے وہ خود انحصار اور ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو بھی محسوس کر رہی ہیں۔دیہی خواتین کی طرف سے تیار کیا گیا ترنگا ان کی معاشی بااختیار بنانے کے ساتھ ساتھ قوم کی تعمیر میں ان کی فعال شرکت کی علامت ہوگا۔نائب وزیر اعلیٰ مسٹر کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ریاستی حکومت سیلف ہیلپ گروپوں سے وابستہ خواتین کو معاشی طور پر بااختیار اور خود انحصار بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ہر گھر ترنگا ابھیان-2026 خواتین کے لیے روزگار اور آمدنی کے نئے مواقع پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی مصنوعات کے لیے ایک وسیع مارکیٹ فراہم کرنے کے لیے ایک اہم اقدام ہے۔انہوں نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ترنگے انڈین فلیگ کوڈ کے طے کردہ معیارات کے مطابق بنائے جائیں اور سیلف ہیلپ گروپس کو بروقت اور شفاف طریقے سے ادائیگیاں ملیں۔اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے مشن ڈائریکٹر مسٹر ارون کمار نے مہم کے کامیاب انعقاد کے سلسلے میں تمام ضلع مجسٹریٹوں کو تفصیلی ہدایات جاری کی ہیں۔ہدایات کے مطابق سیلف ہیلپ گروپس کے تیار کردہ ترنگوں کا معیار، انڈین فلیگ کوڈ کے معیارات کی تعمیل، بروقت ترسیل اور گروپوں کو قواعد کے مطابق ادائیگی کو یقینی بنایا جائے گا۔قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال" ہر گھر ترنگا" مہم کے تحت، اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن سے منسلک خود مدد گروپوں نے کامیابی کے ساتھ 20 ملین سے زیادہ ترنگے تیار کیے تھے۔اس شاندار کامیابی کی روشنی میں 2026 کے لیے دیہی علاقوں میں 20 ملین ترنگے تیار کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔مہم کو موثر طریقے سے چلانے اور اس کی مسلسل نگرانی کے لیے ضلع مجسٹریٹ کی صدارت میں ایک ضلعی سطح کی کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔اس کمیٹی میں چیف ڈیولپمنٹ آفیسر، ڈپٹی کمشنر آف سیلف ایمپلائمنٹ،اور ضلع مجسٹریٹ کے نامزد کردہ دو دیگر ممبران شامل ہوں گے۔یہ کمیٹی جھنڈوں کی تیاری سے لے کر ان کی سپلائی اور سیلف ہیلپ گروپس کو ادائیگی تک تمام سرگرمیوں کی باقاعدگی سے نگرانی کرے گی۔اضلاع میں ترنگے کی تیاری کے لیے روزانہ اہداف مقرر کیے جائیں گے،اور خود مدد گروپوں کے ذریعہ روزانہ تیار کیے جانے والے ترنگوں کی پیشرفت کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے گا تاکہ ضلع وار اہداف کو وقت پر پورا کیا جا سکے۔ترنگے کی تیاری کا کام زیادہ سے زیادہ سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعے کیا جائے گا۔کوئی دوسرا فرد، تنظیم یا ٹھیکیدار اس کام میں شامل نہیں ہوگا۔ترنگا انڈین فلیگ کوڈ میں طے شدہ معیارات کے مطابق تیار کیا جائے گا۔جھنڈا مستطیل اور 3:2 کے تناسب میں ہوگا۔زعفرانی، سفید اور سبز رنگ مقررہ معیارات کے مطابق استعمال کیے جائیں گے،اور سفید پٹی کے بیچ میں 24 سپوکس کے ساتھ اشوک چکر لکھا جائے گا۔ترنگا اجازت یافتہ کپڑوں جیسے کھادی، ہاتھ سے کاتا یا مشین سے بنے ہوئے کپاس، پالیئسٹر، اون یا ریشم سے بنایا جائے گا۔مینوفیکچرنگ کے دوران قومی پرچم کے وقار اور احترام اور فلیگ کوڈ کی تمام شقوں کی سختی سے پابندی کو یقینی بنایا جائے گا۔سیلف ہیلپ گروپس کے تیار کردہ ترنگے ڈپٹی کمشنر آف سیلف ایمپلائمنٹ کے ذریعے براہ راست گرام پنچایتوں کو فراہم کیے جائیں گے۔ضرورت کے مطابق ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ نامزد محکموں یا اداروں کو بھی ترنگا دستیاب کرائے جائیں گے۔فراہمی اور ادائیگی کے عمل میں مکمل شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بناتے ہوئے ہر سپلائی کے لیے ایک مناسب رسید حاصل کی جائے گی۔رسیدوں کے ساتھ گروپوں کے ذریعہ فراہم کردہ ترنگوں کی تعداد کو ملانے کے بعد، آن لائن، RTGS، یا PFMS کے ذریعہ سیلف ہیلپ گروپس کے بینک کھاتوں میں ادائیگی کی جائے گی۔تمام چیف ڈیولپمنٹ افسران کو 31 اگست 2026 تک ادائیگی کے تمام طریقہ کار کو مکمل کرنے اور 5 ستمبر 2026 تک مشن ہیڈ کوارٹر کو معلومات فراہم کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ٹارگٹ کے مطابق ترنگوں کی فراہمی کو ہر حال میں 12 اگست 2026 کی شام تک مکمل کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔سیلف ہیلپ گروپس اور خواتین ممبران جنہوں نے پہلے کامیابی سے ترنگا تیار کیا ہے انہیں ترجیح دی جائے گی اور انہیں فوری طور پر فعال کیا جائے گا۔مزید برآں، ہدف کو بروقت حاصل کرنے کے لیے بڑی تعداد میں ہنر مند اور قابل خود مدد گروپوں کی شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔ہدایات میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ سیلف ہیلپ گروپس کو کسی قسم کا مالی نقصان نہ پہنچے۔ہدف کے علاوہ، تیار کردہ ترنگوں کو مقامی انتظامیہ، مقامی بازاروں اور محلوں کے ذریعے بھی فروخت کیا جا سکتا ہے۔مختلف سرکاری اسکیموں سے مستفید ہونے والے لوگوں کو سیلف ہیلپ گروپس کے تیار کردہ ترنگوں کو خریدنے اور اپنے گھروں پر احترام کے ساتھ لہرانے کی بھی ترغیب دی جائے گی۔نائب وزیر اعلیٰ مسٹر کیشو پرساد موریہ نے ریاست کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ہر گھر ترنگا ابھیان-2026 میں جوش وخروش کے ساتھ شرکت کریں، اپنے گھروں اور اداروں پر قومی پرچم کو احترام کے ساتھ لہرائیں، اور فلیگ کوڈ آف انڈیا میں وضع کردہ قوانین کی مکمل تعمیل کریں۔انہوں نے کہا کہ یہ مہم ہر شہری کو قوم کے فخر اور عزت سے جوڑنے کا موقع ہے۔انہوں نے کہا،" ہمارا ترنگا ملک کی عزت اور فخر کی علامت ہے۔ہر گھر میں ترنگا لہرانا صرف قومی پرچم کی علامت نہیں ہے، بلکہ ہندوستان کے اتحاد، سالمیت، جمہوری اقدار، اور ایک ترقی یافتہ قوم بننے کے عزم کے تئیں ہماری اجتماعی وابستگی کا اظہار ہے۔ ہر گھر ترنگا ابھیان- 2026 کے ذریعے جہاں ریاست کے دیہی علاقوں میں قومی پرچم کے احترام، قومی اتحاد اور حب الوطنی کے جذبات کو مزید تقویت ملے گی، وہیں ان کی معاشی بااختیاریت اور خود انحصاری کو بھی سیلف ہیلپ گروپوں سے وابستہ خواتین کو روزگار اور آمدنی کے مواقع فراہم کر کے ایک نئی تحریک ملے گی۔

ریشم کی صنعت کو فروغ دینے پر زور

وزیر راکیش سچان نے محکمہ ریشم کے منصوبوں، بجٹ اور تربیتی کاموں کا جائزہ لیا

لکھنؤ: تاریخ: 30 جولائی۔کھادی اور دیہی صنعتوں، سلک، ہینڈلوم اور ٹیکسٹائل کے ریاستی وزیر راکیش سچان نے جمعرات کو سلک ڈائریکٹوریٹ لکھنؤ کے میٹنگ ہال میں محکمہ ریشم کی مختلف اسکیموں اور انتظامی کاموں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اجلاس میں سکیموں پر عملدرآمد، تربیتی پروگرام، بجٹ کے اخراجات، زیر التوا عدالتی مقدمات، تادیبی انکوائریوں اور گزشتہ اجلاس میں دی گئی ہدایات پر عمل درآمد کا جائزہ لیا گیا۔وزیر سچان نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ریاستی حکومت ریشم کی پیداوار کو فروغ دینے، کسانوں کی آمدنی بڑھانے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے ریشم کے شعبے کو مضبوط کر رہی ہے۔انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ اسکیموں کے فوائد اہل مستحقین تک بروقت اور شفاف طریقے سے پہنچیں اور اس میں کسی بھی سطح پر کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔انہوں نے سکیموں کے موثر نفاذ کے ساتھ ساتھ فزیکل ویری فکیشن پر خصوصی توجہ دینے، تربیتی مراکز میں معیاری تربیت کو یقینی بنانے، باقاعدہ نگرانی اور تربیت یافتہ مستحقین کو خود روزگار اور پیداواری سرگرمیوں سے منسلک کرنے کے لیے ایکشن پلان تیار کرنے کی ہدایت کی۔بجٹ اخراجات کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ منظور شدہ فنڈز کو قواعد کے مطابق اور بروقت استعمال کیا جائے اور ہر آئٹم کے تحت اخراجات کی تصدیق کے بعد تفصیلی رپورٹ پیش کی جائے۔انہوں نے تادیبی انکوائریوں اور زیر التوا عدالتی مقدمات کا بروقت نمٹانے اور موثر وکالت کو یقینی بنانے کے لیے بھی کہا۔انہوں نے ریاست کے لیے مرکزی حکومت کی اسکیموں کے فوائد کو یقینی بنانے اور فعال تال میل کے لیے موثر تجاویز کو وقت پر تیار کرنے اور پیش کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔میٹنگ میں ریشم کی پیداوار، شجرکاری، تربیتی انفراسٹرکچر اور باقاعدہ نگرانی سمیت مختلف نکات پر تبادلہ خیال کیا گیا اور عہدیداروں کو ہدایت دی گئی کہ وہ تمام اسکیموں کو معیاری طریقے سے بروقت نافذ کرنے کو یقینی بنائیں۔میٹنگ میں ایڈیشنل چیف سکریٹری بی ایل مینا اور دیگر محکمہ جاتی افسران موجود تھے۔

آم کے باغ میں نامعلوم نوجوان کی لاش برآمد

پولیس نے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج کر تحقیقات شروع کر دیں

کاکوری،لکھنؤ: ریاستی دارالحکومت لکھنؤ کے کاکوری علاقے کے تحت آنے والی کشمور اہلوا پور گرام سبھا کے بابا کھیڑا گاؤں میں اس وقت کھلبلی مچ گئی، جب آم کے ایک باغ میں مشتبہ حالات میں تقریباً 30 سالہ ایک نامعلوم نوجوان کی لاش درخت سے رسی کے سہارے لٹکی ہوئی ملی۔ پولیس کو اس واقعے کی اطلاع جمعرات کی شام تقریباً ساڑھے چار بجے ملی، جس کے بعد مقامی پولیس فوری طور پر موقع پر پہنچی اور نفری کے ساتھ جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا باریک بینی سے جائزہ لیا اور آس پاس کے لوگوں کو بلا کر متوفی کی شناخت کرانے کی کوشش کی، لیکن بھرپور کوششوں کے باوجود اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ بعدازاں پولیس نے لاش کو پھندے سے نیچے اتار کر ضروری قانونی کارروائی (پنچنامہ) مکمل کی اور پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔اس سلسلے میں سب انسپکٹر** راج کمار** نے بتایا کہ متوفی کی شناخت یقینی بنانے کے لیے آس پاس کے تھانوں سے گمشدہ افراد کی معلومات حاصل کی جا رہی ہیں اور مسلسل کوششیں جاری ہیں۔

سنگھ سینیئر صحافی اور مصنفہ مہرو جعفر کی رحلت، ادبی، علمی وصحافتی دنیا کا بڑا خسارہ: ڈاکٹر عمار رضوی

بین المذاہب ہم آہنگی و لکھنوی تہذیب کے فروغ کے لیے مہرو کی خدمات ناقابل فراموش

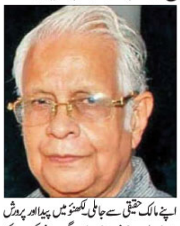

لکھنؤ۔معروف مصنفہ وصحافی مہرو جعفر کے سانحہ ارتحال پر آل انڈیا مائناریٹیز فورم فار ڈیموکریسی کی ایک تعزیتی میٹنگ فورم کے پارک روڈ واقع دفتر پر منعقد ہوئی۔فورم کے قومی صدر ڈاکٹر عمار رضوی، سابق کارگزار وزیر اعلیٰ حکومت اتر پردیش نے کہا کہ مہرو جعفر کے انتقال کی خبر جان کر بہت صدمہ ہوا۔ میں اسے بچپن کے دنوں سے جانتا تھا۔ وہ بہت روشن خیال، ذہین، پڑھی لکھی اور شاندار انسان تھیں۔ اس جیسا دوسرا ملنا مشکل ہے۔ ویانا کے دورے کے دوران میں ان سے ملا تھا۔اس نے مجھے کئی مواقع پر ڈنر اور چائے وغیرہ پر مدعو کیا تھا۔مختلف چیزوں کے بارے میں اس کا علم حیرت انگیز تھا۔وہ بہت کھلے دل اور روشن دماغ خاتون تھیں۔ وہ گوا کے لیے روانہ ہوئی، ہم نے اس کی غیر موجودگی کو محسوس کیا لیکن ہم نہیں جانتے تھے کہ گوا اس کی آخری آرام گاہ ہوگی۔ ہم ایک ممتاز صحافی، ممتاز مصنفہ، ماہر تعلیم اور لکھنؤ کی صف اول کی خواتین صحافیوں میں سے ایک مہرو جعفر کے انتقال پر سوگوار ہیں، جو 29 جولائی 2026 بروز بدھ 75 سال کی عمر میں گوا میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔لکھنؤ میں پیدا اور پرورش پانے والی مہرو جعفر نے اپنی زندگی اس شہر کی روح کو بیان کرنے کے لیے وقف کر دی جس سے وہ بہت پیار کرتی تھی۔اپنی بصیرت انگیز تحریروں کے ذریعے، اس نے لکھنؤ کے ثقافتی، ادبی اور روحانی ورثے کو قابل ذکر حساسیت اور صداقت کے ساتھ حاصل کیا۔شہر کی تاریخ، روایات اور لوگوں کے بارے میں اس کی غیر معمولی تفہیم نے اس بات کو یقینی بنایا کہ آنے والی نسلوں کے لیے ان گنت کہانیاں، یادیں اور وراثتیں محفوظ رہیں۔اپنی شادی کے بعد، وہ ویانا چلی گئیں، جہاں اس نے تقریباً تین دہائیاں گزاریں۔ بیرون ملک رہنے کے باوجود، اس کا دل لکھنؤ سے مضبوطی سے جڑا رہا، یہ رشتہ ان کے ادبی کاموں میں واضح طور پر جھلکتا ہے۔ انہوں نے صوفی سنتوں اور اسلامی تاریخ پر کئی مشہور کتابیں تصنیف کیں، جن میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت سلیم چشتی، اور پیغمبر محمد صاحب پر کام شامل ہیں۔ان کی آخری کتاب لکھنؤ کی اولینز، شہر کے ورثے، محلے کھانوں اور بھرپور ادبی روایات کو دلی خراج تحسین پیش کرتی ہے۔مہرو جعفر کی خدمات صحافت اور ادب سے کہیں زیادہ پھیلی ہوئی ہیں۔اس نے ثقافتوں کے درمیان ایک پل کے طور پر کام کیا، اپنی قابلیت کے ذریعے قارئین کو متاثر کیا، اور ہندوستان کے جامع ورثے کے بارے میں عوام کی سمجھ میں اضافہ کیا۔اس کی تحریریں ہمیں اپنی مشترکہ ثقافتی میراث کے تحفظ کی اہمیت کو روشن، حوصلہ افزائی اور یاد دلاتی رہیں گی۔ان کا انتقال صحافت، ادب، ثقافت کی دنیا اور لکھنؤ کے لازوال جذبے کی قدر کرنے والوں کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ جب کہ وہ اب ہمارے درمیان نہیں ہیں، ان کے الفاظ، حکمت اور پائیدار میراث زندہ رہے گی۔اس افسوسناک موقع پر، ہم ان کے اہل خانہ، دوستوں، ساتھیوں، مداحوں، اور دنیا بھر کے بے شمار قارئین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو ابدی سکون عطا فرمائے اور ان کے چاہنے والوں کو یہ عظیم نقصان برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔تعزیتی میٹنگ میں مختلف ارکان نے بھی مہرو جعفر کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی۔میٹنگ کا اختتام مرحومہ کی روح کی تسکین کے لئے دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی سے ہوا۔ڈاکٹر عمار رضوی کے سکریٹری جمیل حسن نقوی نے بتایا کہ میٹنگ میں خصوصی طور سے ڈاکٹر آل احمد، ڈاکٹر احتشام خان، شہاب الدین خان، روی پرکاش یادو، راجیش سنگھ، ندیم عباس نقوی، شری کانت دویدی، دین دیال دویدی، مرزا اسلم بیگ، فرقان بیگ، شان علی، کاشف حسن، فراز حسن، اقبال حیدر خان ایڈووکیٹ وغیرہ شریک ہوئے۔

تھری ڈی پرنٹنگ مستقبل کی صنعت اور اختراع کی کلیدی ٹیکنالوجی ہے

لینگویج یونیورسٹی میں تھری ڈی پرنٹنگ کا تعارف کے موضوع پر ورکشاپ، ڈاکٹر سید اصغر حسین رضوی کا خطاب

لکھنؤ، 30 جولائی: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے شعبۂ مکینیکل انجینئرنگ کے زیر اہتمام وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں تھری ڈی پرنٹنگ کا تعارف کے موضوع پر ایک روزہ ورکشاپ کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔اس ورکشاپ کے پہلے سیشن میں کنوینر ڈاکٹر سید اصغر حسین رضوی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تھری ڈی پرنٹنگ جدید صنعت، مینوفیکچرنگ اور اختراعی ٹیکنالوجی کا ایک انقلابی ذریعہ ہے، جو کم وقت میں اعلیٰ معیار کی مصنوعات کی تیاری کو ممکن بناتا ہے۔انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں آٹو موبائل، ایرو اسپیس، طبی آلات، تعمیرات، تعلیم اور پروڈکٹ ڈیزائن سمیت متعدد شعبوں میں تھری ڈی پرنٹنگ کی مانگ میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اس جدید ٹیکنالوجی سے واقفیت حاصل کریں اور اپنی فنی صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہوئے صنعت کی ضروریات کے مطابق خود کو تیار کریں، کیونکہ مستقبل میں تھری ڈی پرنٹنگ سے متعلق مہارتیں روزگار اور اختراع کے نئے مواقع فراہم کریں گی۔دوسرے سیشن میں ستیندر کمار شکلا نے اپنے خطاب میں کہا کہ تھری ڈی پرنٹنگ محض ایک جدید مشین نہیں بلکہ تخلیقی صلاحیتوں کو عملی شکل دینے والی ایک موثر ٹیکنالوجی ہے، جو ڈیزائن سے لے کر تیار شدہ ماڈل تک کے پورے عمل کو نہایت آسان، تیز رفتار اور کم خرچ بناتی ہے۔انہوں نے کہا کہ تھری ڈی ماڈلنگ، سلائسنگ سافٹ ویئر اور ایڈیٹو مینوفیکچرنگ کی بنیادی سمجھ طلبہ کو جدید صنعتی تقاضوں سے ہم آہنگ کرتی ہے اور انہیں تحقیق، پروٹو ٹائپنگ اور مصنوعات کی تیاری کے میدان میں نئی جہتیں فراہم کرتی ہے۔انہوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ عملی تربیت کے ذریعے اس ٹیکنالوجی پر مہارت حاصل کریں تاکہ مستقبل میں انجینئرنگ، مینوفیکچرنگ، اسٹارٹ اپس اور تحقیق کے شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کا موثر استعمال کر سکیں۔اس ورکشاپ کے دونوں سیشن کی نظامت انجینئر انی کشن نے کی اور شکریے کے کلمات ڈاکٹر آر۔کے ترپاٹھی نے انجام دیا۔اس موقع پر شعبے کے اساتذہ، لینگویج یونیورسٹی کے طلبہ کے علاوہ گورنمنٹ پالی ٹیکنک، لکھنؤ، جی۔بی۔پنت پالی ٹیکنک، لکھنؤ، لکھنؤ پالی ٹیکنک، فیروز گاندھی پالی ٹیکنک، رائے بریلی اور آر۔آر۔ انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن ٹیکنالوجی، لکھنؤ کے طلبہ نے بھی شرکت کی۔مختلف اداروں سے آنے والے شرکاء نے جدید تھری ڈی پرنٹنگ ٹیکنالوجی کی عملی تربیت حاصل کی اور ماہرین سے تبادلہ خیال کرتے ہوئے اپنے تکنیکی علم اور مہارت میں اضافہ کیا۔ورکشاپ کے دوران طلبہ نے جدید مینوفیکچرنگ ٹیکنالوجی میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور مستقبل کی صنعتی ضروریات کے مطابق اپنی تکنیکی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے مفید تجربات حاصل کیے۔ورکشاپ کے اختتام پر تمام طلبہ کو سند توصیف سے نوازا گیا۔

طلبہ پر گولی چلانے کی افواہ پھیلانا بند کرے اپوزیشن: بی جے پی

لکھنؤ، 30 جولائی (یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے طلبہ کے احتجاج کے تعلق سے اپوزیشن کے الزامات پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ طالب علموں پر گولی چلانے کی بات پوری طرح افواہ ہے اور اپوزیشن کو اس طرح کی گمراہ کن باتیں پھیلانے سے گریز کرنا چاہیے۔ پارٹی کے ریاستی ترجمان راکیش ترپاٹھی نے جمعرات کے روز جاری کردہ بیان میں کہا کہ دھرنے، مظاہروں اور تحریکوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ضروری فیصلے مقامی انتظامیہ کی جانب سے لیے جاتے ہیں۔دہلی میں جنتر منتر پر احتجاج کے دوران طالب علموں پر گولی چلانے کا الزام بے بنیاد ہے اور اپوزیشن محض سیاسی فائدے کے لیے کنفیوژن پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی پر نشانہ سادھتے ہوئے کہا کہ ایودھیا میں نہتے کارسیوکوں پر گولی چلانے کا حکم اس وقت کے وزیر اعلیٰ ملائم سنگھ یادو نے دیا تھا۔ملائم سنگھ یادو نے عوامی اسٹیجوں سے کئی بار اس واقعے کا ذکر اپنی کامیابی کے طور پر کیا تھا۔بی جے پی ترجمان نے کہا کہ دہلی میں ہونے والے احتجاج کو لے کر کے طالب علموں پر گولی چلانے کی افواہ پھیلانا اپوزیشن کی سیاست کا حصہ ہے۔انہوں نے اپوزیشن جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ اس قسم کی گمراہ کن اور بے بنیاد باتیں پھیلا کر معاشرے میں الجھن کی صورتحال پیدا نہ کریں۔ مسٹر ترپاٹھی نے کہا کہ جمہوری نظام میں احتجاج اور مظاہرے کا حق سب کو حاصل ہے، لیکن جھوٹے الزامات اور افواہوں کے ذریعے سیاسی ماحول خراب کرنے کی کوشش مناسب نہیں ہے۔بی جے پی نے اپوزیشن سے ذمہ دارانہ رویہ اپنانے کی بھی اپیل کی۔

گھر کے باہر بندھا بھینس کا بچہ چوری

متاثرہ شخص کی شکایت پر پولیس نے تحقیقات شروع کر دیں

کاکوری، لکھنؤ: کاکوری تھانہ علاقے کے تحت آنے والے مبارک پور موڑ کے قریب بڑا گاؤں روڈ پر ایک سنسنی خیز واقعہ سامنے آیا ہے۔ اصل باشندہ بھوانی کھیڑا، شیونندن سنگھ ولد للو رام جو اس وقت بڑا گاؤں روڈ، مبارک پور موڑ کے قریب رہائش پذیر ہیں، کے گھر کے باہر بندھا ہوا تقریباً تین سال کا بچھڑا (بھینس کا بچہ) جمعرات کی صبح تقریباً 3:00 بجے نامعلوم چور چرا کر لے گئے۔ واقعے کی اطلاع ملنے پر متاثرہ شخص نے اپنی سطح پر آس پاس کے علاقے میں کافی تلاش کی، لیکن بچھڑے کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔اس کے بعد متاثرہ شخص نے فوری طور پر ڈائل 112 پر فون کر کے واقعے کی اطلاع دی اور کاکوری تھانے پہنچ کر تحریری درخواست جمع کرائی۔ متاثرہ شخص نے پولیس سے مطالبہ کیا ہے کہ نامعلوم چوروں کے خلاف چوری اور املاک کو نقصان پہنچانے سے متعلق قانونی دفعات کے تحت فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (FIR) درج کی جائے، ضروری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے اور چوری شدہ بچھڑے کو جلد از جلد برآمد کیا جائے۔

درخت لگانا اور ان کی حفاظت کرنا اہم ذمہ داری: مولانا خالد رشید

ڈاکٹر کلام ٹرسٹ نے گومتی نگر قبرستان میں درخت لگائے

لکھنؤ، 30 جولائی۔ درخت لگانا ایک بہت ہی نیک اور ثواب کا کام ہے۔ یہ انسانیت کی خدمت کرتا ہے اور نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں اور پرندوں سمیت تمام جانداروں کو بھی سکون اور سکون فراہم کرتا ہے۔ درخت لگانا اور ان کی حفاظت کرنا ایک اہم ذمہ داری ہے۔ درخت لگانے والا اور لگانے والا دونوں مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اسی جذباتی جذبے کے ساتھ اسلامک سینٹر آف انڈیا کے صدر مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے جمعرات کو ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹرسٹ کی جانب سے گومتی نگر کے گنج شہیداں قبرستان میں ڈاکٹر کلام کی 11ویں برسی کی یاد میں پودے لگائے۔ درختوں کی اہمیت اور ان سے انسانیت کو ملنے والے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا خالد رشید نے کہا کہ ان کی حفاظت اور فروغ سب کی ذمہ داری ہے۔ چونکہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی 30 جولائی کو تدفین ہوئی تھی، اس لیے ڈاکٹر کلام ٹرسٹ نے آج ان کی یاد میں 11 درخت لگانے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ فیصلہ ڈاکٹر کلام کی برسی کے موقع پر لا مارٹینیئر انٹر کالج کے آڈیٹوریم میں الہ آباد ہائی کورٹ کے سینئر جسٹس جسٹس سید قمر حسن رضوی کی موجودگی میں منعقدہ ایک تقریب میں کیا گیا۔جس کے بعد آج گومتی نگر کے قبرستان میں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔ نماز عصر کے بعد ڈاکٹر کلام سمیت وہاں دفن تمام افراد کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ قبل ازیں مولانا خالد رشید کی آمد پر ٹرسٹ کے بانی وصدر عبدالناصر ناصر نے ان کا استقبال کیا۔محمد غفران نسیم نے بطور کوآرڈینیٹر کام کرتے ہوئے مہمان خصوصی اور دیگر مہمانوں کا تعارف کرایا۔ آخر میں انور عالم نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

گرام پنچایتوں میں ہائی ٹیک ڈیجیٹل لائبریریوں کے ذریعے تعلیم کا ایک نیا باب

11350 گرام پنچایتوں میں مطالعہ کی جدید سہولیات کو بڑھایا جا رہا ہے، 20000 سے زیادہ ڈیجیٹل اسٹڈی میٹریل دستیاب ہوں گے

لکھنؤ: تا:30 جولائی۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش حکومت دیہی نوجوانوں کو معیاری اور جدید تعلیمی وسائل فراہم کرنے کے لیے مسلسل موثر اقدامات کر رہی ہے۔اس سلسلے میں پنچایتی راج محکمہ مرحلہ وار 11350 گرام پنچایتوں میں ہائی ٹیک ڈیجیٹل لائبریریاں قائم کر رہا ہے۔ان لائبریریوں کا مقصد دیہی علاقوں کے طلباء اور نوجوانوں کو مسابقتی امتحانات، ہنر مندی کی نشوونما اور ڈیجیٹل تعلیم کے لیے دیہات میں مطالعہ کی جدید سہولیات فراہم کرنا ہے۔سکیم کے پہلے مرحلے میں 37 اضلاع میں کتابوں اور فرنیچر کی فراہمی 100 فیصد مکمل کر لی گئی ہے۔اب تک 10976 گرام پنچایتوں میں کتابیں اور 9909 گرام پنچایتوں میں جدید فرنیچر نصب کیا جا چکا ہے۔ ہر ڈیجیٹل لائبریری میں تقریباً 4 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کی جا رہی ہے، جس میں کتابیں، آئی ٹی آلات اور جدید فرنیچر شامل ہیں۔ 20000 سے زیادہ ڈیجیٹل مطالعاتی مواد، ای کتابیں، ویڈیو لیکچرز، آڈیو مواد، ڈیجیٹل لرننگ ماڈیولز، اور انٹرایکٹو کوئز طلباء کو مسابقتی امتحانات کی تیاری میں مدد کے لیے دستیاب کرائے جائیں گے۔اس اسکیم کے پہلے ہی مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ متھرا ضلع کے گرام پنچایت اڈنگ میں واقع ڈیجیٹل لائبریری گیانم جیوتی میں تعلیم حاصل کرنے والے ٹیٹو شرما اور منیش یادو کو اتر پردیش پولیس میں سب انسپکٹر کے عہدوں کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ دونوں نوجوانوں کو چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے اعزاز سے نوازا۔ یہ کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ جب دیہی علاقوں میں معیاری سیکھنے کے وسائل دستیاب ہوں گے تو ٹیلنٹ نئی بلندیوں کو چھو سکتا ہے۔

بی ایس پی چھوڑ کانگریس میں شامل ہوئے پنڈت نیرج شرما، اجے رائے کی موجودگی میں لی رکنیت

لکھنؤ، 30 جولائی (یواین آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے رہنما پنڈت نیرج شرما نے جمعرات کے روز پارٹی چھوڑ کر کانگریس کی رکنیت لے لی۔ انہوں نے اتر پردیش کانگریس ہیڈ کوارٹر میں ریاستی کانگریس صدر اجے رائے کی موجودگی میں کانگریس کی رکنیت اختیار کی۔ کانگریس کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق، پنڈت نیرج شرما نے کانگریس کی پالیسیوں اور پارٹی کی اعلیٰ قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے رکنیت اختیار کی۔ انہوں نے ملک ارجن کھڑگے، سونیا گاندھی، راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی واڈرا کی قیادت میں اپنے یقین کا اظہار کیا۔ کانگریس کے مطابق، پنڈت نیرج شرما راشٹریہ سورن آرمی کے قومی صدر اور اکھل بھارتیہ براہمن مہاسبھا کے قومی نائب صدر بھی ہیں۔ صوبائی کانگریس صدر اجے رائے نے نیرج شرما کا پارٹی میں خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ان کے کانگریس میں شامل ہونے سے تنظیم کو مزید مضبوطی ملے گی۔

اتر پردیش سے 22510 درخواست دہندگان کو حج کے لیے منتخب کیا گیا

لکھنؤ: تاریخ:30 جولائی۔ آج، 30/07/2026 کو، حج کمیٹی آف انڈیا، حج ہاؤس، ممبئی نے، حج 2027 کے لیے آن لائن قرعہ کے ذریعے اتر پردیش سے 22510 درخواست دہندگان کا انتخاب کیا۔ حج کمیٹی آف انڈیا، ممبئی نے تمام عازمین کو اپنے رجسٹرڈ فون نمبر کے ذریعے مطلع کیا ہے۔ مزید برآں، عازمین کی سہولت کے لیے تمام منتخب عازمین حج کی فہرست ویب سائٹ https://www.hajcommittee.gov.in اور www.hajcommittee.up.gov.in پر اپ لوڈ کر دی گئی ہے۔ اس فہرست میں کور نمبر اور بینک کا حوالہ نمبر بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ منتخب درخواست گزاروں کو روپے کی پہلی قسط جمع کرانے میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ 152300۔ رقم جمع کرنے کے بارے میں تفصیلات درج ذیل ہیں: 1. عارضی طور پر منتخب کردہ ہر درخواست دہندہ کو روپے کی پہلی قسط جمع کرانی ہوگی۔ 10/08/2026 تک حج کمیٹی آف انڈیا، ممبئی کے یونین بینک آف انڈیا اور اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے اکاؤنٹ میں فی مسافر 152300/- روپے۔ 2. حج کمیٹی آف انڈیا، ممبئی کے بینک اکاؤنٹ میں رقم جمع کرنے کے لیے پے ان سلپ ویب سائٹ https://www.hajcommittee.gov.in اور www.hajcommittee.up.gov.in سے ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے۔ 3. منتخب حج درخواست دہندگان ویب سائٹ https://www.hajcommittee.gov.in اور حج سہولت ایپ، کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کارڈ اور نیٹ بینکنگ کے ذریعے بھی مقررہ رقم آن لائن جمع کر سکتے ہیں۔